اور ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان واقعی پورا کیا اور سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے، سب اس کی راہ پر چل پڑے۔ (القرآن سباء: ۲۰)

کیلئے

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

الدکتور حافظ عبدالرحمن المدنی

From - Abu [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان واقعی پورا کیا اور سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے سب اس کی راہ پر چل پڑے۔ (القرآن سبا: ۲۰)

# قبر پرستی کے فروغ کیلئے شیطان کی ہوشربا تدبیریں


تالیف

امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تعلیق

عبدالجبار السلفی ایم اے



ناشر

محمدی پبلشنگ اینڈ کیسٹ ہاؤس

18- اردو بازار لاہور۔ فون: 7223046


محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

# قبر پرستی کے فروغ

## کے لیے شیطان کی ہوشربا تدبیریں

تالیف

عمدة المحدثين قدوة الصالحين امام **ابن قيم الجوزيه** دمشقى

ترجمه و تعليق

ابو مسعود عبد الجبار السلفى ايم۔اے


کمپوزنگ ........ عبدالقدوس

تعداد ........ 2000

اشاعت دوم ........ 2003

ناشر ........ محمدی پبلشنگ اینڈ کیسٹ ہاؤس 18-اردو بازار لاہور 7223046

قیمت ........ 60روپے


ملنے کے پتے


● حافظ محمد عباس صدیقی کوکر ی تیمل اسلامک انسٹی ٹیوٹ منہا نوالہ بہاولپور ● مرزا بک ڈپو مین بازار دیپالپور ● فیض اللہ اکیڈمی

● مکتبہ دارالسلام اردو بازار لاہور ● مکتبہ اسلامیہ حاجی آباد نزد جامعہ سلفیہ فیصل آباد

● مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد ● طارق اکیڈمی بھوانہ بازار فیصل آباد

● دارالاندلس مرکز القادسیہ چوبرجی لاہور ● غزالی قرآن ہاؤس ریلوے روڈ حویلی لکھا

● مکتبہ اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی ● دارالفرقان۔الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور


محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست



محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com





محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com





محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تحدیث نعمت

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سید الانبیا والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ و اهل بیتہ اجمعین. اما بعد:

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے کتاب ہذا کو وہ قبولیت نصیب فرمائی جو مترجم و مہذب و ناشر کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔اس کا جب بھی تازہ ایڈیشن شائع ہوتا ہر مسلک کے پرستاران توحید اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور کتاب چند ماہ میں بازار سے نایاب ہو جاتی۔ چنانچہ قلیل عرصے میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے لیکن کتاب کی مانگ میں کمی نہ آئی۔

فدائیان توحید و سنت نے اس کی تخریج و تعلیق کی طرف توجہ دلائی اور اس کے سرورق کو دیدہ زیب اور کتابت کو دلکش بنانے کا مشورہ بھی دیا چنانچہ راقم الحروف نے اصحاب علم و فضل کی مشاورت سے موجودہ ایڈیشن میں آیات اور احادیث کی تخریج کردی اور مفید حواشی کا اضافہ کردیا لہٰذا موجودہ ایڈیشن مندرجہ ذیل خوبیوں سے مالا مال ہے۔

۱۔ سرورق، انتہائی خوبصورت چار رنگا ڈیزائن کیا گیا ہے۔
۲۔ اردو/عربی مواد کو خوبصورت انداز سے ان پیج پروگرام میں کمپوز کردیا گیا ہے۔
۳۔ حاشیے پر آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی تخریج کردی گئی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عرض ناشر

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین و بعد!

عالم اسلام کے نامور اور جلیل القدر مصنف امام ابن قیم الجوزیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ نے اپنی ساری زندگی دین حق کی سربلندی کے لیے وقف کررکھی تھی اور توحید وسنت کی ترویج واشاعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔

اس سلسلے میں آپ نے ہر طرح کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کی اور بڑی جرأت اور بے باکی سے مسئلہ توحید، وسیلہ، شفاعت کی صحیح معنوں میں تشریح کی اس کتاب میں بھی مصنف نے قرآن وسنت اور اقوال صحابہ وتابعین سے قبر پرستی کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ شیطان نے بزرگوں کی تعظیم وتقدیس کی آڑ میں سادہ لوح بندوں کو کتنی مہارت سے شرک اکبر میں پھنسایا ہے۔

یہ کتاب دراصل اغاثۃ اللھفان عن مصاید الشیطان کے ایک نہایت وقیع باب کا اردو ترجمہ ہے مترجم نے اس کے ترجمہ میں اپنی ادبی صلاحیت کے جوہر دکھائے ہیں اور اس کے مطالعے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ امام صاحب کی اردو تصنیف ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مترجم اور ناشر کی کاوش کو قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

میں قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ میں نے کتاب کی طباعت وتزئین میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اس کے باوجود اگر کہیں کوئی سقم نظر آئے تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ ہم آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کرسکیں۔

محمد جاوید محمدی

۲۵-۹-۲۰۰۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تصدیر

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا حافظ ثناء اللّٰہ مدنی حفظه اللّٰه تعالیٰ

مبعوث دار الافتاء مملکة عربیة سعودیة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.........اَمَّا بَعْد!

زیر نظر کتاب علامہ ابن قیم کی معرکۃ الاراء تصنیف **"اغاثة اللهفان"** کے ایک جزء کا ترجمہ ہے جسکا تعلق فتنہ عبادۃ قبور سے ہے تلمیذ موصوف نے اپنے خاص انداز میں اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے جو لائق تحسین ہے، رب العزت ان کی جملہ مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور عقبیٰ میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

اخیر میں میری یہ سفارش ہے کہ مکمل کتاب کا ترجمہ ہونا چاہیے تا کہ اردو دان طبقہ بھی اس سے کما حقہ مستفید ہو سکے۔[1]

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

الرّاقم

ثناء اللّٰہ عیسیٰ خاں لاهور

۱۱ جمادی الاوّل ۱٤۱٤ھ

بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳

[1] مولانا محمد عبدہٗ رحمہ اللہ نے کتاب کا ترجمہ کر دیا ہے اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ البتہ خلاصہ چھپ چکا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## شَفَقَةُ الْاُسْتَاذِ الْكَرِيْمِ عَلٰى تِلْمِيْذِهِ الْاَثِيْمِ

فَإِنَّ الْاَخَ الْكَرِيْمَ عَبْدُ الْجَبَّارِ السَّلَفِيُّ خِرِّيْجُ الْجَامِعَةِ السَّلَفِيَّةِ بِفَيْصَلُ آبَادَ وَالْمَاجِسْتِيْرُ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مِنْ جَامِعَةِ فَنْجَابِ بِبَاكِسْتَانَ مِنْ خَيْرَةِ الطُّلَّابِ الَّذِيْنَ تَخَرَّجُوْا مِنَ الْجَامِعَةِ السَّلَفِيَّةِ دَارَسَ عَلَيَّ وَ لَا زَمَنِيْ بُرْهَةً مِنَ الزَّمَنِ .

كَانَ مُجْتَهِدًا زَكِيًّا فَطِيْنًا خَلِيْقًا صَاحِبَ مَيْزَةِ خِطَابَةٍ وَ اِنْشَاءٍ خَاضِعًا مُتَأَدِّبًا وَ مُكْرِمًا لِاَصْحَابِ الْفَضَائِلِ وَالسَّجَايَا وَ بِالْاَخَصِّ شُيُوْخَهُ عَلٰى تَفَاوُتِ دَرَجَاتِهِمْ كَمَا هُوَ مَعْرُوْفٌ لَدَيْنَا عَقِيْدَةً صَحِيْحَةً وَ هُوَ اَهْلٌ لِلْاِلْتِحَاقِ وَ صَالِحٌ لِلتَّرْشِيْحِ.

الراقم

ثناء اللہ عیسیٰ خاں

نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## پیش لفظ طبع اوّل

محترم ناظرین، آٹھویں صدی ہجری کے ہر دلعزیز اور شہرہ آفاق عالم ربانی، حجۃ الاسلام امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ کی معرکہ آراء کتاب **"اغاثۃ اللھفان"** اس قابل ہے کہ اسے دنیا کی تمام زبانوں میں منتقل کیا جائے۔

راقم الحروف نے آج سے چند سال قبل اس کے نہایت وقیع اور اہم باب کا ترجمہ کیا تھا جو وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے مشیر اور الاعتصام لاہور، کے مدیر اعلیٰ مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کی نظر ثانی کے بعد ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور میں قسط وار شائع ہوا۔

حسن اتفاق سے یہ مضمون، ملک کے نامور، بزرگ عالم دین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ کے مطالعہ میں آیا، جب انھوں نے اسے اوّل تا آخر بڑی دلچسپی سے پڑھا تو ان کے دل میں چشمہ توحید کی شیریں لہریں موجزن ہوگئیں اس وقت ان کی قلبی کیفیت کچھ اس طرح نظر آنے لگی۔

وَ يُدْرِكُنِیْ فِیْ ذِكْرِهٖ قَشْعَرِيْرَةٌ
لَهَا بَيْنَ جِلْدِیْ وَالْعِظَامِ دَبِيْبُ[1]

چنانچہ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے والہانہ شیفتگی کے عالم میں راقم الحروف کو لاہور طلب کر کے اسے مزید آسان اور عام فہم کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ مضمون کتابی صورت میں شائع ہو سکے۔ راقم الحروف حضرت حافظ صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں

---

[1] اس کے تذکرے سے میرے دل میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت کی میٹھی میٹھی لہریں میری جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹیوں کی طرح چلنے لگتی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مصروف تھا کہ جبل استقامت اور توحید و سنت کے بیباک داعی حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) آف گجرات کو بھی اسے ملاحظہ فرمانے کا اتفاق ہوا تو انھوں نے والہانہ انداز میں راقم کی گردن کو دونوں اطراف سے چوم کر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور فرمانے لگے آفرین ہے بیٹا صد آفرین اللہ اس کاوش کو قبولیت عطا فرمائے۔

اس کتاب کے مصنف کو علمی دنیا میں جو بے پناہ مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آپ مجسمہ اخلاص تھے۔زہد و ورع، عبادت و ریاضت اور تقویٰ کے اعتبار سے ''اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ'' معلوم ہوتے تھے۔ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن آپ کی یومیہ روحانی غذا تھی تو جس طرح حدیث قدسی میں آیا ہے کہ جب بندہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی میرا قرب تلاش کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرنا شروع کر دیتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے الخ (الحدیث)...... اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو اطلاع دیتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آسمان والے ملائکہ کرام بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لیے اہل زمین کے دلوں میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

اس عالم ربانی نے اپنے استاذ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح، اللہ تعالیٰ کی خاطر، دنیاوی جاہ و منصب اور مال و دولت کو ٹھکرایا اور حکومتی عہدوں اور مناصب پر جلوہ گر ہونے کی بجائے تبلیغ حق کرتے ہوئے جیل میں قید ہونے کو ترجیح دی۔ چنانچہ انبیائے کرام کی خالص دعوت توحید کی تبلیغ کی پاداش میں آپ کو قید کیا گیا۔ اونٹ پر باندھ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر بازاروں میں گھمایا گیا اور پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے لیکن آپ نے یہ سب کچھ ،طائف کے داعی الی اللہ ﷺ کی طرح برداشت کیا اور شرک وبدعت کے ایوانوں میں دعوت توحید پہنچائی۔

آج ان کی شہرت اور محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ جونہی ان کی کوئی کتاب شائع ہو کر مارکیٹ میں آتی ہے وہ چند دنوں میں نایاب ہوجاتی ہے کیونکہ عام و خاص اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور لوگ ان کی کتابوں کے ایسے محتاج ہیں جیسے پانی کے۔" زاد المعاد، اِغَاثة اللهفان ، اعلام الموقعین، قصیدہ نونیہ، مدراج السالکین، روضة المحبین، نزھة المشتاقین، حَادِیُ الْاَرْوَاحِ اِلٰی بَلَادِ الْاَفْرَاحِ " وغیرہ کتب کے کیا کہنے۔

سبحان اللہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ان کتب میں سے **اغاثة اللهفان** اپنے موضوع پر بڑی شاندار اور لا جواب کتاب ہے اور خصوصاً یہ حصہ ایسا بے مثال ہے کہ اہل ایمان اس کے مطالعے سے شرک کی حقیقت اور اس کے خطرناک نتائج سے مکمل طور پر آگاہ ہوجائیں گے اور یہ جان لیں گے کہ یہی وہ دعوت ہے جس کی انبیاء کرامؑ نے تبلیغ کی اور اس کی پاداش میں اپنی اپنی قوموں سے پتھر کھائے اور ان کی بدتمیزیوں کا شکار ہوئے اور اسی نظریے پر استقامت کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے عزیمت کے مقام پر فائز کیا اور انھیں دنیا میں لسان صدق کا اعزاز بخشا اور عقبیٰ میں جنت الفردوس کا وارث بنایا۔

راقم الحروف نے قصیدہ نونیہ کے تمہیدی خطبے کو اردو جامہ پہنا کر اس کتاب کے شروع میں لگا دیا ہے۔ سبحان اللہ! امام ابن قیمؒ کا یہ خطبہ ارباب بصیرت کو مسحور کردینے والا ہے۔ اس کی اصل عربی عبارت ایسی فصیح و بلیغ اور حلاوت ایمانی سے بھرپور ہے کہ علمائے کرام عش عش کر اٹھیں، اردو خواں اصحاب اس کے ترجمے کے مطالعہ سے کم وبیش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہی لطف حاصل کر سکتے ہیں جو اصلی عربی عبارت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ خطبہ اپنی ایمانی حرارت کے ساتھ ساتھ عیار دین بازوں کا پورا پورا جواب بھی ہے، جو دن رات اہل ایمان کو گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب گردانتے ہیں۔ راقم الحروف نے اپنی کم مائیگی کے باوجود بڑی جانفشانی سے اس باب کا ایسا رواں اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے کہ قارئین کرام اسے اردو کتاب ہی تصور کریں گے۔

میں قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے اساتذہ کرام خصوصاً شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی ؒ ومولانا محمد عبد اللہ امجد چھتوی اور حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ خاں مدنی، حضرت مولانا حافظ عبد المنان نور پوری اور میرے والد محترم میاں ولی محمد مرحوم کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ حصاری ومولانا محمد یوسف راجووالوی کو بھی کہ میں ان کی دعاؤں سے اس خدمت کے قابل ہوا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی ذَالِکَ.

مزید گزارش کرتا چلوں کہ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ برادر عزیز حضرت مولانا حافظ محمد عباس پرنسپل اسلامک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ مہتا نوالہ دیپالپور، الحاج محمد سرور سکھیرا اور حاجی سعید احمد خان لودھی اور برادران عزیز مستری مشتاق احمد و عبد القادر اور محمد اقبال لیفٹیننٹ کرنل (R) آف حویلی اور دیگر مخلص رفقائے کرام کے مخلصانہ تعاون سے منصۂ شہود پر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے مخلصانہ تعاون کو قبول فرمائے اور انھیں دنیا و آخرت میں سرخروئی عطا فرمائے۔ آپ نے ان کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھنا ہے۔

جَزَاهُمُ اللّٰهَ عَنَّا وَ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا

فقير الى الله

**عبد الجبار سلفی**

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خطبۃ الکتاب

امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ:

اللہ ربّ العزت ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے جس کے پالنہار ہونے پر تمام مخلوق گواہ ہے جس کی غلامی کا ساری مصنوعات اقرار کر رہی ہیں اور اپنے اندر پائی جانے والی عجیب وغریب کاریگری کے ذریعے گواہی دے رہی ہیں کہ اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک اور تمام خوبیوں سے متصف ہے، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور ان برگزیدہ ہستیوں کی تعداد برابر جن سے وہ راضی ہوا اور اتنے وزن برابر جتنا اس کے عرش کا وزن ہے، اور اتنی سیاہی برابر، جس سے اللہ کے کلمات لکھے جائیں تو وہ ختم ہو جائے، لیکن اللہ کے اوصاف وکمالات بدستور باقی رہیں۔

وہ ایسا بابرکت اور بے نیاز اور یکتا رب ہے جس کی ربوبیت میں کوئی شریک نہیں اور اس کی صفتوں اور کاموں میں کوئی شبیہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کائنات کی ان تمام چیزوں سے بڑا ہے جو اس کے علم میں ہیں اور جو اس کے قلم نے لکھی ہیں اور جن پر اس کا حکم نافذ ہے۔

ہم اس بے بس اور عاجز بندے کی طرح لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتے ہیں جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں۔ نہ زندگی کا مالک ہے۔ نہ موت کا اور نہ جی اٹھنے کا بلکہ اوّل تا آخر ربّ العزت کا محتاج ہے۔

ہم اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں نہ اس کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی شریک ہے، نہ اس کی بیوی ہے، نہ اولاد نہ باپ نہ کوئی ہمسر، وہ یقیناً ایسا ہی ہے جس طرح اس نے اپنے متعلق بیان کیا اور بڑھ کر ہے اس سے جو مخلوق اس کے متعلق بیان کر سکتی ہے۔

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور پیارے رسولؐ ہیں اور وحی الٰہی کے امین ہیں اور اس کی طرف سے مخلوق کی جانب سفیر ہیں اور مخلوق پر حجت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت سے قبل ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا اور انہیں بشیر و نذیر، سراج منیر اور داعی الی اللہ بنایا اور انہیں اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب انبیاء و رسل کو گزرے ایک عرصہ بیت چکا تھا اور صراط مستقیم کے نشانات مٹ چکے تھے اور کتابوں کی نصیحتیں طاق نسیان ہو چکی تھیں۔

کفر کی آگ بھڑک رہی تھی اور اس کی چنگاریاں کائنات کے گوشوں تک اڑ رہی تھیں اور اہل زمین اس لائق تھے کہ ان پر غضب الٰہی ٹوٹ پڑے ان حالات میں رب کائنات نے اہل زمین کو دیکھا تو چند اہل کتاب کو چھوڑ کر باقی تمام عرب وعجم پر ناراض ہوا۔

کیونکہ ہر قوم نے اپنی گمراہ کن آراء کو سند بنا رکھا تھا اور اپنی باطل تحریروں سے وحی الٰہی کا مقابلہ کر رکھا تھا، کفر کی اندھیری رات طویل ہو چکی تھی اور ضلالت کا سیاہ غبار چھا چکا تھا۔ حق کے راستے معدوم ہو چکے تھے اور اس کی علامتیں اکھڑ چکی تھیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ایمان کی صبح کو روشن کیا جونہی یہ آفتاب رسالت طلوع ہوا، کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے نور سے چمکنے لگا۔ ضلالت کی تاریکی ختم ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے ہدایت بخشی اور انھیں جہالت سے نکال کر شریعت کا نور بخشا اور ان کا اندھاپن دور کر کے انھیں نور بصیرت عطا کیا اور اہل حق کو قلت سے کثرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں اور ان کی ذلت کو عزت میں تبدیل کیا اور آپ کے ذریعے بند آنکھوں اور ڈھکے ہوئے کانوں اور مستور دلوں کو کھول دیا اور آپ ﷺ نے ڈنکے کی چوٹ پر پیغام الٰہی پہنچایا۔ رسالت کی امانت ادا کی اور امت کی خیر خواہی کی اور ضلالت کے بادلوں کو بکھیر دیا اور جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کر دیا اور ایسی بندگی کی کہ اللہ کی طرف سے یقین آ گیا۔

اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کا سینہ کھول دیا اور آپؐ کا ذکر بلند کر دیا اور آپؐ سے بوجھ اتار دیا، آپؐ کے مخالفین پر ذلت مسلط کر دی اور قرآن حکیم میں آپؐ کی زندگی کی قسم کھائی اور آپؐ کا نام اپنے نام سے جوڑ دیا چنانچہ جب بھی کسی جگہ، کسی وقت اللہ کے بابرکت نام کا ذکر ہوتا ہے ساتھ ہی اس کے پیارے پیغمبر ﷺ کا نام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تک کسی خطیب کا خطبہ کسی نمازی کی نماز اور کسی مؤذن کی اذان مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ یقین سے گواہی نہ دے لے کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور اس کا پیارا رسول ہے۔

صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ مَلَآئِكَتُهُ وَ اَنْبِيَاءُ وَ رُسُلُهُ وَ جَمِيْعُ خَلْقِهِ كَمَا عَرَّفَنَا بِاللهِ وَ هَدَانَا اِلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَكْرَامِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ

## آستانوں کی پرستش کی ابتداء کیسے ہوئی [1]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

شیطان مردود نے جس خطرناک فلسفے سے اپنے نئے اور پرانے ساتھیوں کو گمراہ کیا ہے، وہ قبروں کی پرستش کی ترغیب و تلقین ہے۔اس کے اس تباہ کن منصوبے سے صرف وہی بچے ہیں جنھیں اللہ نے آزمانے کا ارادہ نہیں کیا۔

اس ملعون کے پرفریب منصوبے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کئی دوسرے معبودوں کی پرستش شروع ہوگئی۔ ان کے مجسمے تراشے گئے۔ انکی قبروں پر قبے تعمیر ہوئے اور ان میں خود ساختہ معبودوں کی مورتیاں بنائی گئیں بعد ازاں ان مورتیوں کو سایہ دار مجسموں میں ڈھال دیا گیا پھر انہیں بت بنادیا گیا۔ رفتہ رفتہ اللہ کے ساتھ ساتھ ان کی عبادت

[1] حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی گرانقدر تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں کہ وَدّ، سُوَاع، یَغُوث، یَعُوق، نَسر حضرت ادریس علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اور اپنی قوم کے بڑے نیک نام بزرگ تھے ان میں سے ہر ایک نے عبادت کے لیے اپنی اپنی عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی چنانچہ یہ ان میں خود بھی عبادت کرتے اور لوگوں کو بھی عبادت گاہوں میں حاضر ہونے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر میں مشغول رہنے کی تلقین کرتے ان کی تگ ودو اور محنت سے عبادت گاہیں آباد رہتیں اور ان کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے لوگوں میں عبادت کا جذبہ پیدا ہوگیا اور وہ نہایت شوق و ذوق سے اللہ کی عبادت کرنے لگے، ان نیک بزرگوں کی صحبت اور حضوری نے ان کے جذبہ عبادت میں اضافہ کردیا اور وہ ان بزرگوں کے انتہائی عقیدت مند بن گئے۔ جب وہ انتقال کر گئے تو لوگوں کو ان کی وفات سے بڑا قلق اور رنج پہنچا اور وہ دن رات ان کی صحبت کو یاد کرتے اور آنسو بہاتے اور اس بات کا برملا تذکرہ کرتے کہ جو مزا اور لطف ان کی صحبت میں عبادت کرنے سے آتا تھا، اب وہ نہیں آتا چنانچہ ابلیس لعین نے اس موقع کو غنیمت جان کر ایک بوڑھے بزرگ کی شکل اختیار کی اور سر پر عمامہ باندھ کر اور لاٹھی پکڑ کر ان کی اس مجلس میں جا پہنچا جہاں وہ اس دور کو یاد کرکے رو رہے تھے اس نے ان سے کہا کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی شروع ہوگئی۔

آستانوں کی پرستش کی ابتدا قوم نوح علیہ السلام سے ہوئی تھی۔قرآن میں ہے:

﴿ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۝ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۝﴾ [نوح:۲۱۔۲٤]

''اور نوح (علیہ السلام) نے فرمایا اے میرے رب، انھوں نے میری نافرمانی کی اور اس چیز کی پیروی کی جس نے ان کے مال و اولاد کو خسارہ کے سوا کچھ نہیں دیا۔انھوں نے بہت بڑی چال چلی اور کہا کہ اپنے معبودوں کی عبادت مت چھوڑنا اور مت چھوڑنا وُدّ کو اور نہ چھوڑنا سُواع کو نہ یعُوق کو نہ یغُوث اور نہ نسر کو اور بے شک انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔''

میں تمھیں تمہارا رنج وغم دور کرنے کی ایک تدبیر بتاتا ہوں اس تدبیر سے تمھیں عبادت میں وہی لطف اور مزا آئے گا جو ان کی موجودگی میں آتا تھا۔اور وہ یہ ہے کہ ان بزرگوں کے مجسمے اور بت پتھروں سے بناؤ اور ان کے لباس ان کے مجسموں اور بتوں کو پہنا دو اور انہیں اپنے سامنے محراب میں کھڑا کردو اور عبادت کرتے وقت یہ تصور رکھنا کہ یہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اس تدبیر سے تمھیں عبادت میں وہی لذت حاصل ہوگی جو ان کی موجودگی میں ہوتی تھی چنانچہ ان کو یہ تدبیر بہت پسند آئی اور انھوں نے ان بزرگوں کے ہم شکل مجسمے بنائے اور انہیں کپڑے پہنا کر عبادت گاہوں میں رکھ لیا اور جب کوئی شخص عبادت سے فارغ ہوتا وہ ان مجسموں کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیتا تا کہ ان بزرگوں کی روحیں اللہ کے ہاں اس بات کی گواہی دیں کہ یہ شخص ہماری موجودگی میں تیری عبادت کرنے آتا تھا اور پھر اس کی بارگاہ میں ان کی سفارش بھی کریں۔

چنانچہ اس رسم نے اتنا رواج پکڑا کہ عبادت اور ذکر تقریباً بند ہوگیا اور بزرگوں کے مجسموں کی دست بوسی اور قدم بوسی رہ گئی اور کچھ عرصہ بعد اس کی جگہ خاک بوسی اور تعظیمی سجدہ نے لے لی اور لوگ ان کی پرستش پر اکتفا کرنے لگے اور انہیں ہی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارنے لگے چنانچہ انھوں نے وُدّ کو حق تعالیٰ کی محبت ذاتیہ اور سواع کو دافع البلاء اور نسر کو قوت الٰہی کا مظہر قرار دے کر پوجنا شروع کردیا اور اپنی طرف سے ہی ان کے خواص اور صفات کی علامتیں گھڑ کر ان کے آستانوں پر نصب کردیں چنانچہ انھوں نے ایک بزرگ کے خواص کو لوگوں میں متعارف کروانے کے لیے نُسر کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مدد کو نسر (چرغ یا شہباز) کی طرح پہنچتا ہے۔

اور یعُوق کے خواص کو متعارف کروانے کے لیے شیر کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مدد کو شیر کی طرح پہنچتا ہے اور اس کے دشمنوں کو بھگا دیتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## قوم نوح علیہ السلام کے پنجتن بزرگوں کا تعارف

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آدم علیہ السلام کی نسل میں سے بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ لوگ ان کے بڑے عقیدت مند تھے اور ان کی پیروی کرتے تھے۔ جب یہ بزرگ فوت ہو گئے تو ان کے عقیدت مندوں نے سوچا کہ اگر ہم ان کی تصویریں بنالیں تو ان کی یاد سے ہم میں عبادت کا شوق بڑھ جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے ان نیک بزرگوں کی تصویریں یا بت بنا لیے۔ پھر جب تصویریں اور مجسمے بنانے والے فوت ہو گئے تو بعد والوں میں شیطان نے یہ وسوسہ پیدا کیا کہ تمہارے آباء واجداد تو ان بزرگوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کے وسیلے سے ان پر بارش برستی تھی۔ چنانچہ ان کی اولاد نے ان کی پرستش شروع کردی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس صدیوں کا فاصلہ ہے اور اس وقت لوگ صحیح عقیدہ توحید پر تھے۔

---

اور یغوث کے خواص کو اجاگر کرنے کے لیے گھوڑے کا نشان دے رکھا تھا کہ یہ بزرگ اپنے پکارنے والوں کی مشکل کشائی اور فریاد رسی کو تیز ترین گھوڑے کی طرح دوڑ کر پہنچتا ہے۔ المختصر وہ لوگ ان بزرگوں کو غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْن ، مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضطَرِّين اور کاشف الضر، دافع البلاء اور قیوم زماں سمجھ کر پکارتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے انھیں صدیوں تک وعظ کیا اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کو پکارنے اور اس کی عبادت کرنے کی تلقین کی لیکن وہ لوگ نہ مانے اور الٹا آپ کو ستانے اور مارنے لگے جب اللہ تعالیٰ نے انھیں طوفان میں غرق کردیا تو ان کے یہ خود ساختہ حاجت روا اور مشکل کشا بھی غرق ہو گئے اور ان کے بت منوں مٹی تلے دب گئے بعد ازاں ابلیس لعین نے ان کی نشان دہی کی تو عرب کے نادانوں نے انھیں نکال لیا اور ان کی پرستش شروع کردی چنانچہ وڈ کا مجسمہ، بنو قضاعہ کے ہاتھ لگا تو انھوں نے اسے دَومۃ الجندل میں نصب کردیا اور اس کی پرستش شروع کردی یغوث بنو طے کے حصے میں آیا اور انھوں نے اسے اپنی بستیوں میں نصب کرلیا اور اسے پوجنا شروع کردیا پھر یہ بنو مراد اور بنو غطیف کے قبضے میں چلا گیا اور یعوق ہمدان کے حصے میں آیا اور اس کی پوجا پاٹ کرتے تھے جبکہ سواع ھذیل کا معبود تھا اور نسر حمیر کا معبود تھا۔

علاوہ ازیں عربوں کے اور بھی بت تھے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

(۱) ھبل: یہ غالباً حضرت ہابیل علیہ السلام کا بت تھا جسے سرخ عقیق کے پتھر سے دیو ہیکل انسانی شکل میں بنایا گیا تھا جب اسے دریافت کیا گیا تو اس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا۔ بعد ازاں قریش نے وہ بازو سونے کا بنا دیا تھا یہ بیت اللہ کے سامنے نصب تھا اور قریش اسکے نام کا نعرہ بھی لگایا کرتے تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قوم نوحؑ ان معبودوں کی پوجا کرتی تھی۔ پھر عربوں نے بھی انہیں پوجنا شروع کر دیا۔ چنانچہ وُدّ، دَومۃ الجندل میں بنو کلب کا معبود تھا۔ اور سُواع، ھُذیل کا اور یغوث بنو غُطیف کا معبود تھا اور ہمدان والے یعوق کو پوجتے تھے اور نسر، حمیریوں کے قبیلہ ذُو الکلاع کا معبود تھا۔

ترجمانُ القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ بت جو قوم نوحؑ میں پوجے جاتے تھے، بعد میں عربوں نے بھی ان کو پوجنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سُواع قبیلہ ہذیل کا اور یَغُوث، مراد کا اور پھر بنو غطیف کا اور یعوق، ہمدان اور نسر آل ذوالکلاع کا اور وُدّ، بنو کلب کا معبود تھا۔

مندرجہ بالا آیت میں جن معبودوں کا ذکر ہے، دراصل وہ قوم نوح کے نیک اور متقی انسان تھے۔ جب یہ فوت ہوئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بہکایا کہ ان کے مجسّمے بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں نصب کرو اور ان کے نام پر ان کے نام رکھو تو انھوں نے ایسا کیا لیکن پرستش نہیں کی بلکہ صرف یادگار قائم کی۔ پھر جب یادگار بنانے والے

(۲) لات: یہ ایک نیک بزرگ تھا اس کے متعلق بخاری شریف میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ((کان اللات یَلُتُّ السَّوِیْقَ لِلْحَاجِّ فَلَمَّا مَاتَ عَکَفُوْا عَلٰی قَبْرِہٖ)) "کہ یہ بزرگ حاجیوں کو ستو بھگو کر پلایا کرتا تھا جب یہ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی قبر پر اعتکاف شروع کر دیا اور اس کا نام رکھ دیا لات یعنی بابا ستو شاہ۔

(۳) منات: یہ ایک قدیم بت تھا اور عرب اس کے ساتھ نام بھی رکھتے تھے جیسے عبد منات، زید منات جیسے ہمارے ملک میں غلام دستگیر وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں اس کا آستانہ ساحل سمندر پر قدید کے مقام پر تھا، اس طرح حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت مریم، اساف اور نائلہ کے بت بھی تھے جنھیں خدا کے ہاں سفارشی سمجھ کر پکارا جاتا تھا اور ان کے نام پر نذریں نیازیں دی جاتی تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ نے دس سال کے عرصے میں انھیں ملیا میٹ کرا دیا۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے ہندو بھی قوم نوح اور قوم ابراہیم کے نظریے کے مطابق پرمیشر یعنی رَبُّ الْاَرْبَابْ کے اوتاروں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: "بشن دیوتا، عالم انسانی کے اصل مبدأ کا مظہر...... برھا دیوتا، یہ استقرار اور بقاء کا مظہر ہے...... اندر دیوتا، بیقراروں کی پکار پر پہنچنے والا...... شیو دیوتا، دشمنوں کو بھگانے والا...... ہنومان دیوتا، غیبی مدد فراہم کرنے والا...... علاوہ ازیں ان کے بتیس کروڑ (۳۲۰۰۰۰۰۰۰) کے قریب دیوتا ہیں۔"
اور ان کے مندر لاکھوں مورتیوں سے بھرے پڑے ہیں جن کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مقربان الٰہی کی مورتیاں اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فوت ہو گئے اور اصل مقصد ناپید ہو گیا تو بعد والوں نے ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کو پوجنا شروع کر دیا۔

اسلاف کرام میں اکثر علما نے بیان کیا ہے، یہ لوگ قوم نوحؑ کے بزرگ تھے۔ جب یہ فوت ہو گئے تو لوگوں نے ان کی قبروں پر چلّہ کاٹنا شروع کیا۔ پھر انھوں نے ان کی تصویریں اور بت بنائے اور کچھ عرصہ بعد ان کی پرستش شروع کر دی۔

آج کل کے مسلم مشرکوں نے ''دونوں گمراہیوں کو اپنا لیا ہے۔'' ایک تو ان کی قبروں کی پرستش کی گمراہی اور دوسری ان کی تصاویر کی پرستش کی گمراہی۔ آنحضرت ﷺ نے دونوں فتنوں کی طرف اشارہ فرمایا۔چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بسند صحیح مروی ہے:

«اِنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا ذَکَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَنِیْسَةً رَأَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَة فَذَکَرَتْ لَهٗ مَارَأَتْ فِیْهَا مِنَ الصُّوَرِ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْهِم

تصویریں ہیں اور ہم جو انھیں پکارتے ہیں تو اس وجہ سے نہیں پکارتے کہ یہ خالق کائنات یا فَاطِرِ السّمٰوٰت ہیں بلکہ انھیں خدا کے ہاں اپنا شافع سمجھتے ہیں اور ان کے بتوں یا مورتیوں اور تصویروں کو اس لیے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ ان کی روحوں کا مرکز ہیں اور جب اصالتاً ان پر اللہ کی تجلی پڑتی ہے تو ہم بھی اس سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے مشرکین کے ایسے ہی باطل قسم کے نظریات کا ردّ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴾ [یونس:۱]

بلکہ جب خوفناک صورت حال سامنے آ جائے تو انھیں یہ سب بھول جاتے ہیں اور صرف اللہ ذوالجلال کو پکارنا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ ایک ہندو شاعر کہتا ہے۔

جب چاروں طرف اندھیارا ہو آشا کا دور کنارا ہو
جب کوئی نہ کھیون ہارا ہو پھر تو ہی بیڑا پار کرے
اے رام ہرے اے رام ہرے

''کہ جب کوئی کشتی رات کے اندھیرے میں سمندر کے درمیان خوفناک موجوں میں گھری کھڑی ہو اور سمندر کا کنارا بھی بڑا دور ہو، اور کشتی چلانے والا ملاح بھی جواب دے دے تو اے اللہ پھر تیرا سوا کوئی بیڑا پار نہیں کر سکتا۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ »

''حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت رسول مقبول ﷺ کے سامنے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جوانھوں نے حبشہ کی سرزمین پر دیکھا تھا۔ اسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ انھوں نے جو جو تصاویر اس میں دیکھی تھیں ، وہ بھی آپ ﷺ کو بتائیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا، وہ ایسی قوم ہے جب ان میں کوئی نیک بزرگ فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں ان کی تصویریں بناتے۔ وہ لوگ اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔''

صحیح بخاری اور مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں نے اس کنیسہ کا ذکر کیا۔[1] اس حدیث شریف میں قبروں اور '' ان میں مدفون بزرگوں کی تصویروں کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔''

## باباستوشاہ کی پرستش کا بنیادی سبب

بابا ستو شاہ یعنی لاَت کی پرستش کا بھی بنیادی سبب یہی تھا۔ چنانچہ مفسر قرآن امام ابن جریر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں حضرت مجاہد کے حوالے سے ﴿ اَفَرَئَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں، کہ لات نامی بزرگ حاجیوں کے لیے ستو بھگویا کرتا تھا جب وہ فوت ہوگیا تو اہل مکہ نے اس کی قبر پر چلہ کشی شروع کردی۔ حضرت ابو الجوزاء مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لات حاجیوں کے لیے ستو بھگویا کرتا تھا۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، ج:۱/ص:۱۱۰ کتاب الفضائل / باب ھجرہ الحبشۃ ،ج:٤/ ص:٢٤٥، مسلم : کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب النھی عن بناء المساجد علی القبور، ج:۱، ص:۳۷۵، نسائی فی المجتبیٰ :۔ کتاب المساجد، ج:۲، ص:٤١، ٤٢، مسند احمد، ج:٦/ ص:٥١

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس سے آپ کو معلوم ہوا کہ ودّ، یغوث، یعوق، لات وغیرہ کی پوجا کا سبب ان کی قبروں کی تعظیم ہی تھا۔ پھر پجاریوں نے ان کی تصویریں بنائیں اور ان کی پرستش شروع کر دی۔

ہمارے استاذ امام ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے قبروں پر مساجد بنانے سے روکا کیونکہ ایسی جگہ میں بنائی جانے والی مساجد سے لوگ شرک اکبر میں گرفتار ہوئے یا شرک کے قریب جا پہنچے اور جس فلسفے سے صالحین کی قبروں کی پوجا ہوئی، بعینہٖ اسی فلسفے کے تحت ستاروں کی پرستش ہوئی کہ لوگوں نے یہ عقیدہ بنا لیا کہ یہ بت ستاروں جیسے دیوتاؤں کے مرکز ہیں۔

## آستانوں کی پرستش، بتوں کی پرستش سے بھی خطرناک ہے

ویسے تو بتوں کی پرستش بھی شرک ہے۔ لیکن قبر کی پوجا کرنے والوں کا شرکیہ اعتقاد، پتھر اور لکڑی کے بت پوجنے والوں سے کئی گناہ زیادہ ہوتا ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مشرکین، بزرگوں کے آستانوں پر ایسی گریہ وزاری کرتے ہیں اور ایسا خشوع وخضوع کرتے ہیں جو وہ اللہ کے گھروں میں اللہ کے لیے نہیں کرتے اور جس طرح حضور قلب سے ان سے التجائیں کرتے ہیں، اس طرح سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے نہیں کرتے۔ چنانچہ کچھ تو انہیں سجدہ کرتے ہیں اور کچھ وہاں برکت کی غرض سے نماز پڑھتے ہیں اور ایسی دعا مانگتے ہیں جو وہ مسجدوں میں نہیں مانگتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خرابی کی وجہ سے اس شجر خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑنے کا حکم دیا اور سدّ ذریعہ کے طور پر قبرستان میں نماز پڑھنے سے ہی روک دیا۔ اگر چہ نمازی کی غرض، برکت حاصل کرنے کی نہ بھی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم اسی طرح ہے جیسے آپؐ نے طلوع آفتاب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ کیونکہ ان اوقات میں مشرک، سورج کی پرستش کرتے ہیں اور اس لیے کہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو جائے اگرچہ نمازی کا مقصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے۔

## مشرکوں کی احادیث رسول ﷺ سے محاذ آرائی

ہمارے استاذ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ آدمی کا قبروں کے پاس برکت کی غرض سے نماز پڑھنا، کھلم کھلا اللہ اور اس کے رسولؐ سے محاذ آرائی کرنا ہے اور اس دین کو ٹھکرانا ہے جو رسول کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے کیونکہ تمام مسلمان دین مصطفیٰ کی مبادیات سے آگاہی کی بنا پر اس بات پر متفق ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ کے دین میں قبروں کے پاس نماز ادا کرنا منع ہے اور ایسا کرنے والے پر اللہ کے پیارے رسولؐ نے لعنت کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گو قبروں پر مسجدیں بنانا اور وہاں نماز پڑھنا شرک نہیں لیکن شرک اکبر کا راستہ اور سبب ضرور ہیں۔ اس لیے ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ان کے متعلق سخت وعید بیان فرمائی ہے۔

## آستانوں پر مسجدیں بنانے کے متعلق ائمہ دین کے فتوے

ائمہ دین نے صحیح اور صریح احادیث کی بنا پر قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ (جن کے متعلق پیر جیلانیؒ نے کہا ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک ولی نہیں بن سکتا جب تک وہ امام احمدؒ کا عقیدہ نہ اپنائے) امام مالکؒ بن انس اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے قبروں پر مسجدیں بنانے کو حرام لکھا ہے اور بعض دیگر علماء نے مکروہ قرار دیا ہے[1] ان کے متعلق ہم حسن ظن کے طور پر

[1] اس کے متعلق علما کے مذاہب معلوم کرنے کے لیے امام ناصر الدین البانیؒ کی کتاب "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" ص: ۴۸، ۵۹، ۱۸۵ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ ع۔ ج۔ س

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہتے ہیں کہ انھوں نے مکروہ تحریمی ہی کہا ہوگا۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہمارے ہادی حضرت رسول مقبول ﷺ تو اس کام پر لعنت کریں اور علمائے ربانی اسے جائز کہیں؟!

## قبروں پر مسجدیں بنانے کے متعلق احادیث رسول ؐ

① صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

« سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اِنِّىْ اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِىْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِىْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّىْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ »[1]

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پہلے یہ فرماتے سنا کہ میں اس بات سے برأت کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ مجھے اللہ نے حضرت ابراہیم کی طرح خلیل بنا لیا ہے۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔ خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تمہیں اس بات سے روک چلا ہوں۔“

② سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

« لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا فَقَالَ وَ هُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا » [صحیح بخاری ومسلم]

[1] مسلم: كتاب المساجد وا موضع الصلوٰة/ باب النهى عن بناء المساجد على القبور ، و اتخاذ الصور فيها، ج:۱/ص:۳۷۷۔ ابو عوانه ، ج:۱/ص:۴۰۱۔ معجم كبير طبرانى (۲/۸۴/۱) بحواله تحذير الساجد،ص:۱۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"جب حضرت رسول کریم ﷺ بیمار ہوئے تو اپنے کمبل کو چہرے پر ڈالتے جب گھٹن محسوس کرتے تو کمبل ہٹا دیتے۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کیونکہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ آپ ﷺ ان کے اس فعل سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔"

③ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

« اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ »[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔"

اور مسلم کی روایت میں اس طرح ہے:

« لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ »[2]

"کہ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔"

غور کرو! یہ کون سے لمحات ہیں جن میں آپ ﷺ اپنی امت کو اس فعل سے ڈرا رہے ہیں۔ یہ وہ آخری لمحات ہیں جب آپ اللہ کے پاس جانے والے تھے۔ ان آخری لمحات میں آپ ﷺ قبروں کو عبادت گاہیں بنانے والے اہل کتاب پر لعنت کر رہے ہیں تاکہ اپنی امت کو خبردار کریں کہ وہ ایسا نہ کرے۔

④ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح بھی مروی

[1] بخاری : کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز/ باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور کتاب الانبیاء /باب ما ذکر من بنی اسرائیل ۔ کتاب المغازی /باب حرص النبی و وفاتہ ، مسلم : کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ ، نسائی فی المجتبیٰ : کتاب المساجد ، مسند احمد ، ج:۱/ص:۲۱۸

[2] مسلم : کتاب المساجد ، نسائی، کتاب المساجد، مسند احمد، ج:۱، ص:۲۱۸

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا، جس میں آپ اٹھ نہ سکے۔

« لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ[1] وَ لَوْ لَا ذٰالِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خُشِيَ اَنْ يُّتَخَذَ مَسْجِدًا »

"کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا، اگر آنحضرت کی قبر کے متعلق اس بات کا ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر بھی باہر بنائی جاتی لیکن اس اندیشہ کی وجہ سے سر عام نہ بنائی گئی کہ کہیں سجدہ گاہ نہ بن جائے۔"

⑤ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« اِنَّ مِنْ شَرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ وَالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ »[2]

"یقیناً بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت ہوگی اور وہ لوگ بھی سب سے بدترین ہیں جو قبروں کو عبادت گاہیں بناتے ہیں۔"

⑥ اسی طرح مسند احمد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے یہودیوں پر اس لیے لعنت فرمائی کہ انھوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔[3]

⑦ مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

« لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا

---

[1] بخاری: کتاب الصلوۃ، مسلم: کتاب المساجد، ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب البناء علی القبر، ج:۳، ص:۵۵۳۔ نسائی فی المجتبیٰ کتاب الجنائز، مسند احمد، ج:۲، ص:۲۸۰، ص:۳۶۶، السہمی فی تاریخ جرجان، ص:۳۴۹

[2] حوالہ مذکورہ

[3] مسند احمد، ج:۱، ص:۴۰۵، ابن ابی شیبہ، ج:۴، ص:۱۴۰، ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اسکی سند جید ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ›› [مسند احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی][1]

’’رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرنے جاتی ہیں اور ان لوگوں پر بھی لعنت کی ہے جو وہاں عبادت گاہیں تعمیر کرتے ہیں اور وہاں چراغاں کرتے ہیں۔‘‘

(۸) صحیح بخاری میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو دیکھا کہ وہ اس جگہ نماز پڑھنا چاہتے ہیں جہاں قریب ہی قبر تھی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’اَلْقَبْرُ اَلْقَبْرُ‘‘ کہ بچو یہاں قبر ہے یعنی یہاں نماز نہ پڑھو۔‘‘

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فقرہ صاف طور پر واضح کر رہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں حدیث نبوی ﷺ کے مطابق یہ بات متفق علیہ تھی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنا ممنوع ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وہاں نماز ادا کرنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاید قبر کی طرف ان کا دھیان ہی نہ ہو یا بھول گئے ہوں (مسند امام احمد میں ہے کہ ’’وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَبْرٌ‘‘ (کہ انھیں پتہ نہ تھا کہ وہاں قبر ہے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یاد دلانے پر انہیں پتہ چلا۔ اس لیے اس اثر سے جواز تلاش کرنا کج روی ہے۔

(۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَةُ وَالْحَمَّامُ» [مسند احمد]

’’زمین ساری کی ساری مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔‘‘

[امام ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔]

---

[1] جامع ترمذی: کتاب ابواب الصلوۃ/ باب ما جاء فی کراهية ان يتخذ على القبر مسجداً، ج:۲، ص:۱۳۶ اور کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے علامہ احمد شاکر مصری فرماتے ہیں کہ کم از کم اس کی سند حسن درجہ کی ہے اور پھر یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے اگرچہ اس سند کے اعتبار سے صحیح نہ بھی ہو۔ کتاب الجنائز باب ما جاء فی کراهية زيارة القبور للنساء، ج:۳، ص:۳۷۱، رقم: ۱۰۵۶، عن ابی هريرة و قال حديث حسن صحيح ۔نسائی فی المجتبیٰ: کتاب الجنائز، ص:۹۵، عن ابن عباس، ابن ماجه: کتاب الجنائز، مسند احمد، ج:۱، ص:۲۲۹، ۲۸۷، ۳۳۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس سے زیادہ صراحت اس حدیث میں موجود ہے جس میں آپ ﷺ نے قبر کی طرف نماز پڑھنے سے منع کر دیا یعنی نماز اور قبلہ کے درمیان قبر نہیں ہونی چاہیے۔

⑩ صحیح مسلم میں حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا ))[1]

''نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔''

## ایک مغالطے کا ازالہ

اس حدیث سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو یہ کہتا ہے کہ آپؐ نے نجاست کی وجہ سے وہاں نماز ادا کرنے سے روکا ہے۔ کیونکہ یہ بات آنحضرت ﷺ کے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتی اور یہ قول کئی اعتبار سے باطل ہے۔

① ایک وجہ تو یہ ہے کہ کسی حدیث میں نئی اور پرانی قبروں کا فرق نہیں جیسا کہ نجاست کی علّت پیش کرنے والے کہتے ہیں۔

② حضرت رسول کریم ﷺ نے نجاست کی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت نہیں کی بلکہ عبادت گاہ بنا لینے کی وجہ سے کی ہے کیونکہ انبیاء کرامؑ کی قبریں رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ہیں اور پاکیزہ ہیں۔ وہاں نجاست کا امکان نہیں اور پھر اللہ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے جسم کھائے۔ لہٰذا وہ اپنی قبروں میں تر و تازہ ہیں۔

③ اور آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے بھی منع کر دیا ہے۔

④ اور آپؐ نے فرمایا کہ سوائے قبرستان اور حمام کے باقی ساری زمین مسجد ہے

---

[1] مسلم: کتاب الجنائز، ج:۲، ص:۶۶۸، رقم:۹۷، ۹۸، ابو داؤد: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۵۵۴، رقم: ۳۲۲۹، ترمذی: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۳۶۷، نسائی فی المجتبیٰ: کتاب الجنائز، باب التشدید فی الجلوس علی القبور، ج:۴، ص:۹۵ اور دیکھیے جامع التحصیل فی احکام المراسیل، ص:۱۴۷، ۱۴۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر حمام اور قبرستان میں نماز کی ممانعت بوجہ نجاست ہوتی تو مذبحہ خانوں کا ذکر ضرور ہوتا کیونکہ وہاں نجاست بہت زیادہ ہوتی ہے۔

۵ مسجد نبویؐ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر بنائی گئی تھی اور مٹی بھی تبدیل نہیں کی گئی بلکہ ہموار کی گئی اور وہاں نماز ادا کی گئی۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ بنو عمرو بن عوف کے ہاں چودہ راتیں ٹھہرے۔ پھر آپؐ نے بنونجار کے سرداروں کو پیغام بھجوایا تو وہ ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر حاضر ہوئے۔ اب بھی وہ منظر میری آنکھوں میں آرہا ہے کہ سید الانبیاء ﷺ سواری پر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے ہیں اور بنونجار کا جم غفیر چاروں طرف سے رواں دواں ہے۔ جب آپؐ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حویلی میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا وہیں ادا کر لیتے اس لیے آپؐ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم کیا کہ مسجد بنائی جائے چنانچہ آپؐ نے اس مقصد کے لیے بنونجار کو طلب کیا اور فرمایا۔

''مجھے یہ باغ قیمتاً دیدو تو انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ سے وصول کریں گے۔''[1]

اس حدیث سے میرا مدعا یہ ہے کہ اس نخلستان میں مشرکین کی قبریں بھی تھیں اور کھجوریں بھی تھیں اور گڑھے بھی تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے کھجوریں

---

[1] بخاری: کتاب الصلوٰۃ/ باب ھل تنبش قبور مشرکی الجاھلیۃ، ج:۱، ص:۱۱۱، کتاب البیوع، باب صاحب السلعۃ احق بالسوم، کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی و اصحابہ المدینۃ، ابو داؤد: کتاب الصلوٰۃ، نسائی: کتاب المساجد، ج:۲، ص:۳۹، ۴۰

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کاٹی گئیں اور گڑھے پُر کیے گئے اور قبریں اکھاڑ دی گئیں کھجور کے تنے قبلہ کی طرف کھڑے کردیے گئے اور مسجد کی دہلیز پتھروں سے بنائی گئی۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم انہی پتھروں کو اٹھاتے تھے اور گیت گاتے تھے۔[الحدیث]

⑥ قبروں کے پاس نماز ادا کرنے سے شرک اکبر میں مبتلا ہونے کا جتنا اندیشہ ہے اتنا طلوع و غروب کے وقت عصر اور فجر کی نماز ادا کرنے سے نہیں ۔کیونکہ ان اوقات میں نماز ادا کرنے والے مسلمان کے دل میں آفتاب پرستوں کی مشابہت کا خیال نہیں ہوتا۔ پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اس لیے روک دیا کہ کہیں مشرکوں سے مشابہت نہ ہو جائے تو پھر کس لحاظ سے اس ذریعہ شرک کی اجازت ہوسکتی ہے جو انسان کو شرک اکبر اور مردوں سے استغاثہ جیسے کبیرہ گناہ میں گرفتار کرادے اور آدمی کو اس خیال میں مبتلا کردے کہ قبر کے پاس نماز ادا کرنا، مسجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔

بہر حال، قبروں کے پاس نماز ادا کرنا دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریحاً بغاوت ہے یہاں نجاست وغیرہ کی علت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہاں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خدشے سے وہاں عبادت کرنے سے روکا کہ کہیں میری امت بھی قوم نوح ؑ کی طرح قبر پرستی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

⑦ آپؐ نے وہاں مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی ہے اگر نجاست کی وجہ ہوتی تو آپؐ وہاں مسجد بنانے والوں پر لعنت نہ کرتے کیونکہ وہاں مسجد پاک مٹی سے بنا کر لعنت کو ٹالا جا سکتا ہے لیکن ایسا کرنا قطعاً باطل ہے۔

⑧ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مسجد بنانے والوں اور چراغاں کرنے والوں پر اکٹھی لعنت کی ہے اور ایسا کرنے والے دونوں ہی ملعون ہیں اور ارتکاب کبیرہ میں یکساں ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جس کام پر اللہ کے رسول ﷺ لعنت کردیں، وہ کبیرہ گناہ ہے تو ظاہر ہے کہ چراغاں کرنے والے پر اس لیے لعنت پڑی کہ وہ اپنے طور پر قبروں کی تعظیم کا سبب بن رہا ہے اور اسے ایسا آستانہ بنا رہا ہے جس کی طرف مشرک کشاں کشاں چلتے آئیں گے۔ اس طرح قبرستان یا آستانوں پر مسجد بنانا ان کی تعظیم ہی ہے اور مشرکین کی مشابہت ہے۔

اسی لیے اللہ نے اصحاب کہف کے سونے کی جگہ پر اطلاع پانے والوں کا قول بیان فرمایا:

﴿ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴾[سورة الكهف:٢١][1]

''یعنی ان (گمراہ عیسائیوں) نے منصوبہ بنایا کہ اب ہم ان کی غار پر مسجد بنائیں گے۔''

⑨ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی کہ:

« اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ »[2]

''اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا شروع ہو جائے۔ اس قوم پر بڑا غضب ہوا جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔''

آپ نے « اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ » کو خاص طور پر اس لیے بیان فرمایا کہ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنے والا بھی پہلوں کی طرح لعنت کا مستحق بن جاتا ہے۔''

---

[1] امام ابن کثیرؒ نے امام ابن جریر کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ایسا کہنے والے مسلمان تھے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کہنے والے ان میں سے مشرک لوگ تھے لیکن بات ظاہر ہے کہ وہ صاحب اقتدار تھے لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ ان کا یہ پروگرام اچھا تھا یا بُرا؟ اس میں اختلاف ہے، کیونکہ حضرت نبی کریمؐ نے ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے اور حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں حضرت دانیال کی قبر کو زمین کے ساتھ برابر کرکے لوگوں کی نظروں سے اوجھل کردیا تھا جیسا کہ آگے آئے گا۔

[2] مالك (١/١٧٢) طبقات ابن سعد(٢/٢٤٠) عن عطا بن يسار مرسلاً بسند صحيح ، مصنف عبد الرزاق(١/٤٠٦) ابن ابى شيبه(٣/٣٤٥) ع زيد بن اسلم مرسلاً بسند صحيح ،مسند احمد(٢/٢٤٦) ، حميدى(١٠٢٥) ابو نعيم فى الحلية(٦/٢٨٣) عن ابى هريرة بسند حسن۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## رسول اللہ ﷺ کے اندیشے اور مشرکین کی سینہ زوری

اس بحث کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص بھی شرک اور اس کے اسباب و ذرائع کی پہچان رکھتا ہے اور حضرت رسول مقبول ﷺ کے فرمودات کا مقصد مدنظر رکھتا ہے وہ لامحالہ جانتا ہے کہ قبروں پر مسجد تعمیر کرنے اور وہاں چراغاں کرنے والوں پر لعنت بھیجنے اور مسلمانوں کو سخت الفاظ میں ایسا کرنے سے منع کرنے کا صاف مقصد یہ ہے کہ شرک کی معنوی نجاست سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور یہ کہ (( لَا تَفْعَلُوْا )) اور (( اِنِّی اَنْهَاكُمْ )) حسی نجاست کے متعلق نہیں بلکہ معنوی نجاست یعنی شرک کے متعلق ہے اور جو شخص اس فرمان کی پرواہ نہیں کرتا وہ شرک کی نجاست سے پلید ہوتا ہے اور اس چیز کا مرتکب ہو جاتا ہے جس سے اللہ نے روکا ہے۔ نہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ کلمہ توحید کے فکری پہلو کو سوچتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے توحید کے کھلیان کو شرک کی چنگاری سے محفوظ رکھنے کے لیے اس طرح کے دیگر ارشادات بھی بیان فرمائے ہیں اور آپ ﷺ نے اس مسئلے میں اللہ کی خوشنودی کی خاطر، شرک کے خلاف سخت گیر موقف اختیار کیا کیونکہ آپ ﷺ لمحہ بھر کے لیے بھی کسی کو خدا کے اختیارات اور صفات میں برابر یا حصہ دار سمجھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔

لیکن مشرکین کی سینہ زوری دیکھیے کہ انھوں نے اولیاء کی تعظیم کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کو اپنایا اور اس کے حکم کی کھلم کھلا نافرمانی کی اور شیطان مردود کے دھوکے میں آکر کہنے لگے کہ یہ اولیا، مشائخ اور پیروں کی تعظیم ہے اور جس قدر ان کی تعظیم زیادہ ہوگی اتنا ہی ان کا قرب حاصل ہوگا اور ان کے دشمنوں سے براءت ہوگی۔

خدائے ذوالجلال کی قسم! بالکل اسی طریقے سے یعوق، یغوث اور نسر کے پجاریوں میں شرک داخل ہوا اور قیامت تک اسی راستے سے داخل ہوتا رہے گا۔ ان مشرکین نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اصل راستے سے ہٹ کر دو چیزیں جمع کر لی ہیں ایک تو محبت میں اتنا غلو کہ انہیں کچھ سے کچھ بنا دیا اور دوسری چیز ان کی واضح ہدایات سے مکمل طور پر روگردانی اور صریح مخالفت۔

## اہل توحید پر اللہ کا احسان

اہل توحید کو اللہ تعالیٰ نے بزرگان دین کے راستے پر چلنے کی ہدایت دی۔ وہ بزرگوں کو اسی مقام پر رکھتے ہیں جو اللہ نے انہیں بخشا اور انہیں خدائی اختیارات اور صفات میں شریک نہیں سمجھتے۔ بزرگوں کے متعلق مشرکین کے نظریہ کی نفی کرنا اور انہیں خدا کے دربار میں سفارشی نہ سمجھنا ہی ان کی عین تعظیم ہے اور ان کی اطاعت بھی، اور مشرکین ان کی محبت کی آڑ میں ان کی نافرمانی بھی کرتے ہیں اور تعظیم کی آڑ میں توہین بھی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ کسی انسان کی اتنی تعظیم کی جائے کہ اس کی قبر کو مسجد بنا دیا جائے۔ کیونکہ اس طرح اس کے لیے بھی خطرہ ہے اور اس کے ماننے والوں کے لیے بھی سخت فتنے کا خطرہ ہے۔

حضرت امام اثرم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ناسخ الحدیث ومنسوخہ میں لکھا ہے کہ قبرستان میں نماز ادا کرنا اس لیے منع فرمایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے۔ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

«جُعِلَ لِیَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَةُ وَالْحَمَّامُ» [1]

کہ "میرے لیے قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام زمین عبادت گاہ بنا دی گئی ہے۔"

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

«اَنَّ النَّبِیَّ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِی سَبْعِ مَوَاطِنَ» [2]

[1] سنن ابن ماجہ: کتاب المساجد والجماعات۔ ترمذی کتاب ابواب الصلوۃ، یہ حدیث جو اللیث کے حوالے سے مروی ہے یہ داود بن حصین کی حدیث سے زیادہ صحیح اور راجح ہے۔

[2] ترمذی۔ ابن ماجہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"آپ ﷺ نے قبرستان سمیت سات جگہوں میں نماز سے روکا ہے۔"
ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ قبرستان میں نماز، اس لیے مکروہ قرار دی گئی کہ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔

## قبروں پر میلے اور عرس

ان تمام خرابیوں کے علاوہ ایک اور خرابی یہ بھی ہے کہ قبروں کو عید یا عرس کی جگہ بنا دیا جائے۔

عید کی تعریف یہ ہے کہ کسی خاص جگہ پر یا خاص وقت پر ارادتاً آنا جانا۔ خاص وقت کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

« يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ مِنًى عِيدُنَا اَهْلُ الإِسْلَامِ »[1]

"کہ عرفات کا دن اور قربانی کا دن اور منی کے ایام ہم اہل اسلام کی عید ہیں۔"

خاص جگہ کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا:

« يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ أَبِهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَ لَا قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ » [2]

"اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے نذر مانی تھی کہ بوانہ کے مقام پر اونٹ

---

[1] ابو داود: کتاب الصوم، ترمذی: کتاب الصوم، نسائی فی المجتبی: کتاب المناسک۔ یہ حدیث اپنے تمام طرق کی وجہ سے صحیح ہے۔

[2] اس مفہوم کی تین احادیث وارد ہوئی ہیں ایک تو ثابت بن ضحاک سے اور یہ صحیح ہے دیکھیے تلخیص الحبیر: ۴/۱۸۰۔ اور دوسری عمرو بن شعیب بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ منقطع ہے اور تیسری میمونہ کے والد کردم بن سفیان سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں اپنے باپ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلی اور میں نے آپ کو دیکھا بھی تھا چنانچہ میرا باپ آپ کے قریب ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے لڑکا دیا تو میں بوانہ پر پچاس اونٹ ذبح کروں گا تو آپ نے فرمایا.....الخ۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، بغوی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قربان کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: ''کہ وہاں مشرکوں کا کوئی بت تو نہیں تھا؟'' یا ان کے خاص دنوں میں سے کوئی خاص دن تو نہیں تھا؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرلو۔''

آنحضورؐ نے اپنی قبر کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ

(( لَا تَجۡعَلُوۡا قَبۡرِیۡ عِیۡدًا )) ...... ''کہ میری قبر کو عید نہ بنانا۔''

عید کا لفظ ''معاودہ'' اور ''اعتیاد'' سے مشتق ہے۔ جب یہ لفظ کسی جگہ پر بولا جائے تو مراد وہ جگہ ہوتی ہے جس میں عبادت کی غرض سے اجتماع کیا جائے یا اس جگہ آنا جانا شروع کیا جائے جیسے مسجد حرام، منیٰ، مُزدلفہ، عرفہ اور مشاعر اسلام جن کو اللہ نے مسلمانوں کی عید کا دن بنایا ہے۔ اور مکانی عیدوں کے بدلے کعبۃ اللہ، عرفات، منیٰ اور مشعر الحرام کو عید بنایا۔

## مشرکین عرب قبل از اسلام عرس منایا کرتے تھے

مشرکین عرب اسلام سے پہلے اپنے بزرگوں کے آستانوں پر عرس منایا کرتے تھے۔[1] اس لیے اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے کائنات کے صلحاء اور بزرگوں کی قبروں سے بھی افضل قبر پر عرس منانے سے منع کر دیا تاکہ دوسری قبروں پر عرس منعقد کرنا بالاولیٰ منع ہو۔ سنن ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] (( لَا تَجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قُبُوۡرًا وَ لَا تَجۡعَلُوۡا قَبۡرِیۡ عِیۡدًا وَ صَلُّوۡا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ تَبۡلُغُنِیۡ حَیۡثُ کُنۡتُمۡ ))[2]

---

[1] جس طرح ہمارے ملک پاکستان میں خوش عقیدہ لوگ حج بیت اللہ سے پہلے یا بعد بزرگوں کے آستانوں پر حاضری دیتے ہیں اسی طرح مشرکین عرب بھی بیت اللہ کے حج سے پہلے یا بعد اپنے معبودوں کے آستانوں پر حاضری دیتے تھے۔[مختصر سیرت رسول، ص:۳۱]

[2] ابو داؤد: کتاب المناسك ، باب زیارة القبور، ج:۲، ص:۵۳٤، رقم: ۲۰٤۲، عن ابی هریرة۔ اس حدیث کی سند میں علی بن مستور کے علاوہ سب اہل بیت ہیں اور اسے ابن ابی شیبہ، ابویعلی، قاضی اسماعیل، امام احمد اور ابن ماجہ نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھیے تحذیر المساجد، ص:۱٤۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا اور میری قبر کو عید (میلہ یا عرس) نہ بنانا، مجھ پر درود پڑھنا کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے، خواہ تم کہیں بھی ہو اس روایت کی سند حسن ہے اور راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔"

مشہور محدث حضرت ابو یعلیٰؒ موصلی اپنی مسند میں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے زید بن حباب سے انھوں نے جعفر بن ابراہیم سے اور انھوں نے علی بن حسین سے اور علی نے اپنے باپ حضرت امام سید زین العابدین علی بن حسین سے بیان کیا ہے کہ

انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک گوشہ سے داخل ہو کر قبر کے پاس کھڑا ہو کر دعا مانگ رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور کہا:

"کیا میں تجھے اپنے نانا کا ارشاد نہ سناؤں جو میں نے اپنے باپ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ وہ یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۲ « لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا فَاِنَّ تَسْلِیْمَکُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ » (ق ۲/۳۲)

"کہ میری قبر کو عید (یعنی میلہ یا عرس) نہ بنانا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا کیونکہ تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود سلام پڑھو گے وہ مجھے پہنچ جائے گا۔" (لہٰذا محض سلام کی خاطر حاضر ہونے کی ضرورت نہیں)

حضرت امام سعیدؒ بن منصور اپنی کتاب سنن میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۳ « لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَ لَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَ صَلُّوْا عَلَیَّ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ »

"کہ میری قبر کو عید "جائے عرس" نہ بنانا اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنانا اور تم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھنا کیونکہ تمہارا درود مجھ کو پہنچے گا۔" (بحوالہ مذکور)

۴ حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبد العزیز بن محمد نے خبر دی کہ حضرت سہیل بن ابو سہیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں قبر کے پاس کھڑا تھا کہ سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے مجھے آواز دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے گھر کھانے میں مشغول تھے اور کہا کہ آؤ کھانا تناول کرو۔ میں نے کہا کہ مجھے کھانے کی طلب نہیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ

یہ کیا معاملہ ہے جو میں تجھے قبر کے پاس دیکھ رہا تھا؟

میں نے جواب دیا:

کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھ رہا تھا۔

تو انھوں نے فرمایا:

جب تو مسجد میں بیٹھے تو سلام پڑھ۔ پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«لَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا وَ لَا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ مَا اَنْتُمْ وَ مَنْ بِالْاَنْدُلُسِ اِلَّا سَوَاءٌ»

"کہ میرے گھر کو عید نہ بنانا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا۔ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو عبادت گاہ، (چلہ کشی کی جگہ) بنالیا اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں سے مجھ پر درود پڑھو گے وہ مجھے پہنچے گا۔ اس لحاظ سے تم اور اندلس والے برابر ہو۔"

یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور مختلف سندوں سے مروی ہیں اور یہ سندیں اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث کے مستند ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور پھر ان لوگوں کے نزدیک تو واقعی حجت قاطعہ ہیں جو مرسل کو تسلیم کرتے ہیں۔

لیکن یہ حدیث تو متصل سند سے مرفوعاً بیان ہو چکی ہے۔

شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اصل وجہ استدلال یہ ہے کہ جب سید الانبیاء علیہ السلام کی قبر پر عرس کرنا منع ہے جو روئے زمین پر سب سے افضل قبر ہے تو دوسری قبروں کی حیثیت اس کے مقابلے میں کیا ہے؟ جو ان پر عرس اور میلے منعقد کیے جائیں، خواہ وہ کسی کی بھی ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی فرمایا کہ:

"اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں نوافل اور تلاوت قرآن اور دعا کرتے رہا کرو ورنہ وہ قبروں کی طرح بن جائیں گے کیوں کہ قبرستان میں نماز اور تلاوت جائز نہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز ادا کرنے سے روک دیا اور گھروں میں نفل اور نماز کا حکم دیا اور یہ طرز عمل یہود و نصاریٰ کے خلاف ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کو عید بنانے سے منع کر کے فرمایا:

«وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ»

"کہ مجھ پر درود پڑھو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔"

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمہارا دور اور نزدیک ہونے میں کوئی فرق نہیں تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ تک پہنچ ہی جائے گا۔ لہٰذا تمہیں اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسے عید بناؤ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ایک یہودیانہ تحریف پر تبصرہ

چند مدعیان علم نے اہل توحید کی ضد میں آ کر عیسائیوں کی طرح اس حدیث رسول ﷺ کو معناً بدل ڈالا اور کہا:

کہ اس حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ آپ ﷺ کی قبر پر اکثر آنا جانا چاہیے اور یہاں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اور عرس کی طرح سال بعد نہیں بلکہ یہاں تو آنے جانے کا زور رکھنا چاہیے۔

غور فرماؤ! ان کی مذکورہ بالا معنوی تحریف کس قدر مقاصد رسول ﷺ کے خلاف ہے اور رات کو دن ثابت کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور کیا ہوسکتی ہے کہ جس خوفناک انجام کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے روکا، انھوں نے بھونڈے انداز سے اسے جھٹلا دیا اور آپ ہی کی طرف تدلیس اور تلبیس کی نسبت کی...... ﴿ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴾

اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا ارشاد رسول ﷺ...... (( لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا ))...... کو آپ ﷺ کی قبر پر کثرت سے جانے کے ثبوت میں پیش کرنا محض دجل وفریب ہے۔ اگر اس طرح کی تحریف توہین رسول ﷺ نہیں تو معلوم نہیں کہ توہین رسول اور کیا ہوگی۔

انھوں نے اپنے دجل وفریب کو انصار الرسول ﷺ پر تھوپنے کی شرمناک کوشش کی اور خود معصوم بننا چاہا۔[1]

---

[1] ان کی اس روش پر عربوں کا محاورہ چسپاں ہوتا ہے:

يَا لَلْعَجَبُ رَمَتْنِیْ بِدَائِهَا وَانْسَلَّتْ

''کہ تعجب ہے اس نے اپنی بیماری یا علت بد میری طرف منسوب کر دی اور خود کھسک گئی۔''

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق [مترجم]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یاد رکھو! شرک کے بعد، سب سے بڑا گناہ دین اسلام اور احکام رسول ﷺ کی لفظی یا معنی تحریف کرنا ہے اگر کوئی شخص آیات الٰہی اور احکام رسول کی خلاف ورزی کرے اور اپنے کیے پر نادم رہے وہ اتنا مجرم نہیں جتنا مجرم تحریف کا مرتکب ہے اور معصیت کرنے والے سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جو گناہ کو نیکی باور کرائے گا اور آیات الٰہی اور احادیث رسول ﷺ کو غلط معنی پہنائے گا۔ [1] کیونکہ انبیاء و رسل ؑ کے ادیان کو اسی طریقہ سے بدلا گیا تھا۔

اگر اللہ نے اپنے دین کی نصرت کرنے والے بے لوث اور مخلص علماء کو اپنے دین کا دفاع کرنے کی توفیق نہ دی ہوتی تو یہ دین بھی دین فروشوں اور شکم پرستوں کے ہاتھوں مسخ ہو چکا ہوتا۔

اگر «لَا تَجْعَلُوْا عِيْدًا» سے رسول اکرم ﷺ کا وہی مطلب ہوتا جو زیغ و کجروی والوں نے لکھا ہے تو آپ ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے سے کیوں روکا؟ اور بنانے والوں پر کیوں لعنت کی؟

جب آپ ﷺ نے اللہ کی عبادت کے لیے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اعتکاف بیٹھنے اور چلہ کشی کا حکم کیسے دے سکتے ہیں کہ لوگ وہاں تبرک کی غرض سے آتے جاتے رہیں اور سال بعد آنے کی روش ترک کردیں۔

اگر آپ ﷺ کا یہی مقصد ہوتا تو آپ ؐ اللہ سے یہ التجا کیوں کرتے کہ: ”اے اللہ میری قبر کو آستانہ نہ بنانا کہ اس کی پرستش کی جائے۔“

---

[1] مثلاً ہفتے کے روز مچھلی پکڑنے والے اگر اپنے فعل پر نادم رہتے اور اسے گناہ سمجھتے رہتے تو شاید وہ اس دنیا میں بندر اور خنزیر نہ بنتے لیکن جب انھوں نے دجل و فریب اور حیلہ سازی کرکے گناہ کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا اس لیے پیٹ کی خاطر قرآنی آیات اور احادیث کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے والے کو خوف خدا کرنا چاہیے۔[سلفی]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے والی ہستی یہ کیوں کہتی کہ اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ آپ ﷺ کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیا جائے گا تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو سرعام یا نمایاں بنایا جاتا اور آپؐ نے یہ کیوں فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو۔"

اور یہ معنی جو شرک اور تحریف کے مرتکبین کی سمجھ میں آیا ہے یہ اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی سمجھ میں کیوں نہ آیا۔

دیکھو! اہل بیت کے نامور فرزند سیدنا زین العابدین بن حسین بن امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ نے ایک آدمی کو قبر نبوی ﷺ کے پاس دعا مانگتے دیکھا تو اس کو فوراً روک دیا اور اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث پڑھی۔

غور کرو! کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کا مطلب آپؓ زیادہ سمجھتے تھے یا گمراہ مولوی ؟اسی طرح حضرت زین العابدین کے چچا زاد بھائی سیدنا حسن بن سیدنا حسن نے بھی قبر نبویؐ پر حاضری کے قصد کو مکروہ گردانا ہے اور آپ قصداً حاضری کو اتخاذ عید ہی سمجھتے ہیں۔ [1]

---

[1] واضح رہے کہ زیارت قبر نبوی مکروہ نہیں بلکہ قصد یعنی شد رحال مکروہ ہے۔ واضح رہے کہ حضرت امام صاحب نے حدیث رسولؐ «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ» کو صحیح اور برحق مانتے ہوئے حضرت سیدنا حسن بن حسن بن علی المرتضیٰ سے حاضری کے قصد کو مکروہ ثابت کیا ہے باقی رہا مسجد نبوی میں جا کر وہاں روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینا تو اس کا ایمان افروز تذکرہ آپ کے قصیدہ نونیہ میں پڑھیے آپ نے وہاں اسے ثوب والا عمل ثابت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جو طریقہ زیارت ہم نے بیان کیا ہے یہ اہل اسلام اور اہل ایمان کا طریقہ زیارت ہے وہ وہاں نہ تو سجدہ، طواف کرکے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور نہ ہی وہاں جہلاء کی طرح بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں اس مبارک عمل کا اجر قیامت کو ضرور ملے گا اس وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی ہمیں کسی قسم کا الزام دے یا ہم پر بہتان لگائے تو اللہ ہی قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا ہم اس زیارت کے منکر نہیں ہیں بلکہ بدعات کے منکر ہیں اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں باقی رہی حدیث رسول ﷺ کہ «لا تشد الرحال ......» وہ ثابت شدہ نص ہے اسے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارے استاد محترم امام ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غور کرو کہ اہل مدینہ اور اہل بیت عظام جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربِ نسب اور قربِ مکان کی سعادت حاصل ہے وہ حدیث رسول کے الفاظ «لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا» کو کس معنی پر محمول کرتے ہیں اور یہ بعد والے کس معنی میں؟

اگر ان مضلین کے دجل وفریب میں ذرا بھر بھی صداقت ہوتی تو اہل بیت عظام اور اہل مدینہ قبر نبویؐ پر حاضری کے زیادہ مستحق تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بنا بریں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مفہوم انھوں نے سمجھا، وہی درست اور صحیح ہے۔

## آستانوں پر حاضری کے دینی نقصانات

بزرگان دین کی قبروں پر عرس اور میلے منعقد کرنے کے خوفناک مفاسد کو اللہ ہی جانتا ہے اور ان خرابیوں کو دیکھ کر اسی شخص کے دل میں غیظ وغضب پیدا ہوتا ہے جو غیرت توحید اور عظمت الٰہی کی ہیبت سے معمور ہے۔« وَلٰكِنْ مَا لِجُرْحٍ بِمَيِّتٍ اِيْلَامُ »

”جس طرح میت کو زخم کا احساس نہیں ہوتا اس طرح مشرکوں کو بھی شرک جیسے کینسر کا احساس نہیں ہوتا۔“ اور وہ نقصانات یہ ہیں۔

ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا، ان کا طواف کرنا، اور بوسہ لینا، قبروں کو ہاتھ لگا کر چہروں پر ملنا، اصحاب قبور کی عبادت کرنا اور ان سے رزق مدد اور سلامتی کی دعا مانگنا، انہیں حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا اور وہاں وہ تمام کام کرنا جو بت پرست اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مزاروں پر حاضری کے وقت پجاریوں کا خشوع وخضوع

چنانچہ تم غالی قسم کے آستانہ پرستوں کو دیکھو گے کہ وہ عرس کے دن دور سے ہی سواریوں سے اتر پڑتے ہیں اور پیدل چل کر مزار یا آستانے پر حاضری دیتے ہیں اور اس کے سامنے پیشانیاں (ماتھے) ٹیکتے ہیں اور زمین کو بوسہ دیتے ہیں اور سروں کو برہنہ کرتے ہیں ان کی چیخ و پکار بلند ہوتی ہے اور غشی کی حد تک روتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے حاجیوں سے بھی بڑا ثواب کما لیا ہے، یہ ان سے مدد مانگتے ہیں جو نہ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کسی کو زندہ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ (درحقیقت) قبر والے سے باآواز بلند فریاد کرتے ہیں اور قبر کے پاس دو رکعت نماز ادا کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے قبلہ رخ نماز ادا کرنے والوں سے زیادہ نفع کمایا ہے۔ چنانچہ تم انہیں دیکھو گے کہ قبر کے اردگرد رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور میت سے رضا مندی اور فضل تلاش کرتے ہیں۔

درحقیقت انھوں نے اپنی ہتھیلیاں خسارے اور محرومی سے بھری ہوتی ہیں۔

غیر اللہ بلکہ شیطان کی خاطر قبروں پر آنسو بہائے ہوتی ہیں اور میت سے حاجت روائی اور مشکل کشائی اور آفات ومصائب سے سلامتی کی دعا کی ہوتی ہے پھر وہ قبر کے اردگرد دو زانوں ہوتے ہیں اور اسے اس بیت الحرام کے ساتھ مشابہت دیتے ہیں جسے اللہ نے جہان والوں کے لیے مبارک اور ہدایت کا مینار بنایا ہے پھر وہ قبر کو ایسے ہی بوسہ دیتے ہیں جیسے حاجی حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور برکت کی خاطر اس کو ایسے ہی ہاتھ لگاتے ہیں جیسے رکن یمانی کا استلام کیا جاتا ہے پھر وہ قبر پر پیشانی ٹکاتے ہیں اور رخسار رگڑتے ہیں اور ایسی گریہ زاری کرتے ہیں جو اللہ جانتا ہے کہ سجدوں میں اللہ کے آگے بھی نہیں کرتے۔

پھر حج قبر کے مناسک ادا کرنے کے بعد سر منڈاتے ہیں یا بال کٹاتے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ آستانے سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں جبکہ اللہ کے ہاں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

پھر وہ آستانے پر نذرانے دیتے ہیں اور جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کی نمازیں اور قربانیاں غیر اللہ کے لیے ہوتی ہیں پھر جب وہ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔

جب وہ آستانے کی حاضری کے بعد واپس آتے ہیں تو کٹر غالی مشرک ان سے کہتے ہیں کہ اپنے اس حج قبر کا ثواب مجھے دے دے اور مجھ سے حج بیت اللہ کا ثواب لے لے تو وہ جواب دیتے ہیں۔ ہرگز نہیں! اگرچہ تم ہر سال کے حج بیت اللہ کا ثواب بھی دو۔ (العیاذ باللہ)

یہ جو ہم نے ان کی منظر کشی کی ہے، یہ مبالغے پر مبنی نہیں اور نہ ہی ہم نے ان کی مکمل ضلالتوں کا احاطہ کیا ہے کیونکہ ان کے افعال وہم وگمان سے بالا ہیں۔ قوم نوح کے بت پرستوں کی ابتداء ایسے ہی کاموں سے ہوئی تھی اور ہر ذی شعور اور عقل و دانش والا انسان جانتا ہے کہ اس خطرناک ذریعے کو بند کرنا بہت ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اسی وجہ سے شرک اکبر تک پہنچانے والے تمام کاموں سے روک دیا کیونکہ آپ ﷺ خوب جانتے تھے کہ قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنے والے اور وہاں چراغاں کرنے والے، چلّہ کاٹنے والے بالآخر شرک اکبر تک پہنچ جائیں گے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور ایسا کرنے سے روکا ہے بس خیر اور ہدایت آپ ﷺ کی اتباع میں ہے اور شر و ضلالت آپ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت میں ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ایک بصیرت افروز تجزیہ

میں نے اس موضوع پر امام ابو الوفاءؒ ابن عقیل کا شاندار تجزیہ دیکھا ہے جسے میں ان کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں:

امام صاحب فرماتے ہیں کہ جب جُہلاءِ امت پر شریعت کے احکامات گراں گزرے تو انھوں نے ان پر عمل کی بجائے شخصیتوں کی خود ساختہ تعظیم شروع کر دی اور یہ بات انہیں نہایت آسان معلوم ہوئی کیونکہ اس طرح انھیں کسی کی فرماں برداری نہیں کرنی پڑتی (آگے فرمایا) وہ میرے نزدیک ان خرافات کے مرتکب ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔ مثلاً بزرگوں کی قبروں کی ایسی تعظیم کرنا جس سے ہمارے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہؐ نے روکا ہے جیسے ان پر چراغاں کرنا، انھیں رنگ روغن کرنا اور بوسہ دینا، انھیں معطر کرنا اور ان کی زیارت کا پروگرام طے کر کے ان کی طرف سفر کرنا اور لات وعزّیٰ کے پجاریوں کی تقلید کرتے ہوئے وہاں کے درختوں پر (رنگ برنگے) کپڑے لٹکانا (علاوہ ازیں قبروں میں مدفون بزرگوں کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارنا اور درخواستیں لکھنا کہ میرے آقا مجھے فلاں کچھ بنا دو اور پھر وہاں سے تبرکاً مٹی لینا۔

ان کے نزدیک یہ امر قابل افسوس ہوتا ہے کہ کوئی آدمی کف کے آستانے کا بوسہ نہ لے اور بدھ کے روز مسجد کی پینٹ شدہ پکی اینٹوں کو مسح نہ کرے اور جنازہ اٹھانے والے "الصدیق ابوبکر" اور "محمد وعلی" نہ کہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اسے بھی قابل مذمت سمجھتے ہیں جو اپنے باپ کی قبر کو پکا نہ بنائے یا وہاں کپڑے نہ پھاڑے اور اس کی قبر پر عرق گلاب نہ بہائے ۔انتہی اور جب تم قبروں کے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات کا موازنہ آج کل کے مسلمان مشرکوں کے افعال سے کرو گے تو اسے ایک دوسرے کے صریح خلاف پاؤ گے۔ مثلاً

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فرمان رسول اللہ ﷺ......اور مسلمان مشرکوں کا ردِّ عمل

1. آپ ﷺ نے قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔
   ..........لیکن یہ قبروں کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں۔
2. آپ ﷺ نے قبروں کو عبادت گاہ بنانے سے روکا ہے۔
   ..........لیکن یہ وہاں مسجدیں تعمیر کرتے ہیں اور انہیں آستانہ عالیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور خانہ خدا کی مشابہت کرتے ہیں۔
3. آپ ﷺ نے ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے
   ..........لیکن یہ وہاں چراغ روشن کرتے ہیں۔
4. آپ ﷺ نے انہیں عید بنانے سے منع کیا ہے۔
   ..........لیکن یہ وہاں عرس کرتے ہیں اور وہاں عید کی طرح بڑے اہتمام سے جاتے ہیں۔
5. آپ ﷺ نے انہیں قبریں برابر کرنے کا حکم دیا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابو الھیاج اسدی سے فرمایا:

«اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَ لَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ»[1]

”کہ میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ مجسموں اور مورتیوں کو مٹا دینا اور بلند قبروں کو زمین کے برابر کر دینا۔“

---

[1] مسلم: کتاب الجنائز باب الامر بتسویة القبر، ج:۲،ص:٦٦٦۔ اس کی دوسری سند میں یہ الفاظ بھی ہیں: «وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتَهَا» (کہ ان پر بنی ہوئی، تصویروں کو مٹا دینا) ابو داود: کتاب الجنائز، باب فی تسویة القبر، ج:۳،ص:٥٤٨، ترمذی: کتاب الجنائز، باب ما جاء فی تسویة القبر، ج:۳،ص:۳٦٦، نسائی فی المجتبی: کتاب الجنائز، ج:۳،ص:۸۸

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح صحیح مسلم میں ثمامہ بن شفیؒ سے مروی ہے کہ ہم فضالة بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روم کی سرزمین پر واقع شہر بردوس میں گئے۔ وہاں ہمارا ایک ساتھی فوت ہوگیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر برابر کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ میں نے سید المرسلین ﷺ سے سنا تھا ''وہ قبر برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔''

لیکن یہ لوگ ان دونوں حدیثوں کی مخالفت کرتے ہیں اور ڈٹ کر کرتے ہیں انھیں گھر کی طرح زمین سے بلند کرتے ہیں اور ان پر قبے تعمیر کرتے ہیں۔

حالانکہ آنحضرت ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

«نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَ اَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ»[1]

کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ قبر پکی بنائی جائے یا اس پر بیٹھا جائے یا اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔''

............لیکن یہ لوگ قبروں کو پکی اینٹوں سے بناتے ہیں اور چونا گچھ کرتے ہیں اور سنگ مرمر لگاتے ہیں۔ (بلکہ وہاں فیض روحانی حاصل کرنے کی غرض سے چلے کاٹتے ہیں)

٦ آپ ﷺ نے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا۔

............لیکن یہ لوگ ان پر بورڈ بنا کر قرآن کی آیتیں لکھتے ہیں۔

---

[1] مسلم: کتاب الجنائز / باب فی تسویة القبر، ج:۳،ص:٥٤٨، ترمذی: کتاب الجنائز، باب النهی عن تجصیص القبور والبناء علیه، ج:۲،ص:٦٦٧، ترمذی: کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة تجصیص القبور والکتابة علیها، ج:۳، ص:٣٦٨، ابن ماجه: کتاب الجنائز، ج:۱،ص:٤٩٨، مسند احمد، ج:۳،ص:۳۳۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## پکی قبروں کے خلاف سلف صالحین کے فتوے

- خلیفہ راشد اور مشہور عادل حکمران امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے قبر پختہ کرنے سے منع کیا اور وصیت کی کہ میری قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔
- حضرت اَسوَد بن یزید رضی اللہ عنہ جو مستجابُ الدّعوات بزرگ تھے، وصیت کی تھی کہ میری قبر پختہ نہ کرنا۔
- حضرت ابراھیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبروں کو پختہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا تھا کہ مجھ پر خیمہ نہ لگانا۔
- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قبر پر خیمہ لگانے سے منع کر دیا تھا۔

ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ قبر پرستوں اور عرس بیتوں اور وہاں چراغاں کرنے والوں اور وہاں مساجد اور قبے بنانے والوں نے صریحاً فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کی ہے اور آپ ؐ کی لائی ہوئی شریعت سے انحراف کیا ہے اور قبروں پر مساجد تعمیر کرنا اور وہاں چراغاں کرنا کبیرہ گناہ اور جرم عظیم ہے فقہاء کرامؒ اور اصحاب امام احمدؒ نے ایسا کرنے کو صریحاً حرام لکھا ہے چنانچہ حضرت امام ابو محمد مقدسیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قبروں پر چراغاں کرنے کو جائز قرار دیا جائے اور کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت نہیں کی تو بھی ضیاع مال ہے اور قبروں کی ایسی تعظیم ہے جو شریعت میں جائز نہیں اور بتوں کی تعظیم کے مشابہ ہے اور وہاں مساجد تعمیر کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

« لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُمَا صَنَعُوْا » [ متفق علیه]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"کہ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے۔ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ آپ ﷺ ان کے اس فعل سے ڈرا رہے تھے۔"

اور حضرت امّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی قبر اس لیے سرعام نہیں بنائی گئی کہ کہیں وہ سجدہ گاہ نہ بن جائے کیونکہ قبروں کے پاس نماز ادا کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے (بزرگوں کی تصویروں) اور بتوں کے تقرب کی خاطر انہیں سجدہ کیا جائے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ بت پرستی کی ابتداء فوت شدہ بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم اور ان کے پاس عبادت کرنے سے ہوئی تھی۔

## مشرکین کی خودسری کی انتہا

اور اب معاملہ یہاں تک بگڑ چکا ہے کہ کٹر مشرکین نے قبروں کا حج بھی شروع کر دیا ہے اور اس کے لیے ایک کتاب بھی لکھ دی ہے جس کا نام " مناسك حج المشاهد" یعنی آستانوں کے حج کے آداب۔

ان لوگوں نے آستانوں کو بیت اللہ شریف کے مشابہ کر دیا ہے اور ان کا یہ فعل بلاشبہ دین اسلام سے بغاوت ہے اور انھیں بت پرستوں کے دین میں داخل کرتا ہے۔

قبروں کے متعلق حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشادات کا موازنہ، مسلمان مشرکوں کے اعمال سے کیا جائے تو روز روشن کی طرح صاف معلوم ہو جائے گا کہ واقعی ان کے افعال اتنی بڑی خرابیوں کا منبع ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔ مثلاً

1. قبروں کی ایسی تعظیم جو شرک میں مبتلا کر دے۔
2. انہیں جائے عرس یا عید بنانا۔
3. ان کی طرف بڑے اہتمام سے سفر کرنا۔
4. انہیں بت پرستوں کی طرح پوجنا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



⑤ وہاں فیض روحانی کی خاطر اعتکاف بیٹھنا (یہ فیض روحانی انہیں مسجدوں میں نہیں ملتا)

⑥ ان کا مجاور بننا۔

⑦ کعبۃ اللہ کی مشابہت کرتے ہوئے ان پر پردے ڈالنا۔

⑧ وہاں کی مجاورت کو بیت اللہ الحرام کی مجاورت پر ترجیح دینا۔

⑨ آستانے کی صفائی کو مسجد کی صفائی سے افضل ماننا۔ [1]

⑩ اور جس رات آستانوں پر چراغ نہ جلے، وہ رات ان لوگوں کے نزدیک بڑی منحوس ہوتی ہے۔

⑪ اصحاب قبور اور مجاروں کے لیے نذریں ماننا۔

⑫ مشرکوں کا یہ اعتقاد کہ انہیں پکارنے سے مظلوم کو مدد اور خوف زدہ کو پناہ ملتی ہے اور ان کے وسیلے اور واسطے سے مشکل حل ہوتی ہے اور ضرورت پوری ہوتی ہے نیز وہاں دعا مانگنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے اور بلائٹل جاتی اور بارش بھی برستی ہے۔

⑬ وہاں چراغاں کر کے اور مساجد تعمیر کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے اور برحق رسول کی لعنت کا مستحق بننا اور وہاں شرک اکبر کا انعقاد کرنا۔

⑭ قبروں میں مدفون نیک بزرگوں کو مشرکین کے شرک سے تکلیف پہنچنا۔

---

[1] پاکستانی اخبارات نے خبر شائع کی تھی کہ مشہور بلند قامت مشرک عالم چنا کو بیت اللہ میں صفائی کی خدمت کی پیش کش ہوئی لیکن اس نے شہباز قلندر کے خود ساختہ مزار کی صفائی اہم کھی اور اس کی خاطر بیت اللہ کو چھوڑ دیا۔ (العیاذ باللہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## قبروں پر حج اکبر منعقد کرنا[1]

آپ اس حقیقت پر غور کر کے حیران ہوں گے کہ اصحاب قبور کو خوش عقیدہ مشرکوں کے اعمال سے تکلیف پہنچتی ہے اور وہ ان کی خود ساختہ اور غیر شرعی حرکتوں سے نالاں ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عیسائیوں کے طرز عمل سے ناراض ہیں اور اس طرح جن انبیاء اور اولیاء و مشائخ کی قبروں پر عرس اور میلے منعقد ہوتے ہیں اور اللہ کے ساتھ ساتھ ان سے بھی استمداد کی جاتی ہے وہ یقیناً اس سے دکھ اٹھاتے ہوں گے کیونکہ حشر والے دن وہ ان کی خوش عقیدہ غیر شرعی حرکتوں سے لاتعلقی کا اعلان کریں گے۔ قرآن حکیم میں ہے:

﴿ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ . قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ . وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴾[فرقان:۱۸،۱۹]

’’اور جس دن اللہ ذوالجلال ان کو اور ان کو جنھیں وہ خدا کے سوا پوجتے تھے، جمع کرے گا اور ان سے فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا

---

[1] علامہ اقبال فرماتے ہیں:

اے کہ بر بیت الحرام بیداد کرد — اے کہ مسلم را لجج ایجاد کرد
عرس را از حج گراں پائی شمرد — تاحق بطحا و یثرب ہم ببرد
حکمت ایں سادہ و آساں گزار — حلقہ راداد مرکز صد ہزار

(مکاتب اقبال)

اے (چالاک گدی نشیں) تو نے بیت اللہ شریف پر ظلم ڈھایا کیونکہ تو نے (مزاروں پر بیت اللہ کے حج کی طرح) مسلمان کے لیے حج (عرس) ایجاد کرلیا اور عرس کو حج بیت اللہ سے افضل اور اہم قرار دیا اور اس طرح سے تو نے بیت اللہ اور مدینہ منورہ کا حق غصب کر لیا اور اس آسان اور سادہ تدبیر سے تو نے مسلمانوں کو مرکزی روحانی اجتماع کو (چھوٹے چھوٹے سے) لاکھ مراکز میں تقسیم کردیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے، خود ہمارے لیے جائز نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو کارساز (حاجت روا) بنا لیتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (باوجود شرک کے) نعمتیں دیں یہاں تک کہ وہ قرآن کی نصیحت کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔"

اس سوال و جواب کو ذکر کرنے کے بعد، اللہ نے مشرکوں کو یوں خطاب کیا:

﴿ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا . وَ مَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴾

"تو انھوں نے تم کو تمھاری بات (تمہارے خود ساختہ عقیدے) میں جھٹلا دیا۔ بس اب تم (عذاب) کو نہ پھیر سکتے ہو اور نہ مدد لے سکتے ہو اور جو کوئی تم میں سے ظلم (شرک) کرے گا۔ ہم اس کو بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔"

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ﴾ [مائدہ:۱۱٦]

اور (قیامت کے روز) جب اللہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو کہے گا کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالو؟ تو عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے، اے اللہ تو پاک ہے۔ (بھلا) میں وہ بات کیوں کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔"

ملائکہ کرام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُونَ﴾ [سبا: ٤١،٤٠]

"اور جس دن (اللہ) سب مخلوق کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا، کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو کارساز تو ہی ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ جنات کو پوجتے تھے اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے۔"

- قبروں کی مشرکانہ حد تک تعظیم کی یہ خرابی بھی ہے کہ انہیں عبادت گاہ بنانے اور وہاں چراغاں کرنے سے یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہوتی ہے۔
- اور پھر یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت اور ان کے طریقے سے بغاوت بھی ہے نیز انہیں ایذا اور تکلیف پہنچانے کے ساتھ ساتھ عظیم گناہ بھی ہے۔
- اور پھر بڑی خرابی سنت کا بند ہونا اور بدعات کا جاری رہنا ہے اور ان قبروں کو اللہ کے محبوب گھروں (مساجد) پر ترجیح دینا ہے کیونکہ قبر پرست وہاں اتنے احترام اور تعظیم اور خشوع وخضوع اور رقت قلب وحضور قلب کا مظاہرہ کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے اور آستانوں کے سامنے عاجزی کا ایسا مظاہرہ کرتے ہیں جو مسجد میں قطعاً نہیں کرتے اور ان کے ایسے عقائد و اعمال سے آستانے آباد ہوتے ہیں اور مسجدیں ویران ہوتی ہیں اور ایسا کرنے والے بالکل دین رسول ﷺ کا الٹ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رافضی حضرات چونکہ علم اور دین سے کوسوں دور ہیں اس لیے انھوں نے دین سے دوری اور علم و ہدایت سے بُعد کی وجہ سے آستانوں کو آباد کیا اور مساجد کو ویران کیا ہے۔
- اور ان خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے ہادی سیدنا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت اس لیے شروع کی تھی کہ آخرت یاد رہے اور میت کو نیکی پہنچے اور اس کے لیے رحمت کی دعا کی جائے اور اللہ سے ان کے لیے عافیت اور بخشش کا سوال کیا جائے۔ اس طریقے سے قبروں کی زیارت کرنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



والا اپنے حق میں اور میت کے حق میں نیکی کرنے والا ہوتا ہے۔لیکن گمراہ مشرکین نے اسکا الٹ کرلیا اور زیارت قبور کو شرک کا ذریعہ بنا لیا اور وہاں حاجت براری کی دعائیں شروع کردیں اور نہیں دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کے لیے پکارنا شروع کردیا۔ اس طرح اپنا بھی برا کیا اور میت کا بھی اور یہ ساری مصیبت اور معصیت، سنت رسول ﷺ سے انحراف کا نتیجہ ہے کیونکہ رسول اللہؐ نے صرف ان کے لیے دعائے مغفرت اور دعائے بلند درجات کا حکم دیا تھا۔

## جناب رسول کریمؐ کا طریقہ زیارۃ قبور

اب اس طریقہ زیارت کو ملاحظہ فرمائیں جو اللہ رب العزت نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعے مشروع فرمایا۔ پھر اس کا موازنہ، مشرکین کے طریقہ زیارت سے کریں جو شیطان نے ان کے لیے وضع کیا ہے پھر اپنے لیے طریقہ رسولؐ پسند کرلیں۔

① ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ ان کی باری کو جب کبھی رات کے پچھلے پہر، جنت البقیع کی طرف جاتے تھے تو فرماتے:

«اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم دَار قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُم اغْفِر لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ» [1]

"گھروں والے مومنو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ تمہارے پاس کل وہ حقیقت آئی جس کا تم وعدہ کیے گئے۔ باقی قیامت کو آئے گی اور ان شاء اللہ

---

[1] مسلم: کتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، ج:۲،ص:۶۶۹، کتاب الطهارة، ج:۲،ص:۲۱۸، ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب مايقول اذا زار القبور، ج:۳،ص:۵۵۸

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ اہل بقیع کو معاف کر دے۔"

② دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا آپ کا رب آپؐ کو حکم دیتا ہے کہ اہل بقیع کے پاس جاؤ، اور ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے پیارے رسولؐ سے گزارش کی کہ میں وہاں جاؤں تو کیا کہوں۔ فرمایا کہو:

(( اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ)) [1]

"اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔"

③ صحیح مسلم میں سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

(( کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمُقَابِرِ اَنْ یَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَالُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ )) [2]

"کہ آپ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں گھروں والے مومنو اور مسلمانو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔"

④ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسلم: کتاب الجنائز، بحوالہ مذکورہ بالا یہ دعا طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

[2] مسلم: کتاب الجنائز، ج:۲، ص:۶۷۱، سنن دارمی: کتاب المقدمۃ، باب فی وفات النبیؐ، ج:۱، ص:۳۶، لیکن اس میں لفظ یہ ہیں: (( السلام یا اھل المقابر )) مسند احمد، ج:۳، ص:۴۸۹۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



« كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَ لَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا » [1]

''کہ میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا۔ اب تم میں سے جو چاہے وہ زیارت کرسکتا ہے۔ لیکن وہاں بے فائدہ بات نہ کہنا۔''

اللہ کے آخری اور محبوب پیغمبر ﷺ نے پہلے لوگوں کو زیارت قبور سے روک دیا تھا تاکہ آستانوں کی پوجا کا دروازہ بند ہو۔

جب توحید الٰہی دلوں میں جڑ پکڑ گئی تو جائز طریقے پر زیارت کی اجازت دی اور غیر شرعی حرکات سے روک دیا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف زیارت کرے، وہ منع ہے اور قبر کے پاس حاجت روائی اور مشکل کشائی کی درخواست کرنا بہت بڑا جرم ہے اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور وہاں فعلی اور قولی شرک سے بڑا جرم اور کونسا ہوسکتا ہے؟!

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

« زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ » [مسلم]

''کہ قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں۔''

⑥ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الکونین ﷺ نے فرمایا:

« اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ »

[مسند احمد]

''کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا۔ اب کیا کرو کیونکہ وہ آخرت یاد دلاتی ہے۔''

[1] مسلم: كتاب الجنائز، باب استيذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر امه، ج:٢، ص:٦٧٢، ابو داؤد: كتاب الجنائز، باب فى زيارة القبور، ج:٣، ص:٥٥٨، ترمذى: كتاب الجنائز، باب ما جاء فى الرخصة فى زيارة القبور، ج:٣، ص:٣٧٠

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہی روایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے لیکن اس میں« فانها تزهد في الدنيا » کے الفاظ آئے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا میں زاہد بناتی ہے اور مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے لیکن آخری الفاظ یہ ہیں:

« فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيهَا عِبْرَةً »

''کہ ان کی زیارت کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے۔''

یہ ہے وہ زیارت، جو اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے اپنی امت کے لیے جائز رکھی اور اس کی تعلیم دی۔

## غور و فکر کا مقام

اس طریقہ رسولؐ میں بھلا کوئی ایسی چیز ہے جو مشرکوں اور بدعتیوں نے اپنا رکھی ہے کیا یہ سچ بات نہیں کہ انھوں نے مکمل طور پر شریعت رسول کا الٹ کر رکھا ہے۔

کیا خوب فرمایا مدینۃ الرسولؐ کے امام حضرت مالک بن انسؒ نے کہ:

« لَنْ يُصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا »

''کہ اس امت کے بگاڑ کی اصلاح کا وہی طریقہ کارگر ہوگا جو پہلوں نے اپنایا۔''

یعنی باقی طریقے تو شجرہ خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑنے کی بجائے شاخیں کاٹنے کے مترادف ہیں حالانکہ جب تک جڑ سے نہ اکھاڑا جائے، وہ پھیلتا ہی رہے گا اور جب امتوں کا اپنے نبیوں کے طریقوں سے تمسک کمزور ہوا اور ان کے ایمان میں کمزوری آئی تو انھوں نے اپنے طور پر بدعات اور شرک کو فروغ دینا شروع کر دیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اسلاف کرام کی احتیاط

اب ذرا خیر القرون کے بزرگوں کی احتیاط ملاحظہ فرمائیے کہ انھوں نے کس طرح توحید کو شرک سے خالص رکھا اور شرک کی شباہت سے بھی نفرت کرتے ہوئے سنت کی بجا آوری میں بھی احتیاط برتی۔

۱۔ جب کوئی ان میں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام پڑھنے کے بعد دعا کا ارادہ کرتا تو اپنا منہ کعبہ شریف کی طرف کر لیتا اور قبر انور کی دیوار کی طرف پیٹھ کر لیتا۔ پھر دعا مانگتا۔ [1]

۲۔ حضرت سلمہ بن وردان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خادم رسول ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کے محبوب پیغمبر ؐ پر سلام بھیج کر قبر کی دیوار کی طرف پیٹھ کر کے دعا مانگتے۔

۳۔ اور ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ ؒ، امام مالک بن انس، امام شافعی ؒ، امام احمد ؒ) نے فتویٰ دیا ہے کہ آدمی دعا کے وقت قبلہ رخ ہو اور قبر کے پاس دعا نہ مانگے کیونکہ دعا عبادت ہے چنانچہ ترمذی شریف میں حسن سند سے مروی ہے:

(( اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ )) [2]

ہمارے اسلاف کرام ؒ نے عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص رکھا اور قبروں کے پاس وہی کچھ کیا جس کی اللہ کے رسول ﷺ نے تعلیم دی کہ قبر والوں کے لیے

---

[1] شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم"، ص:۱۱۰ میں فرماتے ہیں کہ امام احمد ؒ اور امام مالک بن انس ؒ کے اصحاب مذہب کا فتویٰ ہے کہ جب کوئی حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام پڑھے اور اس کے علاوہ کوئی جائز چیز پڑھنا چاہے اور اس کے بعد وہ دعا مانگنا چاہے تو وہ اپنا رخ قبلہ کی طرف کرے اور حجرہ مبارکہ کو اپنی بائیں جانب رکھے۔

[2] جامع ترمذی: کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر سورہ (۲) ص:۲۱۱ و قال هذا حديث حسن صحيح، ابن ماجه: كتاب الدعا، باب فضل الدعا، ج:۲، ص:۱۲۵۸، مسند احمد، ج:۴، ص:۲۶۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



استغفار کیا جائے اور ان کے لیے اللہ سے رحمت کی دعا کی جائے کیونکہ فوت شدگان کے اعمال (سوائے صدقہ جاریہ کے) منقطع ہو گئے اور اب وہ زندہ لوگوں کی دعا کے محتاج ہو گئے جو ان کے لیے اللہ سے بخشش کی سفارش کریں۔

۱۔ اسی لیے فوت شدہ پر وہ دعائیں وجوباً اور استحباباً مشروع ہیں جو زندوں کے لیے نہیں۔ چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاءؑ نے ایک جنازہ پر دعا پڑھی جو میں نے حفظ کر لی۔ وہ یہ ہے

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَ عَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَ اَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَ وَسِّعِ مَدْخَلَہٗ وَاَغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَ اَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَ زَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَأَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ»[۱]

"اے میرے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحمت فرما، اسے سلامتی میں رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمانی اچھی کر اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے تو نے پاک کیا اور اسے دنیاوی گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اس کو عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔"

صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں، مجھے اس وقت خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ پڑھتے سنا۔

---

[۱] مسلم: کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلوٰۃ، ج:۲، ص:٦٦٢، ٦٦٣، ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الدعا فی الصلوٰۃ علی الجنائز، ج:۱، ص:٤٨٠

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



« اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَھَا وَ اَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَ عَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَهٗ » [1]

''اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا اور تو نے اسے اسلام کی طرف ہدایت دی اور تو نے اس کی روح قبض کی اور تو اس کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے ہم سفارش کے لیے حاضر ہیں۔ اسے معاف فرما۔''

۳۔ سنن ابو داود میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ » [2]

''کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو دل کی گہرائیوں سے دعا کرو۔''

۴۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّھُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شَفِعُوْا فِیْهِ » [3]

''کہ جب کسی میت پر سو مسلمان جنازہ پڑھیں اور اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مسلمان میت پر چالیس توحید پرست مسلمان جنازہ پڑھیں تو اللہ ان کی سفارش قبول کرتا ہے۔ [4]

یہ ہے مقصد، میت پر نماز جنازہ پڑھنے کا کہ اس کے لیے دعا و استغفار کی جائے

---

[1] مسند احمد، ج:۲، ص:۲۵۶، ۲۴۵

[2] ابو داؤد: کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، ج:۳، ص:۵۳۸

[3] مسلم: کتاب الجنائز، باب من صلّی علیه مائة شفعوا فیه، ابن ماجه: کتاب الجنائز، ج:۱، ص:۴۷۷، نسائی: کتاب الجنائز، باب فضل من صلّی علیه مائة

[4] مسلم: کتاب الجنائز، ج:۲، ص:۶۵۵، ابو داؤد: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۵۱۷

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اس کی بخشش کی سفارش کی جائے۔

اور وہ جب قبر میں چلا جاتا ہے تو دعاؤں کا اور زیادہ محتاج ہو جاتا ہے کیوں کہ اب وہ سوال و جواب کا سامنا کرنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا معمول تھا کہ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہوجاتے اور فرماتے:

« سَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَالُ » [1]

''کہ اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو، اب اس سے سوال کیا جائے گا۔''

ان صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ میت دفن کے بعد دعا کی محتاج زیادہ ہوتی ہے۔ جب ہم اس کی نماز جنازہ پڑھیں تو اس کے لیے دعا کریں نہ کہ اس کے وسیلے سے اپنے لیے مانگیں۔

ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ کے حضور اسکے لیے سفارش کریں۔ نہ کہ اس کو اپنا سفارشی بنائیں۔

## مسلمان مشرکین کا افسوس ناک طرز عمل

اہل شرک وبدعت نے اس معاملے میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے حکم کو یکسر پس پشت ڈال کر میت سے اپنے لیے دعا مانگنی شروع کر دی اور اس کے لیے سفارش طلب کرنے لگے۔

اور زیارت قبور کے اس مقصد کو جو رسول اللہ ﷺ نے میت کے حق میں نیکی اور آخرت کی یاد دہانی کے لیے مشروع فرمایا، اسے میت سے حاجت روائی اور مشکل کشائی میں بدل ڈالا اور اللہ کو اس کے نام کی قسم دینی شروع کر دی۔

اور اس کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیا اور اس کے سامنے اپنے لیے دعا کے وقت ایسے خشوع اور خضوع اور حضور قلب کا مظاہرہ کیا جو سحری کے وقت مسجدوں میں اللہ کے

[1] ابو داؤد: کتاب الجنائز، ج:۳، ص:۵۵۰، مستدرک حاکم، ج:۱، ص:۳۷۰، وقال صحیح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سامنے انہیں کبھی نصیب نہیں ہوا۔

اگر فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے وسیلے سے دعا کرنا یا ان کی قبروں کے پاس اپنے لیے دعا مانگنا درست اور جائز ہوتا تو اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اس سے پیچھے رہ جاتے اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس امت کے افضل انسان جن کو سید المرسلین ﷺ کی زبان اطہر سے خیر القرون ہونے کا سرٹیفکیٹ ملا ہو۔ وہ ایسے عمل سے غافل رہے ہوں اور بعد والوں کو اس کا علم ہوا ہو (اللہ کے بندو وہ کام کیوں کرتے ہو جس کا حکم نہیں ہے اور وہ بات کیوں کہتے ہو جس کا اِذن نہیں ہے۔)

یہ ہے وہ طریقہ جسے آنحضرت ﷺ نے ۲۳ سال تک اختیار کیا حتی کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اور یہی خلفاء راشدینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی سنت ہے اور تابعین عظامؒ کا طریقہ ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔

## آستانہ پرستوں کو چیلنج

کیا روئے زمین پر بسنے والا کوئی انسان کسی صحیح یا حسن یا ضعیف یا منقطع سند سے ثابت کرسکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین عظامؒ میں سے کسی کو حاجت پڑتی تھی تو وہ آستانوں پر جاتے ہوں اور وہاں دعا کرتے ہوں یا بوسہ لیتے ہوں۔ چہ جائیکہ وہ وہاں نماز پڑھیں یا ان کے واسطے وسیلے سے مانگتے ہوں۔ اگر کوئی ایسا قول یا فعل ہے تو دکھاؤ بلکہ حرف بھی ہے تو بتاؤ؟

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ بعد والوں کے اقوال دکھاسکیں کیونکہ جوں جوں خیر القرون کا سنہری دور گزرتا گیا، ایسی خرافات بکثرت ہونے لگیں حتی کہ اس مسئلے پر کئی کتابیں لکھ ماری گئیں جن میں نہ حضرت رسول کریم ﷺ سے کوئی ثبوت ہے نہ خلفاء راشدین

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے۔ بلکہ ان سے تو اس کے خلاف بہت سے دلائل ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ باقی رہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال، تو وہ بے شمار ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (بھول کر) قبر کے قریب نماز پڑھ رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (یعنی یہاں قبر ہے، یہاں نماز نہ پڑھو)

## حضرت دانیال ؑ کی قبر کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کرنا

امام المغازی محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے مغازی میں زیادات یونس بن بکیر کے سلسلے میں حضرت خالد بن دینارؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابو العالیہ نے بیان کیا کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہرمزان کے خزانے میں ایک چارپائی ملی جس پر ایک فوت شدہ بزرگ کی نعش تھی اور اس کے سر کے پاس مصحف تھا تو ہم نے وہ مصحف سیدنا عمر بن خطابؓ کے حوالے کیا۔ انھوں نے کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کا عربی میں ترجمہ کروایا تو میں پہلا آدمی تھا جس نے اسے قرآن کی طرح پڑھا۔ میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ اس میں کیا لکھا تھا انھوں نے کہا تمہارے کردار، تمہارے کام اور کلام کے لہجے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے اس نعش سے کیا معاملہ کیا؟

اس نے کہا کہ:

ہم نے دن کو تیرہ قبریں بنائیں اور رات کو کسی ایک میں دفن کر دیا اور سب قبروں کو برابر کر دیا تا کہ وہ قبر لوگوں پر پوشیدہ رہے اور وہ اسے اکھاڑ نہ سکیں۔

میں نے پوچھا: ''وہ ان سے کیا امید رکھتے تھے۔؟

اس نے بتایا کہ جب انہیں خشک سالی ہوتی تو اس نعش کو باہر نکالتے تو ان پر بارش برستی۔

میں نے پوچھا اس کا نام کیا تھا؟

انھوں نے بتایا کہ اس کا نام دانیالؑ تھا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں نے پوچھا، تمہارے خیال میں وہ کب فوت ہوا تھا؟

اس نے کہا: تین صد سال پہلے۔

میں نے پوچھا، بھلا اس کی لاش میں کچھ تغیر تھا؟

اس نے بتایا کہ چونکہ انبیاءؑ کے گوشت زمین پر حرام ہیں انھیں مٹی نہیں کھاتی اور نہ ہی انھیں درندے کھاتے ہیں۔ اس لیے اس کی نعش میں سے صرف چند گدی کے بال سفید تھے۔[1]

مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم نے اس نعش کے ساتھ جو معاملہ کیا وہ اس بنا پر کیا کہ لوگ اسے دعا اور متبرک کی جگہ نہ بنالیں۔

اگر بعد والے مشرک وہاں ہوتے اور انہیں پتہ چل جاتا تو تلواریں لیکر ٹوٹ پڑتے اور مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس کی پوجا شروع کر دیتے۔ (جیسا کہ انھوں نے اس سے کہیں کم تر اور ادنیٰ درجہ کی شخصیتوں کے آستانوں کی پوجا شروع کر رکھی ہے) اور وہاں پر ایک قبہ بنا دیتے۔ اور اسے مسجد سے بڑا عبادت خانہ بنالیتے۔

## قابل غور حقیقت

اگر قبروں کے پاس (اپنے لیے) دعا مانگنا اور وہاں نماز پڑھنا یا وہاں فیض روحانی حاصل کرنا سنت یا باعث فضیلت ہوتا تو مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اس قبر پر جھنڈا گاڑ دیتے اور وہاں اپنے لیے دعا کرتے اور اپنے سے پیچھے آنے والوں کے لیے ایک طریقہ جاری کر دیتے لیکن وہ پچھلوں کی نسبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو زیادہ جاننے والے تھے اور نیکی میں ان کی اِتباع کرنے والے تھے۔ یہی حال تابعین کرامؒ کا تھا کہ وہ بھی انہی کی راہ پر چلتے رہے۔

---

[1] دیکھیے کتاب الاموال لابی عبید، ص:۳۴۳، تاریخ طبرانی، ج:۳، ص:۲۲۰، فتوح البلدان للبلاذری، ص:۳۷۱ اور تحذیر الساجد، ص:۷۲، ۷۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس مختلف شہروں میں، کثرت سے اصحاب رسولؐ کی قبریں تھیں لیکن نہ تو انھوں نے صاحب قبر سے استغاثہ کیا، نہ اسے پکارا، نہ اس کے وسیلے سے دعا کی اور نہ وہاں بیٹھ کر اپنے لیے دعا مانگی اور نہ ہی اس کے وسیلے سے شفاء مانگی اور نہ ہی بارش طلب کی اور نہ ہی اس کے ذریعے سے مدد مانگی اور ظاہر ہے اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو محدثین کرامؒ اور فقہائے عظامؒ اسے اپنی کتابوں میں درج فرماتے۔

## ذرا سوچیئے تو سہی

۱۔ ایک تو یہ ہے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا یا اس کے وسیلے سے مانگنا دوسری جگہوں سے افضل ہے یا نہیں۔؟

- اگر افضل ہے تو پھر یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیسے مخفی رہا؟
- اور تابعینؒ لھم باحسان اور ائمہ دینؒ نے اس پر عمل کیوں نہ کیا؟
- کیا نعوذ باللہ خیر القرون والے خوش نصیب اس فضل عظیم سے جاہل رہے اور برے جانشینوں نے اسے ڈھونڈ لیا۔؟

کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ انہیں علم ہو لیکن وہ عمل نہ کریں کیونکہ وہ نیکیوں کے حریص تھے۔

ایک اور بات قابل غور ہے کہ مجبور اور لاچار انسان، ہر قسم کے اسباب تلاش کرتا ہے اگرچہ مکروہ بھی ہوں۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ دعاؤں کی قبولیت کے سلسلے میں لاچار بھی ہوں اور اس گر کو جانتے بھی ہوں کہ قبروں کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، لیکن پھر بھی وہاں نہ جائیں؟ یہ بات طبعاً بھی ناممکن ہے اور شرعاً بھی۔ (اگر ایسا نہیں ہے)

۲۔ تو دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہاں نہ تو اپنے لیے دعا مانگنا افضل ہے اور نہ ہی کوئی ایسی خصوصی اجازت ہے بلکہ وہاں دعا مانگنا گذشتہ خرابیوں کا ذریعہ ہے جو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شروع کتاب میں بیان ہو چکی ہیں۔

اور وہاں اپنے لیے دعا مانگنے کو جائز اور افضل جاننا ایسا فعل ہے جس کی شرع میں اجازت نہیں اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے جائز رکھا ہے اور نہ ہی اس کے حق میں کوئی دلیل نازل کی ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کم تر افعال سے بھی روک دیا ہے کہ کہیں رفتہ رفتہ یہ کام دین میں شامل نہ ہو جائیں۔

## امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی

حضرت معرور رحمہ اللہ بن سوید سے روایت ہے کہ انھوں نے مکہ جاتے ہوئے راستہ میں ، امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ فیل اور سورۂ قریش پڑھی۔ پھر دیکھا کہ لوگ ایک راستے پر جا رہے ہیں تو پوچھا کہ یہ کہاں جا رہے ہیں ، آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ اللہ کی ایک ایسی مسجد کی طرف جا رہے ہیں جہاں سرور عالم ﷺ نے نماز ادا کی تھی تاکہ یہ بھی وہاں نماز پڑھیں۔ یہ سن کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں کے آثار کا کھوج لگاتے اور وہاں گرجے اور عبادت خانے بنا لیتے ۔تم قصداً ایسی مساجد کا سفر نہ کرو۔ ہاں اگر تم کسی وجہ سے وہاں موجود ہو اور نماز کا وقت آجائے تو پھر وہاں نماز ادا کرو ورنہ گزر جاؤ (اور جہاں نماز کا وقت ہو جائے ، وہاں پڑھ لو۔'' [1]

اس طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو بھی کٹوا دیا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی [2] (تاکہ بعد والے لوگ اسے بت کی طرح پوجنا شروع نہ کر دیں)

---

۱۔ ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۱۸٤ اس کی سند صحیح ہے۔

۲۔ امام ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ، ج:۲،ص:۷۳ میں بیان کیا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن یہ منقطع ہے اور حضرت نافع رحمہ اللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان حضرت عبد اللہ بن عمر کا واسطہ ہو۔ تحذیر المساجد،ص:۱۳۷ میں اس پر ان کا استدراک موحدین کے لیے قابل دید ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اسلحہ لٹکانے کی غرض سے درخت مخصوص کرنے والوں پر آپ ﷺ کی ناراضگی

بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے صرف اسلحہ اور سامان لٹکانے کے لیے ایک درخت کو خاص کرنے کا سوال کیا تھا تو آپ ﷺ بہت ناراض ہوئے۔

اس واقعہ کی تفصیل بخاری شریف میں یوں ہے کہ:

''حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنگ حنین سے قبل آپ ﷺ کے ساتھ نکلے اور اس وقت ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

اور مشرکین نے اپنے ہتھیار اور سامان لٹکانے کے لیے ایک بیری کا درخت مخصوص کر رکھا تھا جسے وہ ذات انواط کہتے تھے، ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کر بیٹھے کہ آپ ہمارے لیے بھی ان کی طرح ذات انواط مخصوص کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« اَللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا کَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ »[1]

''یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی الٰہ بنا دے جیسا کہ ان کے لیے الٰہ ہے، فرمایا تم جاہل قوم ہو۔ تم ضرور گذشتہ قوموں کے طریقے اپناؤ گے۔''

جب اسلحہ لٹکانے اور اس کے اردگرد بیٹھنے کے لیے درخت مخصوص کرنا، خدا کے ساتھ معبود ٹھہرانے کے مترادف ہوگیا تو قبر کے اردگرد طواف کرنے اور وہاں اعتکاف بیٹھنے اور اس کے وسیلے سے مانگنے کے متعلق کیا خیال ہے؟ حالانکہ وہ نہ اس درخت کی عبادت کرتے تھے نہ اس سے سوال کرتے تھے۔ کاش کہ اہل شرک وبدعت اس بات کا اندازہ لگا سکتے کہ قبر کا فتنہ درخت کے فتنے سے کہیں بڑھ کر ہے۔

[1] مسند احمد، ج:۲،ص:۳۲۷، ۴۵۰، ۵۲۷، ج:۳،ص:۸۴، ۸۹، ۹۴

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام مالک رحمہ اللہ کے مدرسہ فکر سے تعلق رکھنے والے کسی عالم کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ جب تم کسی بیری یا درخت کو دیکھو کہ لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں اور وہاں شفاء طلب کرتے یا وہاں قوالی کرتے ہیں تو اس کو کاٹ دو کیونکہ وہ ذات انواط ہے۔ اگر کوئی دین اسلام کا سچا درد رکھنے والا، قرآن و حدیث کو بھی دیکھے اور آج کے مشرکین کے طرز عمل کو دیکھے تو جان لے گا کہ اس مذہب کے اسلاف کرام اور ان کے بڑے جانشینوں کے درمیان مشرق اور مغرب سے زیادہ فاصلہ ہے یعنی خیر القرون کے لوگوں کی راہ اور ہے اور ان کی راہ اور۔

وَ سَارَتْ مَشْرِقَةً وَ سِرْتُ مَغْرِبًا

شَتَّانَ بَيْنَ مَشْرِقٍ وَ مَغْرِبٍ [1]

بخدا اب تو معاملہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہو گیا ہے۔

## دین کے بگاڑ پر اسلاف کرام کی برہمی

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں گھر داخل ہوئے ام درداءؓ نے وجہ پوچھی۔ انھوں نے کہا میں لوگوں میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نہیں دیکھ رہا۔ ہاں اتنا ہے کہ وہ سب مل کر نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ، اپنی کتاب مؤطا میں اپنے چچا ابو سہیل سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ مالک نے فرمایا:

"میں لوگوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والے اعمال نہیں دیکھتا۔ البتہ نماز کی اذان ان کی طرح پڑھتے ہیں۔"

حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق میں حضرت انسؓ کے پاس گیا

---

[1] "کہ میں کس طرح اپنی محبوبہ کو مل سکتا ہوں جب کہ وہ مشرق کو چلی گئی اور میں اسے مغرب میں تلاش کرتا رہا۔ اندازہ لگاؤ کہ مشرق مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو بولے کہ دین کے امور میں سوائے نماز کے کوئی چیز نظر نہیں آرہی اور افسوس کہ وہ بھی ضائع ہو رہی ہے۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو کچھ میں آنحضور ﷺ کے وقت دیکھتا رہا، آج اسے بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(سیدا الاصفیاء) حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے اگر آج حضرت رسول کریم ﷺ موجود ہوتے تو ہمارے طور طریقوں پر ناراض ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ بہت غصے ہوئے اور فرمایا:

''جن چیزوں پر تم عمل کر رہے ہو وہ ان میں کس کے متعلق شناسا ہیں؟

حضرت مبارک بن فضالہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ کے بعد رو رہے تھے جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے، تم مجھے رونے پر ملامت کرتے ہو اگر مہاجرین رضی اللہ عنہم میں سے کوئی یہاں آکر جھانک لے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے دین کی کوئی چیز نہ دیکھے الا یہ کہ قبلہ وہی ہے۔

اسی عظیم فتنے کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تھا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں ایک ایسا فتنہ (بدعت) ڈھانپ لے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا اور بچہ جوان ہو جائے گا۔ وہ فتنہ (بدعت) لوگوں میں رواج پکڑ جائے گا اور لوگ اسے سنت سمجھیں گے اور جب اسے بدلا جائے گا تو شور وغل ہوگا کہ سنت تبدیل کی جا رہی ہے۔ [1]

یعنی لوگ بدعات کو دین میں شمار کرنے لگ جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان اس بات کی دلیل ہے کہ جب عمل سنت کے خلاف

[1] آج کے دور میں برصغیر میں اذان سے قبل خودساختہ درود گایا جاتا ہے اور عرس، ختم، تیجا، ساتا، چالیسواں جیسی ہندوانہ رسوم کو قرآن سے ثابت کیا جا رہا اور لوگ انہیں کار ثواب یا سنت سمجھ رہے ہیں۔ اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے تو کہتے ہیں یہ سنت کا منکر ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ قابل توجہ ہے کیونکہ خلاف سنت اعمال کا آغاز حضرت انس اور ابو درداءؓ کے دور سے ہی شروع ہو چکا تھا۔

ابو العباس احمد بن یحییٰ "محمد عبیدؒ" سے اور وہ عبد اللہ بن اسحاقؒ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن ہاشمیؒ، اکثر امام ربیعہؒ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ سنتوں کا تذکرہ کر رہے تھے تو مجلس میں کسی نے کہہ دیا اس پر عمل نہیں ہے تو حضرت سیدنا عبداللہ بن حسنؒ نے فرمایا:

"تمہارا کیا خیال ہے اگر جاہلوں کی کثرت ہو جائے اور وہ حاکم بن جائیں تو وہ سنت رسول ﷺ پر حجت ہوں گے؟ یعنی ان کی بات وحی بن جائے گی؟ اس پر امام ربیعہؒ نے فرمایا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے بیٹوں کا کلام ہے۔"[1]

## غیور موحدین کو مشرکین کے طعنے

ابلیس لعین کا ایک طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ وہ مشرکوں سے ایک بہت بڑا آستانہ بنواتا ہے اور لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں پھر اسے پوجا جانے والا بت بنا دیتا ہے پھر اپنے ساتھیوں (آستانے کے پجاریوں) کی طرف وحی کرتا ہے کہ "جو کوئی مسلمان، اس کی پرستش سے روکتا ہے اور یہاں عرس منعقد کرنے کی مخالفت کرتا ہے وہ اس بزرگ کا گستاخ ہے اور اس کا حق تعظیم غصب کرتا ہے" پھر مشرکین اس کے درپے آزار ہو جاتے ہیں اور اسے کافر کہنے لگتے ہیں اور اس کے قتل کی تدبیریں کرتے ہیں۔

مشرکوں کے نزدیک، اس کا گناہ یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے پیارے

---

[1] اصل کتاب میں آگے چند صفحات پر انصاب اور ازلام کی تشریح کی گئی ہے اور اس میں تقریباً وہی باتیں دہرائی گئی ہیں جو گزشتہ صفحات میں ہو چکی ہیں اس لیے ہم نے انھیں یہاں ٹرانسلیٹ نہیں کیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول ﷺ کے احکام کی تبلیغ کرتا ہے اور ان کی منع کردہ چیزوں سے روکتا ہے کہ قبر کو بت کی طرح نہ پوجو، اور اس پر عرس نہ لگاؤ، یہاں نہ چراغ جلاؤ اور نہ اس جگہ مسجدیں تعمیر کرو۔ اسے چونا گچ کرو نہ یہاں قبے بناؤ۔ نہ اس کا استلام کرو نہ اسے بوسہ دو۔ نہ اسے پکارو نہ اس کے وسیلے سے دعا مانگو اور یہاں فریاد رسی اور مشکل کشائی کی دھائیاں نہ دو۔

..... کیونکہ قرآن و حدیث کا سرسری مطالعہ کرنے والا مسلمان بھی جانتا ہے کہ مشرکین کے طور طریقے اس مقصد کا الٹ ہیں جس کے لیے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد صرف یہی تھا کہ عبادات صرف اللہ کے لیے خالص رکھی جائیں اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔

توحید الٰہی سے والہانہ محبت رکھنے والا درد مند مسلمان جب مشرکانہ عقائد اور اعمال کی تردید کرتا ہے تو مشرکین غیظ وغضب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں آگ بھڑکتی ہے اور وہ الزام لگاتے ہیں کہ:

اس نے عالی مقام بزرگوں کی توہین کی ہے، یہ بزرگوں کا منکر ہے۔ (جاہلوں نے تو یہ بات کہنی ہی تھی) کیونکہ شرک ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔

(البتہ افسوس تو ان علماء پر ہے جو منبر و محراب کے وارث ہو کر بھی جاہلوں کی جہالت کے حق میں دلائل دیتے ہیں) اور توحید الٰہی کی تبلیغ کرنے والوں سے عداوت رکھتے ہیں اور ان پر کئی طرح کے بہتان لگاتے ہیں اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کی غرض سے کہتے ہیں کہ: (''ان کے قریب نہ بیٹھنا، ان کی بات نہ سننا'')

اور مشرکوں سے محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں (محض اس لیے کہ وہ ان کا دوزخ (پیٹ) بھرتے رہتے ہیں) اور سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ولی اور اس کے رسول ﷺ کے عاشق اور دین کے مددگار ہیں۔ جب کہ اللہ رب العزت، ان کے زعم کا رد کرتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور فرماتا ہے:

''کہ یہ ولی نہیں ہیں بلکہ اللہ کے ولی صرف اور صرف اسکے فرمانبردار ہیں جو شریعت کے مرتبہ کو پہچانتے ہیں اور اس کی تبلیغ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کے ولی کیسے ہو سکتے ہیں جو لوگوں کو سنت رسول ﷺ سے روکتے ہیں (اور محمدی سلسلے کے مقابلے میں دوسرے سلسلوں کو ترجیح دیتے ہیں) اور کجی تلاش کرتے ہیں اور دین داری کا بہروپ دھارتے ہیں (حقیقت میں دنیاوی منصب و مال کے حریص ہیں)

اور زبانی کلامی دین داری کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نیکی کر رہے ہیں۔

## داعیان توحید وسنت کی تسکین وتسلی

اے سالکان صراطِ مستقیم یعنی انبیاء و رُسُل اور صدیقین و شہداء کے راستہ پر چلنے والو!

یہ نہ سمجھنا کہ قبروں کو بت یا آستانہ بنانے اور وہاں عبادت گاہ بنانے سے روکنا گستاخی ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ وہاں مساجد تعمیر کرنے سے روکنا اور ان پر چراغ جلانے سے منع کرنا اور ان کی طرف تبرک کی غرض سے سفر کرنے کی مخالفت کرنا بے ادبی ہے اور یہ بات کبھی ذہن میں نہ لانا کہ ان کے نام پر نذر و نیاز دینے سے روکنا اور وہاں پیشانی رگڑنے سے منع کرنا ان کی توہین ہے گو مشرکین اسے بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھیں۔

بلکہ مشرکانہ افعال سے روکنا، بزرگوں کی عین تعظیم اور ان کا اکرام و احترام ہے اور ان کے پسندیدہ عقائد و اعمال کی پیروی ان کی نفرت کردہ بدعات و سیئات سے بچنا ہے۔ واللہ! تم ان کے سچے عقیدت مند اور دوست ہو اور ان کے راستے پر چلنے والے ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بزرگان دین کے نادان پجاری ان کے حقیقی دشمن ہیں

اصل میں بزرگان دین کے بدترین دشمن ان کے یہی نادان دوست اور پجاری ہیں جو ان کی سیدھی راہ سے نفرت کرتے ہیں اور ان کی پوجا پاٹ پر دل و جان سے فدا ہیں اور ان کے بتائے ہوئے راستے سے کوسوں دور ہیں مثلاً :

- عیسائیوں کو دیکھو، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے دشمن ہیں۔ البتہ ان کی تصویر کو گرجوں میں پوجتے ہیں
- یہودیوں کو دیکھو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات بات پر کیڑے نکالتے ہیں اور ان کے نام پر فخر کرتے ہیں۔
- رافضیوں کو دیکھو، وہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام دن رات جپتے ہیں اور ان کی تعلیمات کے دشمن ہیں۔

بالفرض اگر آج یہ بزرگ دنیا میں آ جائیں، اپنے پیروؤں کو اس کام سے روکیں اور توحید وسنت پر چلنے کی تلقین کریں تو یہ لوگ انہیں بزرگوں کا گستاخ قرار دے کر تلواروں سے ان پر حملہ کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ مشرکوں کے مقابلہ میں اہل توحید، بزرگوں کے اصل حقدار ہیں کیونکہ مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے والی اور وارث ہیں اور منافق مرد اور عورتیں باہم دوست اور تعلق دار ہیں۔[1]

یقین جانیے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بدعات سے پیار پیدا ہو جاتا ہے وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بن جاتے ہیں اگر آپ چشم دید مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو آستانوں کے گرد معتکف حضرات کو دیکھیں۔ یہ لوگ، قبروں میں مدفون بزرگوں کی ہدایات اور طریقے سے منہ موڑ کر اور ان کے ارشادات اور دعوت کو بھلا کر، ان کی

[1] جس طرح کہ مشرکین مکہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانشین سمجھتے اور ان کی عقیدت کا دم بھرتے تھے تو اللہ نے فرمایا تم مشرکین کا حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن سے کیا تعلق، اس کے حق دار تو یہ نبی اور مومن ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قبروں سے مشغول ہیں۔

...... حالانکہ انبیاء اور نیک بزرگوں کی محبت اور تعظیم اس بات میں ہے کہ ان کی قبروں پر عبادت کرنے اور وہاں عرس کرنے کی بجائے ، ان کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور ان کی سیرت کی پیروی کی جائے اور اس راستے پر چلا جائے جس پر وہ چلتے رہے (نہ کہ ان کے نام پر جدید سلسلے گھڑے جائیں کہ یہ قادری ہے، یہ رفاعی ہے)

...... کیونکہ جو آج ان کے نقش قدم پر چلے گا اور لوگوں کو انکی خالص تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دے گا، وہ اس عمل کی وجہ سے قیامت کے دن بزرگوں کے لیے کثرت اجرت کا سبب بنے گا (اور بزرگوں کے درجات بلند ہوں گے)

...... اور جو شخص ان کی سچی تعلیم سے سرد مہری کرے گا اور اس کے الٹ چلے گا وہ خود بھی ثواب سے محروم رہے گا اور بزرگوں کو بھی محروم رکھے گا بتاؤ اس میں ان کی تعظیم کہاں رہی اور احترام کہا گیا؟

اکثر لوگ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی پسندیدہ اور مشروع سنتوں کے مقابلے میں خود ساختہ بدعات پر اس لیے عمل پیرا ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی عبادات کو یا تو کلی طور پر ترک کر رکھا ہے یا جزوی طور۔ اگرچہ وہ ظاہری صورت پر عمل پیرا ہیں مگر حقیقت کھو چکے ہیں ورنہ جو شخص نماز کے پاکیزہ کلمات کے معنی و مفہوم پر غور کرے اور عمل صالح پر مشتمل حقائق کو جانتے ہوئے توجہ سے اسے ادا کرے تو وہ نماز، اسے شرک سے روکے گی اور جو کوئی اس حقیقت میں کمی کرے اس کے عقیدے اور عمل میں شرک اور بدعت کا عنصر داخل ہو جائے گا۔[1]

[1] مثلاً سورۃ فاتحہ اور تشھد کے کلمات پر غور کرنے والا کس طرح شرک کرے گا جو اپنی زبانی اقرار کرتا ہے: ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تشہد میں یہ کلمات پڑھتا ہے (( التحیات للہ والصلوات والطیبات)) کہ اے اللہ ہر قسم کی قلبی عبادات (مثلاً دعا ہو وظائف ، حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعائیں) اور بدنی عبادات (مثلاً نماز ، روزہ ، حج، طواف وغیرہ) اور مالی عبادات مثلاً زکوۃ صدقات ،نیازیں وغیرہ (صرف تیرے ہی لائق ہیں۔ [مترجم])

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جو شخص حضور قلب سے کلام اللہ کو سنے گا اور اس کے مفہوم پر غور کرے گا، وہ شیطانی گیت اور قوالی وغیرہ سے نفرت کرے گا۔ کیونکہ یہ چیزیں تلاوت قرآن اور نماز سے روکتی ہیں اور دل میں نفاق پیدا کرتی ہیں۔اس طرح جو شخص کتاب اللہ اور کلام رسول ﷺ پر دل و جان سے فدا ہے اور کتاب و سنت سے نور حاصل کرتا ہے وہ گمراہ صوفیوں کے بے ہودہ اقوال اور ملحدوں اور جدّت پسندوں کے خود ساختہ نظریات اور فلاسفہ کے تخیلات سے نفرت کرے گا اور ان کے خیالات اور خرافات کو ان کے منہ پر دے مارے گا اور جو شخص جتنا ہی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو پس پشت ڈالے گا وہ اتنا ہی گمراہی میں مبتلا ہوگا اور اس چیز میں پھنس جائے گا جو اس کے لیے قطعاً مفید نہیں ہے۔

اور اس طرح جس شخص کے دل میں اللہ کی محبت ہوگی اور ذکر الٰہی سے اسے سکون ملے گا اور وہ خشیت الٰہی اور توکل علی اللہ سے معمور ہوگا وہ غیر کی محبت اور تصویروں کے عشق سے بے نیاز ہوگا۔

اور جب کوئی انسان محبت الٰہی سے خالی ہوگا اور ذکر و تلاوت سے منہ موڑے گا، وہ اپنی خواہشات کا بندہ بن جائے گا اور اپنی پسند کردہ چیز کو اپنا مالک اور معبود بنا لے گا۔ (خلاصہ یہ ہے) کہ توحید سے چڑنے والا مشرک ہے خواہ مانے یا نہ مانے اور سنت رسول ﷺ سے پرخاش رکھنے والا بدعتی ہے، مانے یا نہ مانے اور یادِ الٰہی اور اللہ کی محبت سے خالی انسان ،مورتوں کا بندہ ہے اقرار کرے ،خواہ انکار کرے۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## آستانوں کی پرستش کا اصل سبب

اگر سوال کیا جائے کہ قبر پرستوں کو کس چیز نے اس ضلالت میں پھانسا ہے؟ حالانکہ ان میں مدفون بزرگ، نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے اور نہ موت اور زندگی کے اور نہ جی اٹھنے کے؟

تو جواب یہ ہے کہ انہیں بہت سی چیزوں نے گمراہ کر رکھا ہے مثلاً:

1. اس حقیقت سے بے خبری کہ اللہ نے اپنے رسولوں کو شرک اور اس کے اسباب مٹانے کے لیے مبعوث فرمایا اور توحیدِ الٰہی کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنے کے لیے بھیجا۔

مشرکین کا حصہ اس حقیقت میں بہت کم ہے اور شیطان رجیم نے جب انھیں دعوت دی تو ان کے پاس اس کی دعوت کو رَدّ کرنے کے لیے علم نہیں تھا تو انھوں نے اپنی جہالت کے مطابق اس کی باتوں کو قبول کر لیا اور صرف اتنا ہی بچ سکے، جتنا ان کے پاس علم تھا۔

2. دوسرا سبب وہ جھوٹی روایات ہیں جو علماءِ سوء نے بت پرستوں کی تقلید میں از خود گھڑ لیں اور ان کی نسبت حضرت رسول کریم ﷺ کی طرف کر دی تاکہ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے دین توحید کو ناکام کر دیں مثلاً

«اِذَا اَعْيَتْكُمُ الْاُمُوْرُ فَعَلَيْكُمْ بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ» [1]

”کہ جب تمہیں مشکل درپیش ہو تو اصحاب قبور کے پاس جایا کرو۔“

«لَوْ اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ ظَنَّه بِحَجَرٍ نَفَعَهُ» [2]

”اگر کوئی پتھر پر بھی یقین کرے تو وہ اسے نفع دے گا۔“

---

[1] یہ روایت موضوع ہے دیکھیے: موسوعة الاحاديث الموضوعة۔ امام ابن تیمیہؒ نے بھی مجموعہ الفتاوٰی میں اس کا رڈ ذکر کیا ہے۔

[2] حوالہ مذکور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس طرح کی اور بھی بہت سی جھوٹی روایات ہیں جو مشرکین نے اللہ کے پسندیدہ دین کو ناکام کرنے کے لیے گھڑی ہیں اور جاہلوں نے انہیں سچ خیال کیا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے کہ پتھروں پر یقین کرنے والوں کو ہلاک کیا جائے اور لوگوں کو قبروں کی پوجا سے روکا جائے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

۳ تیسرا سبب وہ حکایات ہیں جو آستانوں کے گدی نشینوں اور وہاں مفت میں پلنے والے سانڈوں (ملنگوں) نے پھیلائی ہیں کہ فلاں آدمی کو مشکل پیش آئی تو اس نے فلاں بزرگ کے آستانے پر مدد طلب کی تو اس کی خلاصی ہوگئی اور فلاں شخص نے اس کے وسیلے سے دعا کی تو وہ پوری ہوئی۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ان مجاوروں اور گدی نشینوں کے پاس اس جیسی بے شمار جھوٹی حکایات ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔

اور یہ لوگ، زندہ انسانوں اور فوت شدہ بزرگوں کے متعلق جھوٹ بولنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جب بھی سنتے ہیں کہ فلاں قبر تریاق ہے تو حاجات پوری کرانے اور مشکلات حل کرانے کے لیے کشاں کشاں چلتے ہیں۔

## شیطان لعین کی ہوشربا تدبیر

انسان کا ازلی دشمن ابلیس لعین، کمال درجے کی مکاری سے انسان کو قبر کے پاس دعا مانگنے کی دعوت دیتا ہے تو بندہ وہاں عاجزی اور انکساری سے دعا مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے قبول کرتا ہے کہ وہ گڑگڑا کر تہہ دل سے مانگ رہا ہے۔ اگر وہ اس طریقے سے اللہ تعالیٰ کو میکدے یا حمام یا بازار میں بھی پکارے تو وہ ضرور دعا قبول کرے گا مگر جاہل آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس کی دعا کی قبولیت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں قبر کی تاثیر کو بڑا دخل ہے۔

حالانکہ اللہ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، لاچار اور مضطر آدمی کی دعا ضرور قبول کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ كُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَآءِ وَ هٰؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۲۰]

"اور ہم ہر ایک کی فریاد رسی کرتے ہیں، ان کی بھی اور ان کی بھی، تیرے رب کی عطا اور تیرے رب کا فضل کسی پر بند نہیں۔"

اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن نے دعا مانگی تھی۔

﴿وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ [البقرہ: ۱۲۶]

"کہ اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے جو ان میں اللہ اور آخرت پر ایمان لائے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ [البقرہ: ۱۲۶]

"اور جو کوئی کفر کرے گا، میں اسے تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔"

اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کی دعا سن لے، اس سے راضی بھی ہو ہو۔ بلکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے نہ اس کے فعل سے راضی ہوتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ رب العالمین، ہر نیک اور بد، مومن اور کافر کی دعا سنتا ہے اور بہت سے لوگ دعا مانگنے میں زیادتی بھی کرتے ہیں اور شرط بھی لگاتے ہیں اور بعض دفعہ ناجائز چیزیں بھی مانگتے ہیں پھر بھی ان کے مقصد کا پورا یا بعض حصہ مل جاتا ہے تو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ سمجھتا ہے کہ میرا یہ عمل اللہ کو پسند ہے۔

حالانکہ یہ شخص ایسے آدمی کی طرح ہے جسے اللہ نے (باوجود اس کے کفر وفسق کے) مال اور بیٹوں سے نوازا ہو اور اسے مہلت دے رکھی ہو اور وہ سمجھتا ہو کہ اللہ، اسے خیر سے نواز رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:

﴿ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ﴾[الانعام: ٤٤]

''جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔''

چنانچہ بعض دفعہ، دعا عبادت بن جاتی ہے اور مانگنے والے کو ثواب ملتا ہے اور کبھی سوال بن جاتی ہے اور حاجت پوری ہو جاتی ہے لیکن اس پر مضر بھی ہوتی ہے وہ اس طرح کہ یا تو آدمی کا درجہ کم ہو گا یا جتنا کچھ اللہ اسے دے گا، اتنا اسے عذاب دے گا اور بعض دفعہ آدمی اللہ کی حدود کو توڑتا ہے اور اس کا حق ضائع کرتا ہے پھر بھی دعا قبول ہوتی ہے لیکن اسے عذاب بھی ہو گا۔

## شرک اکبر تک پہنچانیوالے شیطانی زینے

**پہلا زینہ:**

شیطان لعین بڑی مکاری سے قبر کے پاس دعا مانگنے کو افضل بتاتا ہے اور آدمی کے دل میں اس اعتقاد کو پختہ کر دیتا ہے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا، گھر اور مسجد اور سحری کے وقت دعا کرنے سے افضل ہے۔

**دوسرا زینہ:**

یہ ہے کہ لعین مردود اس بات کا وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس قبر والے کے وسیلے سے دعا مانگی جائے اور اللہ پر اس کے نام کی قسم ڈالی جائے اور یہ مقام پہلے مقام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے خطرناک ہے کیونکہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی شان اس سے بلند ہے کہ اس پر مخلوق کی قسم ڈالی جائے یا اس کی مخلوق کے نام سے سوال کیا جائے۔ ائمہ کرامؒ نے اس کی تردید کی ہے۔ مثلاً

## مروّجہ وسیلہ کی تردید میں بزرگان حنفیہ کے فرمودات

امام ابو الحسن قدوری رحمہ اللہ[1] اپنی کتاب ”شرحُ الکَرْخِی“ کے "بابُ الکِرَاھة" میں لکھتے ہیں کہ:

بشر بن ولید رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ میں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

" لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ اِلَّا بِهٖ "

”کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دعا کرے اللہ سے مگر اسی کے نام کے ساتھ ہی۔“

نیز فرمایا کہ میں اس بات کو بھی مکروہ سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی یہ کہے:

" اَسْئَلُكَ بِمَقْعَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ "

”کہ میں اس وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تو عرش پر عزت کے مقام پر جلوہ افروز ہے۔“

نیز فرمایا کہ میں اس بات کو بھی مکروہ سمجھتا ہوں کہ آدمی دعا میں یوں کہے:

" بِحَقِّ فُلَانٍ وَ بِحَقِّ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَ بِحَقِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ "

”اے اللہ میں تجھ سے فلاں کے واسطے اور تیرے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اور بیت اللہ کے طفیل مانگتا ہوں۔“

[1] ان کا پورا نام ابو الحسن احمد بن محمد حنفیؒ ہے یہ فقہ حنفی کے شہرہ آفاق امام ہیں یہ ۴۲۸ھ یعنی پانچویں صدی کی ابتدائی عشروں میں فوت ہوئے دیکھئے۔ الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ، ج:۲، ص:۲۳۵

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابو الحسن قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ غیر اللہ کے نام کے ساتھ سوال کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اللہ پر کسی کا کیا بار (احسان) ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا مخلوق پر (احسان) حق ہے لیکن بمقعد العز کو ابو حنیفہ ؒ نے منع اور ابو یوسف ؒ نے جائز کہا ہے۔

اور سید الانبیاءؐ سے مروی ہے کہ آپ نے بِمَقْعَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ کے الفاظ سے دعا مانگی ہے کیونکہ اس میں اللہ کی قدرت اور عظمت کا بیان ہے گویا اس نے اللہ کی صفت کے ساتھ سوال کیا۔

الدر المختار کی شرح میں ابن بَلْدَجی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

اللہ پر اس کی صفات اور اسماء کے علاوہ کسی کا حق ڈال کر سوال کرنا منع ہے۔ اس لیے کسی آدمی کو یوں نہیں کہنا چاہیے۔

" اَسْئَلُكَ بِفُلَانٍ اَوْ بِمَلَائِكَتِكَ اَوْ بِاَنْبِيَائِكَ "

" کیونکہ مخلوق کا خالق پر کوئی حق نہیں البتہ ابو یوسف ؒ نے:

" اَسْئَلُكَ بِمَقْعَدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ "

کو جائز کہا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مکروہ کہا ہے۔

اور مکروہ کے لفظ سے امام محمد ؒ حرام مراد لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ ؒ اور ابو یوسف ؒ "اقرب الی الحرام" مراد لیتے ہیں۔

امام ابو محمد بن عبد السلام ؒ کے فتاویٰ میں ہے کہ اللہ پر اس کی مخلوق کے واسطے ڈال کر دعا نہیں مانگنا چاہیے۔ نہ نبیوں کے نہ کسی اور کے۔

البتہ انھوں نے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توقف کیا ہے کیونکہ ان کے خیال میں ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں اگرچہ اس کی سند کی صحت معلوم نہیں۔ [1]

---

[1] جب یہ حدیث ہی صحیح نہیں تو اس سے استدلال کیونکر صحیح ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ڈال کر دعا کرنا سنت اور تعامل صحابہ اور تابعین کے خلاف ہے۔ [مترجم]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**تیسرا زینہ :**

جب ابلیس مردود انسان کے دل میں اس اعتقاد کو پکا کر دیتا ہے کہ اللہ مالک الملک کو کسی مخلوق کی قسم دینا اور اس کے ساتھ دعا کرنا تعظیم اور احترام میں زیادہ ہے اور یہ کہ کسی کا واسطہ یا وسیلہ ڈالنے سے دعا زیادہ قبول ہوتی ہے تو اسے تیسرے زینے پر چڑھا دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی پھر اسی سے ہی مانگنا شروع کر دیتا ہے (یعنی کہتا ہے اے بزرگ میری تیرے آگے اور تیری دھر درگاہ)

**چوتھا زینہ:**

یہ ہے کہ شیطان مردود، آدمی کا قدم کچھ آگے بڑھا دیتا ہے اور اسے وسوسہ دیتا ہے کہ وہ یہاں قبہ تعمیر کرے اور اس پر اعتکاف کرے اور یہاں پر چراغ روشن کرے اور اس پر پردے لٹکائے اور وہاں مسجد تعمیر کرے اور اس کو سجدہ کرے اور اس قبر کا طواف کرے بلکہ اس کا حج کرے اور وہاں نیاز کے طور پر جانور ذبح کرے۔

**پانچواں زینہ:**

یہ ہے کہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھا دیتا ہے کہ آدمی خود بھی اس کی پرستش کرتا ہے اور دوسروں کو بھی دعوت دیتا ہے کہ اس کے عرس اور میلے میں شریک ہونا دنیا اور آخرت کے لیے نفع مند ہے۔

## آستانوں پر کی جانے والی منکرات کے درجات

ہمارے شیخ امام ابو العباس ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ قبروں پر کیے جانے والے امور کے کئی درجات ہیں۔ مثلاً:

① سب سے بدترین کام یہ ہے کہ قبر والوں سے فریاد کی جائے اور اس کے نام کی دھائی دی جائے۔ جیسا کہ اکثر لوگ کرتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ قبر والوں سے فریاد کرنے والے بھی بت پرستوں کی جنس سے ہیں اور جس طرح شیطابت پرستوں کو شیطان نظر آتا ہے، اسی طرح کبھی کبھی قبر پرستوں کو بھی بزرگ کی شکل شیطان میں نظر آتا ہے۔[1] اور یہ بات مشرکین اور ہل کتاب کے مشرکوں کو بھی حاصل ہے کہ وہ جب اپنے معظم بزرگ کو پکارتے ہیں تو شیطان بزرگ کا روپ دھار کر آتا ہے اور بعض امور

## شیطان کی حیرت ناک شیطنت

پنجاب کے مشہور بزرگ مولانا محی الدین لکھویؒ نے مجھے صوفی عبد اللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کا واقعہ سنایا جو خود انھوں نے حضرت صوفی صاحب سے سنا کہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ میں مدرسہ کی تعمیر کے سلسلے میں چندے کے لیے شرقپور گیا۔ رات میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے ہاں گزاری۔ انھوں نے کہا عبد اللہ تو وہابی ہے ورنہ میں تجھے وظیفہ بتاتا۔ اس کے پڑھنے سے دولت تیرے قدموں میں ہوتی لیکن تو نے وہ وظیفہ کرنا ہی نہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا یا عبد القادر جیلانی شیئا للہ۔ میں نے اسے شرکیہ ورد کہہ کر انکار کر دیا پھر اس نے کہا کہ میں جب بھی لاہور جاتا ہوں تو داتا صاحب مجھے راوی پل پر ملنے آتے ہیں میں نے کہا اگر مجھے دکھا دیں تو مان جاؤں گا۔ خیر ہم عہد و پیمان کر کے سحری کے وقت پیدل چل دیئے۔ جب ہم راوی پل پر پہنچے تو ایک بزرگ جبہ پہنے نظر آیا جو ہماری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں پریشان ہو گیا۔ یہاں تھوڑی دور اس کی ٹوپی پر داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری لکھا ہوا نظر آیا میں نے سوچا کہ خدانخواستہ بات سچ نہ ہو۔ حتیٰ کہ وہ خواجہ شیر محمد سے معانقہ کرنے لگا۔ میں نے پیچھے سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا تو اس بزرگ صورت شیطان کا گوز نکل گیا اور خواجہ صاحب کے بازوؤں میں کوئی چیز نہ رہی تو وہ پیچھے مڑ کے کہنے لگے یہ کوئی شیطان تھا جو تو نے لاحول پڑھا۔ میں نے کہا اگر شیطان نہ ہوتا تو کھڑا رہتا۔ شیطان تھا تو لاحول سنتے ہی گوز مار کر بھاگ گیا۔

اس واقعہ سے ملتا جلتا واقعہ سید جلال الدین بخاریؒ اُچ شریف والے کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ سے واپس آیا تو مجھے خبر ملی کہ فلاں پہاڑ کے دامن میں ایک فقیر صاحب آئے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے لیکن دعویٰ کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرائیلؑ آتے ہیں مجھے جنتی کھانے کھلاتے ہیں۔ میں اس کے پاس گیا وہ وہاں اس کے معتقدین کا اتنا ہجوم تھا کہ اس کے پاس پہنچنا دشوار ہو گیا خیر میں جوں توں کر کے وہاں پہنچا تو اس سے پوچھا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا وہ کہنے لگا میرے پاس حضرت جبرائیلؑ آتے ہیں اور مجھے جنتی کھانا پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے نماز معاف ہے۔ میں نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے نماز تو حضرت رسول اللہ ﷺ کو معاف نہ تھی اور جسے تو جبرائیلؑ فرشتہ کہتا ہے وہ شیطان ہے اور جو کھانا تجھے کھلاتا ہے وہ غلیظ ہے۔ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے میں نے کہا اچھا جب تیرے پاس کھانا لائے تو لاحول پڑھنا جب میں دوسرے دن گیا تو وہ فقیر میرے قدموں پر گرا اور رونے لگا میں نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کے کہنے پر اس کی آمد کے وقت لا حول پڑھا تو وہ غائب ہو گیا اور جو کھانا لایا تھا وہ غلیظ تھا جو میرے کپڑوں پر گرا میرے کپڑے پلید ہو گئے۔ بحوالہ بزم (الدر منظوم) بزم رفتہ کی سچی کہانیاں۔ (بحوالہ الدر منظوم)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے متعلق بات کر جاتا ہے بہر حال! قبر کو سجدہ کرنا اور اس کا مسح کرنا یا اسے چومنا بھی بدترین کام ہے۔

② دوسرے درجے کا برا کام یہ ہے کہ انسان، اللہ تعالیٰ سے میت کا واسطہ ڈالکر سوال کرے اور اکثر متاخرین ایسا کرتے ہیں اور یہ بات بالاتفاق بدعت ہے۔

③ تیسرے درجے کا بُرا کام یہ ہے کہ میت سے براہ راست حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کی جائے۔

④ چوتھے درجے کا گھناؤنا کام یہ ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ قبر کے پاس دعا مانگنا، مسجد میں دعا مانگنے سے افضل ہے اور طلب مراد کے لیے اس کا قصد کرنا اور اس کے پاس نماز پڑھنا زیادہ کارگر ہے۔ یہ کام بھی بالاتفاق منکر اور حرام ہے اور مجھے آج تک معلوم نہیں ہوسکتا کہ کسی عالم نے ایسا کیا ہو ہاں البتہ متاخرین (نا خلف جانشین) ایسا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو یہ کہتے بھی سنے گئے ہیں کہ فلاں قبر مجرب تریاق ہے اور کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر اپنے لیے دعا مانگتے تھے حالانکہ یہ صاف جھوٹ ہے۔

## مؤحدین اور مشرکین کے طریقہ زیارت قبور میں فرق

توحید پرستوں کے زیارت قبور سے تین مقاصد ہوتے ہیں:

**پہلا مقصد:**

آخرت کی یاد اور دنیاوی شان وشوکت رکھنے والوں کے انجام سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا۔ محبوب رب العالمین سرور دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

«زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ» [1]

[1] حوالہ مذکور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"کہ قبرستان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔"

**دوسرا مقصد:**

میت کے ساتھ نیکی اور احسان۔ جس طرح زندہ انسان سے طویل عرصہ تک بے اعتنائی اور لاپرواہی برتی جائے تو وہ بھول جاتا ہے اس طرح میت کی قبر سے بے اعتنائی برتی جائے تو وہ بھی ذہن سے محو ہو جاتی ہے۔

جس طرح زندہ دوست اور عزیز سے مل کر فرحت حاصل ہوتی ہے اس طرح فوت شدہ کو زندہ انسان کی دعا اور صدقہ یا نیکی کے ہدیے سے خوشی ہوتی ہے کیونکہ فوت شدہ انسان تو ایسے گھر چلا گیا ہے جسے اس کے عزیز و اقارب اور بھائی بہنوں نے چھوڑ دیا ہے تو کوئی شخص جب اس کی زیارت کو جاتا ہے اور اسے ہدیہ دعائے مغفرت پیش کرتا ہے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو مردہ بھی خوش ہوتا ہے اس لیے ہمارے رسول ﷺ نے قبرستان کے زائرین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان کے لیے دعائے بخشش مانگیں اور ان کے لیے رحمت کی دعا کریں اور اس بات سے منع کیا کہ انہیں پکارا جائے یا ان کے پاس نماز ادا کی جائے۔

**تیسرا مقصد:**

اتباع رسول کر کے ثواب حاصل کرنا کیونکہ جو شخص، پیارے رسول ﷺ کی تابعداری کی نیت سے قبرستان کی زیارت کرے گا، اسے ثواب بھی ملے گا اور اس کی اپنی بھی بھلائی ہوگی اور میت کی بھی۔

## آستانوں کی زیارت سے مشرکین کا مقصد

(مشرکین شاید ہی قبرستان کی زیارت کو جاتے ہوں۔ البتہ آستانوں پر حاضری قضا نہیں کرتے کیونکہ ان کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشرک کہتے ہیں ،فوت شدہ بزرگ کی روح کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس قرب کی بنا پر اس کی روح پر برکات کا فیضان ہوتا ہے تو جب کوئی شخص اپنا تعلق اس روح کے ساتھ جوڑتا ہے تو بزرگ کے واسطے سے قبر پر اعتکاف کرنے والے پر بھی برکت نازل ہوتی ہے اس کی مثال یہ دیتے ہیں کہ جس طرح آئینے یا صاف پانی پر شعاع پڑتی ہے تو اس کا عکس آدمی پر بھی پڑتا ہے۔

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکمل زیارت یہ ہے کہ انسان حضور قلب سے شیخ کا تصور باندھے اور عزم و ارادہ سے اس کی قبر کا طواف کرے اور اس دوران اس کے دل میں اور کوئی خیال نہ ہو۔ اگر اس طرح توجہ کرے گا تو پھر اسے کما حقہ نفع ہوگا اور جس قدر توجہ میں کمی ہوگی اتنا ہی نفع کم ہوگا۔

زیارت کے اس طریقے کو ابن سینا اور فارابی وغیرہ فلاسفہ نے بیان کیا ہے اور کواکب پرستوں نے اپنی عبادت کواکب میں اسی کو مدّ نظر رکھا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جب نفس ناطقہ، ارواح علویہ سے ملتا ہے تو اس پر نور کا فیضان ہوتا ہے۔ [1]

یہ وہی فلسفہ ہے جس کی بدولت ستاروں کی پرستش کی گئی اور ان کے ہیکل تعمیر ہوئے اور ان کے لیے مناجات تصنیف ہوئیں اور ان کے مجسمے تراشے گئے۔

اور بعینہٖ اسی فلسفہ کی بنا پر قبر پرستوں نے آستانوں کی پرستش کی اور ان پر قبے تعمیر کیے اور وہاں چراغ جلائے اور وہاں مسجدیں تعمیر کیں اور اسی چیز کو ختم کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے نہ صرف شرک بلکہ شرک کے اسباب کو بھی جڑ سے اکھاڑا۔

لیکن مشرکین نے آپؐ کے دین اسلام کو ناکام کرنے کے لیے آپ ﷺ کے راستہ میں روڑے اٹکائے (اور قرآن و حدیث کے مقابلے میں دین طریقت و حقیقت

[1] (یعنی کلدانیوں نے اسی فلسفے کی بنیاد پر ستاروں کے مجسمے بنائے اور ان کے بتوں کی عبادت کی تاکہ قرب الٰہی حاصل ہو سکے) (گویا قبر پرستوں نے جس فلسفے اور راز کو جواز بنایا یہ کوئی نیا انکشاف نہیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور تصوف و معرفت کو رواج دیا۔) یوں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا لایا ہوا دین اور ہے اور مشرکوں کا اور!

## شفاعت کا مشرکانہ تصور اور اس کی تردید

اور یہ فلسفہ جو مشرکین نے آستانوں کی حاضری کے متعلق گھڑا ہے اور اس کی بابت ان کا خیال ہے کہ ہمیں قیامت کے دن بھی اس کا نفع ہوگا اور ہمارے معبود ہمیں اللہ کی پکڑ سے بچالیں گے۔

کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان اپنی روح کو اللہ کے مقرب بندے کے ساتھ جوڑتا ہے اور ہمہ تن، دل سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان رابطہ ہو جاتا ہے اور پھر جو کچھ مقرب الٰہی کو ملتا ہے اس سے کچھ حصہ اس انسان کو بھی مل جاتا ہے۔ اور اس کی مثال یوں بیان کرتے ہیں کہ جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کے مصاحب خاص کی خدمت کرے تو جو کچھ انعام مصاحب کو ملے گا۔ اس سے خدمتگار کو بھی ملے گا۔ یہ ہے بت پرستی کا ثبوت اور ماخذ۔ اور اس کو ختم کرنے کے لیے اللہ نے انبیاء و رسل مبعوث فرمائے اور بت پرستوں کو کافر قرار دیا اور ان پر لعنت کی اور ان کی اولاد کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنانا حلال ٹھہرایا اور ان کے مال پر قبضہ جائز قرار دیا اور ان پر دوزخ کی آگ واجب کی۔

قرآن اوّل تا آخر ان کے ردّ میں بھرا ہوا ہے۔ مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَ لَا يَعْقِلُوْنَ. قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾

[الزمر:٦٣]

"کیا انھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے انہیں کہہ دیجیے اگرچہ وہ نہ کسی چیز کے مالک ہوں اور نہ ہی عقل رکھتے ہوں۔ (انہیں) کہہ دیجیے کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سفارش کا مالک اللہ ہی ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔"

اس آیت میں اللہ نے خبر دی ہے کہ سفارش آسمانوں اور زمین کے مالک وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ کا حق ہے۔ جب وہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا تو اپنے خاص بندوں کو سفارش کا حکم دے گا اور یہ سفارش درحقیقت اللہ کی (نعمت اور اعزاز) ہے جو وہ انہیں بخشے گا جو اللہ کا حکم سن کر ان بندوں کے حق میں کریں گے جن پر اللہ رحمت کرنا چاہے گا۔

یہ سفارش وہ نہیں جو مشرکین نے سمجھ رکھی ہے۔ کیونکہ اللہ نے مشرکین کے مشرکانہ تصور شفاعت کا رد کیا ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ﴾ [البقرہ:۱۲۳]

"اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی جان کے کام نہ آئے گی اور نہ ہی اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش کام آئے گی۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَ لَا شَفَاعَةٌ ﴾ [البقرہ: ۲۵۴]

"اے مومنو! اس دن کے آنے سے پہلے پہلے ہمارے عطا کردہ رزق سے ہمارے راستے میں خرچ کرو جس دن نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور نہ سفارش۔"

قرآن میں ہے:

﴿ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَ لَا شَفِيْعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾ [الانعام:۵۱]

"اور ڈراؤ اس کے ساتھ ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پاس جمع ہونے والے ہیں۔ نہیں ہوگا ان کے لیے اس کے سوا کوئی والی اور نہ سفارش کرنے والا تاکہ وہ متقی بن جائیں۔"

سورہ سجدہ میں ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ﴾ [سجدہ:٤]

"اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے چھ دن میں بنایا پھر وہ عرش پر بلند ہوا۔ اس کے سوا تمہارے لیے کوئی دوست اور سفارش والا نہیں۔

یہاں اللہ رب العزت نے خبردار کیا ہے کہ اس کے سوا کوئی سفارش کا حق دار نہیں۔ ہاں البتہ جب ارحم الراحمین بندوں کے ساتھ رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو کسی کو سفارش کا حکم دے گا۔

قرآن میں ہے:

﴿ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ﴾ [یونس:٣]

"یعنی اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کی جرأت نہ ہوگی۔"

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ [البقرہ:٢٥٥]

"کون ہے جو سفارش کرے اللہ کے پاس مگر اس کی اجازت سے۔"

تو جو سفارش اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی وہ حقیقتاً حکم دینے والے کی سفارش ہوئی۔ نہ کہ دوسرے کی اور اس طرح اس کے علاوہ شفیع بھی کوئی نہ ہوا بلکہ جو ہوگا وہ اس کے حکم سے ہوگا اور دونوں کی سفارش کے درمیان وہی فرق ہے جو فرمانبردار غلام، اور شریک کے درمیان ہوتا ہے۔

(بادشاہوں کے ہاں کی جانے والی سفارش اور قیامت کو اللہ کے سامنے کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانے والی سفارش میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس کی مثال غلام اور حصہ دار کی ہے کہ غلام یا نوکر کو حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کی ملکیت میں حصہ دار نہیں جب کہ حکومت کے حصہ دار وزیروں سپہ سالاروں، نوابوں کا حکومت میں حصہ ہوتا ہے اگر بادشاہ غلام کی نہ مانے تو کوئی خطرہ نہیں جب کہ حصہ داروں کی نہ مانے گا تو بغاوت کا خطرہ ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے جس سفارش کی تردید کی ہے وہ شریک کی سفارش ہے اور جس سفارش کو ثابت رکھا ہے وہ حکم کے بندھے ہوئے غلاموں کی سفارش ہے جو مالک الملک کی اجازت کے بغیر سفارش کی جرأت نہ کرسکیں گے۔

قیامت کے دن خداوند قدوس حکم فرمائے گا کہ فلاں کی سفارش کرو یہی وجہ ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی سفارش کے مستحق وہ توحید پرست ہوں گے جو دنیامیں مشرکوں اور بدعتیوں کے طعنے سہتے رہے اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے رہے او رطعن و ملامت کرنے والوں سے بے پرواہ ہوکر توحید کا پرچار کرتے رہے اورشرک اوراس کے اسباب سے بچتے رہے۔

انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى ﴾ [الانبياء:۲۸]

''وہ نہیں سفارش کریں گے مگران کی ہی جن کواس نے پسند کیا۔''

سورہ طٰہٰ میں ہے:

﴿ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا (۱۰۹) ﴾

''اس دن نہیں نفع دے گی سفارش مگراسی کی جس کواللہ اجازت عطا فرمائے اور اس کی بات کو پسند کرے۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہاں اللہ مالک الملک نے صاف صاف اعلان کیا کہ قیامت والے دن اسی کو سفارش کی ہمت ہوگی جسے اس نے اجازت دی اور انہی کے بارے میں جن کو اللہ نے پسند کیا ہو۔

## مشرکین، انبیاء اور اولیاء کی سفارش سے محروم رہیں گے

لیکن مشرک (کو تو اللہ پسند ہی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے عقیدے کو پسند کرتا ہے) لہٰذا اللہ اس کے لیے کسی کو سفارش کی اجازت ہی نہ دے گا۔ کیونکہ اللہ نے سفارش کو دو چیزوں سے مشروط کر رکھا ہے۔

۱ مُشفُوع لهٗ (جس کے لیے شفارش کی گئی) سے اللہ کی رضا:

۲ شافع کو شفاعت کی اجازت: لہٰذا جب تک دونوں چیزوں کا مجموعہ نہ پایا گیا اس وقت تک سفارش نہ ہو سکے گی۔

سفارش کی اجازت بھی اس کے حق میں ملے گی جس سے اللہ راضی ہو۔ اس بات میں راز یہ ہے کہ کل کائنات کا کنٹرول، اس کائنات کے واحد مالک کے ہاتھ میں ہے اس کے اختیارات میں کوئی حصہ دار نہیں۔ ساری مخلوق سے اعلیٰ اور افضل ترین ہستیاں انبیائے کرامؑ اور مقرب فرشتے ہیں لیکن وہ بھی محض اللہ کے غلام اور بندے ہیں ان کی کیا مجال کہ وہ اللہ کی متعین کی ہوئی حد سے آگے قدم رکھیں اور اس کے حکم میں رکاوٹ بن سکیں یا وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کام کر سکیں اور خصوصاً اس روز جس دن کوئی کسی کا وارث نہ بنے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اور شہدائے عظامؒ تو اللہ کے غلام اور خادم ہیں ان کی حرکات وسکنات اللہ کی مرضی اور حکم سے وابستہ ہیں۔

جب مشرک انسان، ان کو اللہ کا شریک بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جب وہ انہیں من دون اللہ شافع بنائے گا تو وہ قیامت کے دن اسے چھڑوا لیں گے۔ تو یہ فحض

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پرلے درجے کا جاہل ہے۔ اسے اللہ کے لوازمات اور ممتنعات کا پتہ ہی نہیں۔[1]

اور اللہ کو متکبروں اور بادشاہوں سے تشبیہ دینا اپنے عقیدے کا بیڑا غرق کرنا ہے کیونکہ وہی لوگ اپنے مخصوص دوستوں کو لوگوں کے معاملہ میں سفارش کے لیے گرین کارڈ دیتے ہیں اس قیاس فاسد کی بنا پر بت پوجے گئے اور مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنا لیا۔

## قرآنی نظریہ سفارش اور مشرکانہ سفارش کا فرق

قرآنی نظریہ سفارش اور مشرکوں کے نظریہ سفارش کے درمیان وہی فرق ہے جو خالق اور مخلوق، رب اور مربوب، آقا اور غلام بادشاہ اور گدا، غنی اور فقیر کے درمیان ہے کیونکہ پہلا تو مستغنی اور دوسرا ہر وقت دوسروں کا محتاج ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہوں کے ہاں سفارش کرنے والے، ان کی سلطنت کے حصہ دار ہوتے ہیں اور ان کی حکومت ان کی وجہ سے قائم ہوتی ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو ان کے احکامات اور ہاتھ عوام تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزید براں بادشاہ اپنی مجبوریوں کے باعث سفارش قبول کرنے پر مجبور ہیں خواہ دل سے ناراض ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ

---

[1] (کیونکہ اللہ کا دشمن، رسولوں کا دوست کیسے ہوسکتا ہے اور اللہ کے رسول اس غلط عقیدے والے کو دوست کیسے بنا سکتے ہیں اور پھر کوئی شخص اللہ کا محبوب کیسے بن سکتا ہے جو اپنی تعریف کی خاطر، اس کے دشمن سے دوستی گانٹھے یہی وجہ ہے کہ کسی شخص نے عقیدت کی بنا پر کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ کو اللہ کی بارگاہ میں اور اس کو تمہاری بارگاہ میں سفارشی بناتے ہیں تو اللہ کے محبوب ﷺ اس پر سخت غضب ناک ہوئے۔

اور فرمایا: سبحان اللہ سبحان اللہ آپ نے ان کلمات کو اتنا پڑھا کہ صحابہ کے چہروں پہ اس کا اثر معلوم ہونے لگا پھر فرمایا:

(( وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ ))

[الحدیث رواہ ابو داؤد]

"(اے بیوقوف) تجھ پر افسوس، اللہ کو کسی کے ہاں سفارشی نہیں بنایا جاتا اللہ کی شان بلند ہے اس سے۔ اے بیوقوف تو جانتا ہے کہ اللہ کیا ہے؟" [توضیح از مترجم]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ ڈرتے ہیں کہ ان کی سفارش رد کردی گئی تو یہ اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیں گے اور دوسروں سے گٹھ جوڑ کر لیں گے چنانچہ انہیں طوعاً و کرہاً سفارش قبول کرنے کے سوا چارا نہیں ہوگا لیکن...... اللہ مالک الملک ایسا بے پرواہ اور بے نیاز ہے کہ اسے کسی کی محتاجی نہیں باقی تمام کائنات اس کے در کی سوالی ہے۔

اور تمام انبیاء اور صلحاء جن اور فرشتے بلکہ آسمان و زمین پر بسنے والی مخلوق اس کی مقہو غلام ہے اگر اللہ ذوالجلال والاکرام انہیں ہلاک کردے تو بھی اس کی عزت اور جلالت، بادشاہت اور حکومت اور ربوبیت و الوہیت میں ذرہ بھر فرق نہ آئے گا۔

قرآن حکیم میں ہے:

﴿ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

"بالتحقیق وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا اللہ تو مسیح عیسیٰ بن مریم ہی ہے۔ کہہ دیجیے اگر اللہ جبار و قہار، مسیح علیہ السلام اور ان کی ماں (مریم) کو اور تمام کائنات والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو انہیں کون بچا سکتا ہے۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان کا (واحد مالک) اللہ ہی ہے۔ وہ جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

پورے قرآن کی سردار آیت، آیۃ الکرسی میں اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ [البقرہ:۲۵۵]

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



”اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ اس کے حکم کے بغیر سفارش کرے۔“

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [الزمر، ٤٤]

”کہہ دیجیے کہ تمام سفارش اللہ ہی کے لیے ہے، اسی کے لیے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔“

یہاں اللہ رب کائنات نے بتا دیا کہ آسمانوں اور زمین کا واحد مالک ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ......

شفاعت بھی اللہ وحدہٗ لا شریک کے لیے ہے اور کوئی بھی اس کے حکم کے بغیر سفارش نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے حکم اور اجازت کے بعد سفارش کرنے والا، اس کا حصہ دار نہیں بلکہ محض غلام ہے (جو حکم بجا لا رہا ہے) (جب کہ دنیاوی بادشاہوں کے وزیر اور مشیر اور نواب اس کی سلطنت کے حصہ دار ہوتے ہیں اور سفارش نا منظور ہونے پر سلطان کے خلاف سازش کر سکتے ہیں۔) اس تفصیل سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اللہ نے جس سفارش کا رد کیا ہے وہ عوام الناس کے ہاں مشہور ہونے والی شرکیہ سفارش ہے۔ جو وہ ایک دوسرے کے لیے کرتے رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کبھی تو اس سفارش کی مطلق نفی کی اور کبھی اسے اذن سے مختص کیا۔ کیونکہ اذن کے بعد کی جانے والی سفارش فی الحقیقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اذن بھی اسی نے دیا اور قبول بھی خود کی اور اس کے حق میں قبول کی جو اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہا اور اللہ اس سے راضی ہوگیا۔

معلوم ہوا کہ بزرگان دین کو اللہ کی جناب میں مستقل شافع سمجھنے والا مشرک ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اسے ان کی سفارش نفع نہ دے گی اور جو کوئی اللہ سبحانہٗ کو ہی اپنا معبود اور الٰہ بنائے اور اسے خوف اور امید میں ملجاء و ماویٰ سمجھے اور اس کی رضا کا طالب ہو اور اس کی ناراضی سے خوف زدہ ہو، وہی اس لائق ہے کہ اللہ اس کے بارے میں کسی کو سفارش کی اجازت دے۔

سورہ الزمر ۴۳، ۴۴ میں ہے:

﴿ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ﴾ [سورة الزمر:٤٣،٤٤]

''کیا انھوں نے اللہ کے علاوہ سفارشی بنائے ہیں؟ کہہ دیجیے، اگرچہ وہ نہ کسی چیز کے مالک ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں کہہ دیجیے ساری کی ساری سفارش کا حق اللہ کے لیے ہے۔''

سورۂ یونس میں ہے:

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ○ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ﴾ [سورہ یونس:۱۸]

''اور وہ اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور کہتے ہیں کہ یہ...... اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جس کا اللہ کے علم میں آسمانوں اور زمین میں کوئی وجود نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

اس آیت میں بھی اللہ نے وضاحت سے بیان فرمایا کہ اللہ کی جناب میں کسی کو بالذات شافع پکڑنے والے مشرک ہیں اور از خود سفارشی پکڑنے والے کو سفارش نفع

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ دے گی بلکہ اللہ کے حکم دینے کے بعد سفارش کرنے والے کی سفارش نفع مند ہوگی اور اس کے حق میں نفع مند ہوگی جس سے اللہ راضی ہو۔

## دونوں طرح کی سفارشوں میں ایک مزید فرق

اور دونوں قسموں کی سفارش کے درمیان فرق یہ بھی ہے کہ دنیا میں جب کوئی شخص، کسی با اثر آدمی کو بادشاہ کے ہاں ، سفارش کے لیے بھیجتا ہے تو سفارش کرنے والا با اثر آدمی ، بادشاہ کا محتاج نہیں ہوتا ، نہ پیدا ہونے کے لحاظ سے، نہ حکم کے لحاظ سے اور نہ ہی وہ بادشاہ کی اجازت کا محتاج ہوتا ہے بلکہ یہ تو ایک خارجی پریشر ہوتا ہے۔ (جیسا کہ عام دنیاوی امور میں لوگ مختلف صلاحیتیں رکھتے ہیں جیسا کہ کوئی امیر آدمی کسی ماہر ڈاکٹر سے علاج کا محتاج ہے اور ڈاکٹر امیر آدمی کے پیسے کا محتاج ہے اگر امیر، ڈاکٹر کی سفارش نہ مانے گا تو ڈاکٹر برا منائے گا اور امیر کی بیماری کے موقع پر اپنا غصہ نکالے گا) تو بعض دفعہ کوئی سبب یا ضرورت، متحرّک کے موافق ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یوں ہے کہ:

① مثلاً کوئی آدمی کسی بادشاہ سے ایسے کام کی سفارش کرے جسے وہ پسند کرتا ہے اور کبھی سفارش ایسی ہوتی ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔

② اور کبھی سفارش ، جرائم اور معارضوں سے اہم ہوتی ہے۔ اس لیے قبول ہو جاتی ہے۔

③ اور کبھی جرم سخت اور قوی ہوتا ہے تو سفارش مسترد ہو جاتی ہے۔

④ اور کبھی سفارش اور جرم برابر ہوتے ہیں اور بادشاہ یا حاکم متردد ہوتا ہے کہ سفارش قبول کرے یا مسترد کر دے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں سفارش، ان اسباب کی تلاش کا نام ہے جو بادشاہ یا حاکم کو سفارش قبول کرنے پر مجبور کردیں اگرچہ وہ اسے ناپسند اور براہی سمجھے۔

کیونکہ دنیاوی حاکم یا تو مرغوب اور من پسند چیز سے نفع کی امید پر سفارش منظور کرتے ہیں یا کسی کے رعب اور قوت کی وجہ سے۔

تاکہ سفارش قبول کرکے ممکنہ خطرے کو ٹال سکیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے بے نیاز ہے وہ جب تک سفارش کا حکم نہ دے اس وقت تک کسی کی کیا مجال کہ سفارش کی جرأت کرے یا اس کی سفارش کرے جو اللہ کی بجائے دوسروں کی پناہ ڈھونڈتا رہا ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرنے والے انبیاء اور شہداء اس لیے وہاں سفارش نہیں کریں گے کہ انہیں اپنی امت سے کوئی خوف ہوگا یا انھیں امتیوں سے کسی چیز کی رغبت ہوگی بلکہ وہ تو اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے سفارش کریں گے کیونکہ وہ سفارش پر مامور ہیں (اور یہ سفارش ان کے لیے اعزاز ہے اور شفاعت کبریٰ کا اعزاز سید المرسلین ﷺ کو ملے گا)

اصل بات یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اور ملائکہ کرامؑ اور صلحائے عظامؒ میں سے کوئی بھی اللہ کی مرضی اور مشیت کے بغیر سفارش نہیں کرے گا۔ اس روز اللہ تعالیٰ جن کو عزت بخشنا چاہے گا، انہیں سفارش کے لیے حکم دے گا جب کہ دنیا میں سفارش کرنے والا منصب دار، اکثر امور میں بادشاہ سے بے نیاز ہی نہیں بلکہ وہ حقیقت میں اس کا شریک ہوتا ہے اگرچہ وہ غلام اور نوکر ہی کیوں نہ ہو اور اس طرح سفارش قبول کرنے والا بھی سفارش کرنے والے کی معاونت کا محتاج ہوتا ہے یعنی دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں (جب کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جس انسان کو اللہ رب العزت اس مسئلہ کی سمجھ اور معرفت عطا فرما دے اس پر توحید اور شریک کی حقیقت روشن ہو جائے گی اور وہ اس سفارش کو پہچان لے گا جسے اللہ نے ثابت کیا ہے اور اس سفارش کو بھی، جس کی اللہ نے نفی کی ہے:

﴿ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُوْرٍ ﴾

''اور جس (بدنصیب) کی قسمت میں، اللہ نے نور (توحید) نہ لکھا ہوا سے نور کہاں سے مل سکتا ہے۔''

[إغَاثَة اللفهان عن مصائد الشيطان، ص: ٢٠١-٢٤٢]

ص ٢٨٦ تا ٣٤٤ مطبوعه جميعة احياء التراث الاسلامی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## معرفت وطریقت کے نام پر پیروں پروہتوں کے شرمناک کھیل

اسلام سیدھا سادہ دین ہے اور فطرت انسان کے عین مطابق ہے۔ یہ فلسفیانہ موشگافیوں اور ہندوانہ گورکھ دھندوں اور پیچیدہ بحثوں کو قبول نہیں کرتا۔ اس کے احکام سادہ اور آسان ہیں۔ ہر شخص انھیں آسانی سے سمجھتا اور مانتا ہے۔ ابتدائے اسلام سے لے کر صدیوں تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے اور دنیا کی رہنمائی اور کشور کشائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اس دین کا مقصد یہ تھا۔ ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ کہ بندگانِ الٰہی صرف اور صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ اور ماڈل بنیں۔ گندے عقائد، اوہام پرستی اور ضعیف الاعتقادی اور مادہ پدر آزادی اور گندی عادات سے پرہیز کریں۔ بندوں کی بندگی چھوڑ کر رب العباد کی بندگی اختیار کریں۔ اس مقصد کی طرف رہنمائی کے لیے اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعے کتابوں کو اتارا۔ شریعت بیضاء لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا کے مصداق آفتاب نیمروز کی طرح آشکارا ہے۔ اس میں بندے کے جذبات اور ضروریات کی راہنمائی کا مکمل سامان موجود ہے۔ پیغمبران الٰہی نے جو کچھ سمجھایا اور کتب الٰہی میں جو کچھ نازل ہوا، وہ مسلمان کے لیے کافی ہے۔ اس کی روحانی تسکین کے لیے نماز اور دیگر عبادات واذکار کا سامان کیا گیا ہے اور اس کے جوش وخروش کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا میدان قیامت تک کے لیے کھلا ہے چنانچہ مسلمان صدیوں تک سیدھے سادے اسلام پر عمل پیرا ہو کر پوری دنیا پر چھائے رہے۔ کوئی طاغوتی طاقت ان کے سامنے ٹھہر نہ سکی اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا کہ:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَO ﴾ [النور:۵۵]

”اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں یقیناً زمین میں پہلے لوگوں کی طرح خلیفہ بنائے گا اور ان کے لیے اپنے پسندیدہ دین کو استحکام اور پائیداری بخشے گا اور انھیں ان کے خوف کے بعد ضرور امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کریں گے۔ جو کوئی اس کے بعد کفر کرے وہی لوگ فاسق ہیں۔“

چنانچہ اس امانت عظمیٰ کے لیے اللہ نے مومنوں سے ان کے جان و مال خرید لیے اور مسلمانوں نے برضا و رغبت اپنے مال و جان جنت کے بدلے اللہ کو فروخت کر دیے۔ قرآن میں ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ [التوبة: ۱۱۱]

”کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور انکے مال خرید لیے ہیں کہ (ان کے عوض) ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو قتل کرتے بھی ہیں اور خود قتل ہوتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ ہے تورات انجیل اور قرآن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں (اس کا پورا کرنا ضروری ہے) اور اللہ سے بڑھ کر عہد پورا کرنے والا کون ہے۔ سو جو سودا تم نے کیا ہے اس پر خوش ہو جاؤ۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

چنانچہ عرصہ دراز تک مسلمان قوم ہر معاملے میں کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے رہنمائی حاصل کرتی رہی اور صراط مستقیم پر گامزن رہی۔ جب ابتدائی فتوحات کا دور ختم ہوا اور مسلمان جہاد چھوڑ کر آسائشوں میں مبتلا ہو گئے تو عجمی افکار اور خیالات نے ان کے دماغوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا اور جذبات بے راہ روی کا شکار ہونے لگے اور مسلمان سیاسی خلفشار کا شکار ہو گئے۔ دعوت و جہاد کی اہمیت ختم کر بیٹھے۔ کچھ مسلمان علماء وفضلاء امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ تسلسل سے ادا کرتے رہے اور کوشش کی کہ مسلمان گمراہ نہ ہونے پائیں۔ انھوں نے اپنی زندگیوں کو کتاب و سنت کا پابند رکھا لیکن بعد میں یہ سلسلہ دم توڑتا گیا۔ دعوت و جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کام کی بجائے صرف نفس کشی پر زور دیا جانے لگا۔ دین کو ظاہری اور باطنی شریعت میں تقسیم کر دیا گیا۔ حقیقت، طریقت، معرفت، وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کے گمراہ کن فلسفے ایجاد ہو گئے جو دراصل عیسائی راہبوں، یونانی فلاسفروں اور ہندو سادھوؤں کے افکار سے ماخوذ تھے۔ انھیں اب تصوّف کا نام دیا گیا۔ چنانچہ مسلمان صلحاءؒ اسلام کے معتدل اور متوسط راستے سے باہر نکلنا شروع ہو گئے۔ لوگوں نے رضائے الٰہی کی تلاش میں وہی راستے تلاش کرنے شروع کر دیے جن پر چلنے سے پیغمبرؐ نے اپنے دور کے ان تین آدمیوں کو روکا تھا جنھوں نے عہد کیا کہ ان میں سے ایک تو زندگی بھر دن کو روزہ رکھے گا اور دوسرا ساری رات مصلّٰی پر گزارے گا اور سوئے گا نہیں اور تیسرا ساری زندگی مجرد (کنوارا) رہے گا۔ چنانچہ ایسے راہب نما صلحاء و زہاد کی کثرت ہو گئی۔ یہ لوگ نفس کشی میں غلو سے کام لینے لگے۔ ساری ساری رات عبادت کرتے۔ کثرت سے روزہ رکھتے۔ دنیا کو مکمل طور پر چھوڑ کر، جنگلوں میں نکل کر، حقوق العباد سے کامل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بے پرواہ ہو کر اور شادی نہ کر کے نفس کو سزائیں دیتے۔ ''زاہد'' لوگ یوں کہنے لگے کہ جنت اور دوزخ کے طمع اور ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کرنی چاہیے اور بعض صاحبان رضا بالقضاء کے نام پر اپنے لخت جگر کی وفات پر بھی ہنستے جبکہ رسول کریم ﷺ تو اس طرح کے صدمے پر رو رہے تھے اور صبر کیا تھا۔ شیطان لعین تصوف کے لباس میں اسی تاک میں تھا۔ جب اس نے لوہا گرم دیکھا تو فوراً اس پر ضرب لگا دی اور ایک اللہ کو سجدہ کرنے والے، ہمہ اوستی تصوف (ہر چیز خدا ہے) کے سانچے میں ڈھل کر ہزاروں خداؤں کو سجدہ کرنے لگے۔ مساجد کی جگہ آستانے اور خانقاہیں بننے لگیں۔ جذبہ جہاد سرد پڑ گیا۔ یہ صوفی خود کو خدا قرار دے کر اپنے بارے میں کہنے لگے۔ سبحانی ما اعظم شانی یعنی میں پاک ہوں میری شان بلند ہے۔ نعوذ باللہ۔

یہ ہمہ اوستی کیسے کیسے خدائی کے دعوے کرنے لگے۔ اس سلسلے میں تذکرہ غوثیہ کے مصنف کا بیان کردہ لطیفہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ سید غوث علی نے ایک دعویٰ خدائی کرنے والے کا حال پوچھا تو اس نے کہا میں خدا ہوں۔ (اس پر سید غوث علی شاہ نے کہا) واہ حضرت ہم تو مدت سے آپ کی تلاش میں تھے۔ گھر چھوڑا، وطن چھوڑا، آپ ہی کی جستجو میں جا بجا پھرتے رہے۔ آپ خود تشریف لائے۔ چنانچہ ان کے لیے کھانا منگوایا۔ اتفاقاً روٹی روکھی سوکھی تھی جو اس خدا سے کھائی نہ گئی اور نہ ہی لقمہ گلے سے اترتا تھا۔ وہ اس پر ناراض ہوا تو میزبانوں نے کہا، خدا تو آپ ٹھہرے۔ جیسی روزی آپ نے دی، ہم نے ویسی آپ کے سامنے رکھ دی۔ اگر آپ نے پلاؤ دیا ہوتا تو وہ پیش کرتے۔ پھر انھوں نے قرآن کی آیت پڑھ کر خدا صاحب سے اس کا معنی پوچھا تو اس نے کہا میں تو ناخواندہ ہوں۔ انھوں نے کہا سبحان اللہ آپ بھی عجیب خدا ہیں۔ خود ہی قرآن نازل کیا اور اس کے معنی بھی نہیں جانتے۔ چنانچہ وہ نادم ہوا اور توبہ کر لی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الغرض تصوف نے فلسفہ وحدت الوجود کا جامہ پہن لیا اور عمل صالح کی اہمیت ختم کردی اور اسلام و ایمان ...... حقیقت شریعت طریقت، معرفت میں تقسیم ہوگیا۔ مشائخ کے مرید ان اسلام کے ارکان خمسہ اور دیگر احکام اسلام کی پابندیوں سے آزاد ہونے لگے اور اپنے اپنے شیوخ کی قیادت میں دین اسلام کے حقائق کو یونانی فلسفہ اور ہندوؤں کے گورکھ دھندوں پر پرکھنے لگے۔ جب ان کا گورکھ دھندا...... ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کے مصداق عوام کی سمجھ میں نہ آیا تو انھیں اپنے مذہب کا اصول یوں سمجھایا۔

مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبودز راہ و رسم منزلھا

چنانچہ حسین بن منصور حلاج، ابن عربی طائی، عبدالکریم جیلی نے وحدت الوجود کو اس قدر پھیلایا کہ اس وقت کے فضلاء ان سے مرعوب ہوگئے اور مسلمانوں میں انارکی پھیل گئی۔ عربی اور فارسی کے شعراء ابوالعلا معری، ابوسعید، عمر خیام وغیرہ تصوف کے پردہ میں ملحدانہ خیالات کا اظہار کرنے لگے۔ ابن عربی کی فصوص الحکم اور فتوحات مکیۃ اور شہاب الدین کی حکمت الاشراق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات آشکارا ہو جائے گی کہ اس کے خیالات پر عرفان نبوت اور خلفاء راشدین ''صحابہ کرامؓ'' تابعین عظامؒ کی سیرت کی بجائے فلوطینس، مانی، زرتشت اور بدھ کے افکار کا غلبہ ہے۔ ان سے قبل امام غزالیؒ بھی فلاسفہ یونان کی تصانیف پڑھ کر تشکیک و ارتیاب میں مبتلا ہو گئے تھے۔ بعد میں احادیث رسول کا مطالعہ کیا تو ان کے قلب کو اطمینان ہوا۔ یہی حال امام جوینیؒ اور امام رازیؒ کا ہوا جو بعد میں فلسفۂ کلام سے توبہ تائب ہوئے اور بچوں کی طرح بلک بلک کر سادہ ایمان کے حصول کی فریادیں کرتے رہے۔ الغرض دنیائے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسلام میں عقیدہ وحدت الوجود کا خطرناک اثر ہوا اور مسلمانوں میں عمل کی روح بے حد کمزور ہوئی اور وہ لاغر مریض کی طرح بے حس و حرکت ہو گئے اور جس شجرہ اسلام کو ان کے اسلاف کرامؒ نے اپنے خون سے سینچا تھا وہ مرجھا گیا اور ملکوں کے ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل کر کیمونسٹوں اور سامراجیوں کے ہاتھ چلے گئے۔

وحدت الوجود یعنی ہمہ اوست کی تعلیم یہ ہے کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں خود خدا ہے اور لوگ آگ، گائے، مورت، انسان کی پرستش کرتے ہیں، درحقیقت خدا ہی کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ سب اشیاء میں خدا ہے۔ چنانچہ ابن عربی لکھتے ہیں:

رَقَّ الزُّجَاجُ وَ رَقَّتِ الْخَمْرُ فَتَشَا كَلَا فَتَشَابَهَ الْاَمْرُ
فَكَاَنَّمَا خَمْرٌ وَ لَا قَدَحٌ وَ كَاَنَّمَا قَدَحٌ وَ لَا خَمْرٌ

''کہ شیشہ شفاف ہو گیا اور شراب بھی صاف ہو گئی۔ دونوں کی شکل ایک ہو گئی اور معاملہ مشتبہ ہو گیا۔''

پس یوں کہنا ٹھیک ہے کہ شراب ہے اور پیالہ نہیں یا پیالہ ہے تو شراب نہیں یعنی خدا اور بندہ شیشے کے اندر شراب کی طرح ہیں۔ اب کسے خدا کہیں اور کسے بندہ کہیں۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

تَعَجَّبْتُ مِنْ تَكْلِيْفِ مَا هُوَ خَالِقٌ
لَهٗ وَ اَنَا لَا فِعْلَ لِیْ فَاَرَاهُ
فَيَالَيْتَ شَعْرِیْ مَنْ يَّكُوْنُ مُكَلَّفًا
وَ مَا ثَمَّ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ سِوَاهُ

''کہ مجھے اس شخص کے مکلف بننے پر تعجب ہے جس کا وہ خالق ہے حالانکہ میں اپنا کوئی فعل نہیں رکھتا۔ اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کون مکلف ہے اس لیے کہ یہاں اللہ کے سوا کسی اور کا وجود نہیں ہے۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یعنی جب عابد ہی معبود ہے تو وہ کس کی عبادت کرے۔ یہی کچھ شیخ عفیف تلمسانی کا عقیدہ تھا وہ کہتا تھا۔

اَلْبَحْرُ لَا شَکٌّ عِنْدِیْ فِیْ تَوَحُّدِہٖ
وَ اِنْ تَعَدَّدَ بِالْاَمْوَاجِ وَالزَّبَدِ
فَلَا یَغُرَّنَّکَ مَا شَاھَدْتَ مِنْ صُوَرٍ
فَالْوَاحِدُ الرَّبُّ سَرَی الْعَیْنُ فِی الْعَدَدِ

''کہ میرے نزدیک سمندر کے ایک ہونے میں کوئی شبہ نہیں اگرچہ وہ اپنی موجوں اور جھاگ کی وجہ سے متعدد دکھائی دے چناچہ تم بہت سی نظر آنے والی چیزوں سے دھوکہ نہ کھانا کیونکہ پروردگار ہی ہے جو تم چیزوں میں جاری وساری ہے۔''

انہی صاحب سے پوچھا گیا کہ اگر سب کچھ ایک ہی ہے جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے تو بیوی اور بیٹی اور اجنبی عورت میں کیا فرق ہے، اس نے جواب دیا ہمارے درمیان تو کوئی فرق نہیں چونکہ ان مجوبوں (مراد قرآن وسنت کے علماء) نے ان کو حرام قرار دیا۔ اس لیے ہم نے کہا کہ یہ چیزیں تم پر حرام ہوں تو ہوں ہم پر تو کوئی چیز حرام نہیں۔ الغرض اس فلسفیانہ عقیدے اوز اسلام کے عقیدہ توحید میں اتنا فرق ہے۔ جتنا مشرق اور مغرب میں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرما دیا ہے۔

﴿ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ ﴾

''کہ وہ لوگ کافر ہوئے جنھوں نے اللہ کو تینوں کا تیسرا قرار دیا کہ وہ ایک میں ہے اور ایک دونوں میں ہے۔''

یعنی عیسیٰ بن مریم میں، خدا اور خدا، میں مسیح کو دیکھنے والے کافر ہیں۔ جب خدا عیسیٰ اور جبریل میں نہیں ہوسکتا اور یہ دونوں خدا میں نہیں ہو سکتے تو ہر چیز کے اندر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدایا ہر چیز کو خدا کا عین قرار دینے والے کیسے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اس کا تو اعلان ہے۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

''کہہ دیجیے اللہ ایک ہے (کائنات کی ہر چیز خدا نہیں نہ تین خدا ہیں) اللہ بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

لیکن ملا جامی، حکیم ثنائی، فرید الدین عطار، جلال الدین رومی وغیرہ شعراء اور مصنفین نے تاویلات نے کی تصوف کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ اس کا نتیجہ بد عملی اور بداعتقادی کی صورت میں نکلا۔ تلبیس ابلیس از (ابن جوزیؒ) پڑھ کر دیکھیں کہ ہمہ اوستی صوفیا کے پیروکاروں میں الحاد و زندقہ اور لواطت بازی عام ہو گئی۔ انھیں لڑکوں میں خدا نظر آنے لگا۔ چنانچہ مساجد ویران اور آستانے آباد ہو گئے۔ حاملین قرآن و سنت کا مذاق اڑایا جانے لگا اور انھیں محجوب (حقیقت سے پردے میں رہنے والے) اور ظاہر پرست قرار دیا گیا۔ اکابر علماء و مشائخ مثلاً امام ابن تیمیہؒ، محمد بن عبد الوہاب اور شیخ عدی بن مسافر امویؒ وغیرہ نے شریعت حقہ کو تصوف سے میٹھے زہر سے بچانے کی کوشش کی لیکن صوفیاء خود کو ذاتِ الٰہی میں جذب کرنے اور پھر خود خدا بننے کے لیے پہلے شریعت پھر طریقت پھر معرفت پھر فنا پھر بقا کی طرف لے جانے کی تگ و دو میں مصروف رہے اور اس شوق میں ایسے ایسے اَوْرَاد، اور اشغال میں مصروف رہے کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کو انھوں نے پس پشت ڈال دیا اور ان کی جگہ اطاعت شیخ کو دی اور تصور شیخ کو عبادت کا حصہ بنا دیا اور ذکر جلی اور ذکر خفی کے ایسے طریقے ایجاد کیے جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی وجود نہیں ملتا البتہ یہ اذکار ہندو جوگیوں کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پرانا یام سے تقریباً ملتے جلتے ہیں اہل تصوف نے اس شغل کا نام پاس انفاس رکھا ہے۔

چوں کہ فلسفہ تصوّف کے بہت سے اجزاء ویدانت اور زرتشت سے ماخوذ ہیں۔ اس لیے گمان ہوتا ہے کہ اس کی عمارت میں اسلامی تزکیہ واحسان برائے نام ہیں اور باقی سب کچھ ہندوانہ آنہ گورکھ دھندا استعمال ہوا ہے۔

دیکھیے ہندو جوگی سانس روک کر ''اوم'' کا ذکر کرتے ہیں تو انہی کی طرح ہمارے نقشبندی صاحبان بھی آنکھ اور منہ بند کر کے زبان تالو سے چپکا کر، سانس روک کر لا اور الہ کو دائیں اور اِلَّا اللّٰہ کی ضرب قلب پر لگاتے ہیں۔ مولانا رومی بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔

لب بہ بند گوش بند چشمہ بند گر نہ بینی سرحق بر من بخند

اور ہندو بھی یہی تعلیم دیتے ہیں:

آنکھ ناک منہ موند کر نام نرنجن لے
بھیتر کے پٹ تب کھلیں باہر کے جب دے

ہندو پروہتوں نے (قوالی) کو ذوق عبادت اور جذبہ عشق کو تیز کرنے کا ذریعہ بتایا ہے تو صوفیا نے بھی اس کا نام رقص وسماع اور قوالی رکھ کر اسے مفید ٹھہرایا ہے بلکہ فقہ مولویہ کے ملنگ ترکی میں باقاعدہ رقص بھی کرتے ہیں۔

ہندوؤں میں ویدانت، یوگ اور بھگتی کی وجہ سے وحدت الوجود، نفس کشی، پرانا یام بھجن (قوالی) گیان دھیان (مراقبہ) چمکار (فنابقا) موجود ہیں اور ہمہ اوستی صوفیوں میں بھی یہی چیزیں دوسرے ناموں سے ملتی ہیں۔ گویا یہ سب امور اس نظریے کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ ہمہ اوستی فلسفہ تصوف، ہندو جوگیوں اور مسلم صوفیوں کا مشترکہ عقیدہ ہے۔ بھگت کبیر، نانک، دیا سنگھ، ملوک داس اور مسلم صوفیا دونوں اپنے اپنے شعروں میں ناسوت، ملکوت، لاھوت، مرشد، مرید حضور، عاشق، رام، رحیم جیسے الفاظ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اصطلاحات کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

جو کچھ ابن عربی طائی اور عفیف تلمسانی، ابن سبعین نے عربی اشعار میں فلسفہ وحدت الوجود بیان کیا ہے، یہ سب کچھ ہندو پروہتوں اور جوگیوں نے بھی اپنے اشلوک اور شعروں بیان کیا ہے۔ بھگت کبیر کہتا ہے:

آپ دھیاں آپے پتر آپے بنیائیں ماپے توں
آپ ماریں آپ جواویں آپ کریں سیاپے توں

یہی کچھ بلھے شاہ کی کافیوں میں ملتا ہے۔ ہندو جوگی تخلیق کائنات کو رام کی لیلا رچنا قرار دیتے ہیں تو ہمہ اوستی صوفی بھی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ کسی کے دل میں کچھ ڈال دیا اور کسی کے دماغ میں کچھ بسا دیا۔ فرعون کو تو یہ سوجھائی کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْأَعْلٰی پکار اٹھا۔ موسیٰ کو یوں راہ بتائی کہ جاؤ اور اس مردود سے لڑو کیونکہ بندہ ہو کر دعویٰ خدائی کرتا ہے۔ ادھر موسیٰ کو فتح ونصرت کی بشارت دی۔ ادھر فرعون نے آہ وزاری کی۔ اس کی دعا بھی رد نہ کی الخ...... کسی کو مومن لقب عنایت کیا۔ کسی کو کافر کا خطاب دیا۔ دونوں کو لڑا کر خوب تماشا دیکھا۔ نہ مومن سے کچھ منفعت پائی اور نہ کافر سے کچھ مضرت اٹھائی۔ الخ

پس کل موجودات ایک تماشا پتلی کا سا ہے۔ اپنے اپنے وقت پر پتلیاں آتی اور تماشا دکھاتی ہیں۔ وقت مقرّرہ پر وہ عدم میں جا چھپتی ہیں۔ الخ...... بازیگر جو کام چاہتا ہے، پتلیوں سے لیتا ہے۔ ارادہ کے تار نے جو اشارہ کیا، پتلی نے وہی کام دیا۔ الخ......

رحمٰن و رحیم و رحمت اللہ مائیم
شیطان رجیم و لعنت اللہ مائیم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہر نیک و بدے کہ درجہاں میگررو
باللہ مایئم و ثم باللہ مایئم

[تذکرہ غوثیہ ص:۲۶۰]

جب کہ اللہ رب العزت نے اپنے مقدس رسولؐ پر نازل کردہ کتاب مقدس میں یوں فرمایا:

﴿ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ○ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ○ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ○﴾

[سورة الانبياء: ۱۶-۱۸]

”کہ ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے، کچھ کھیل تماشا نہیں بنایا۔ اگر ہم یوں کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے۔ اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔ بلکہ ہم حق کی ضرب باطل پر مارتے ہیں تو اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ نابود ہو جاتا ہے اور تم جو باتیں بناتے ہو (ان کے سبب) تمہارے لیے ہلاکت ہے۔“

نیز فرمایا:

﴿ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ ﴾[سورة البقرہ]

”کہ ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔“

یعنی کہ ہم نے کھلنڈرے راجے کا سا کھیل نہیں کھیلا اور نہ ہی ایسا ہماری شان کو زیبا ہے۔“

بہر حال جب صحت مند مومنین کو ہمہ اوستیوں کا تصوف ڈس گیا تو ان کے دلوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے جہاد، ملک گیری اور کشور کشائی کا جذبہ فنا ہوگیا۔ وہ عمل صالح کو چھوڑ کر گیان دھیان میں مصروف ہو گئے اور ﴿مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا﴾ (مرنے سے پہلے ہی اپنے آپ کو، اپنے نفس کو مار ڈالو) کا مقصد پورا ہو گیا۔ ان کا عقیدہ یہ ہو گیا۔

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گِل کوزہ
خود رند سبوکش و خود برسران کوزہ
خریدار برآمد بشکست و رواں شد

" ذات باری تعالیٰ خود ہی پیالہ ہے۔ خود ہی پیالہ بنانے والا خود ہی مٹی ہے۔ (نعوذ باللہ) شراب پینے والا رند خود ہی خریدار بن کر آیا۔ خود ہی پیا۔ توڑا اور چل دیا۔"

رسول مقبول ﷺ یقین کی تمام منازل پر فائز ہو کر بھی ساری زندگی بلکہ مرض الموت تک نمازیں پڑھتے رہے۔ « اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ » فرماتے رہے۔ لیکن ہمہ اوستی ملحدین اپنے مریدوں کو ابتداء ہی میں ہمہ اوست کی گمراہی میں مبتلا کر کے نماز روزہ سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ یہ تو اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حاملین علوم نبوت نے قرآن وسنت کے نور سے لوگوں کو ان کی جہالت و ضلالت کے اندھے گڑھے میں گرنے سے بچایا ورنہ ہمہ اوستیوں نے ان مسلمانوں کو دام مارگی[1] بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی کیونکہ ہمہ اوست کے علمبرداروں کا بھی یہی عقیدہ تھا اور ہے کہ دنیا انسان حیوان سب رام کی لیلا ہے ماں باپ، بیوی، بیٹی، خاوند وہ خود ذات کریم یعنی رام یا خود کرشن ہی ہے۔ ابن عربی اور عفیف تلمسانی، رومی، جامی وغیرہ نے وہی ہندوؤں والا عقیدہ لیا کہ دراصل رام نے اپنا کھیل کھیلنے کے لیے انسانی قالب (اوتار) اختیار کیا اور یہ سرشٹی (دنیا) پیدا کی اور ہندو ہمہ اوستیوں (دام

[1] یہ ہندوؤں کا اصلی وجودی فرقہ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مارگیوں) کا عقیدہ یہ ہے کہ کرشن (یعنی خدا) خود ہی باپ ہے اور خود ہی بیٹا اور خود ہی بیوی ہے اور جو عورت جنسی تسکین کے لیے اپنا آپ مرد کے حوالے کرتی ہے وہ دراصل کرشن کہیا کے حوالے کرتی ہے اور اس پر...... ہونے والا مرد خواہ کوئی بھی ہو وہ خود کرشن ہوتا ہے۔ یہاں ایک مسلم صوفی کا تذکرہ کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا تذکرۃ الرشید میں ہے کہ ایک طوائف کسی ہمہ اوستی صوفی کی مریدنی بن گئی لیکن عرصہ تک زیارت کے لیے حاضر نہ ہوئی بالآخر اس نے اسے خود ہی بلایا اور عدم زیارت کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا حضرت میں گنہگار ہوں

''لعن الله عليم و على من يعتقد ان مذهبهم و حدت الوجود حق۔'' کیونکہ طوائف کا تو پیشہ گندہ تھا لیکن اس صوفی کا عقیدہ گندہ تھا اور طوائف اپنے گناہ پر شرمندہ تھی اور یہ اپنے نجس عقیدے پر نازاں تھا۔

چنانچہ امام ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ نونیہ میں انہی ہندوؤں کا سا عقیدہ رکھنے والے مسلم صوفیوں پر ان شعروں میں تبصرہ کرتے ہیں۔

وَالْكُلُّ شَيْءٌ وَاحِدٌ فِيْ نَفْسِهٖ
مَا لِلتَّعَدُّدِ فِيْهِ مِنْ سُلْطَانِ
فَالضَّيْفُ وَالْمَاكُوْلُ شَيْ ءٌ وَاحِدٌ
وَالْوَهْمُ يَحْسَبُ هَاهُنَا شَيْاٰنِ
وَكَذَالِكَ الْمَوْطُوْ عَيْنُ الْوَطْءِ وَ
الْوَهْمُ الْبَعِيْدُ يَقُوْلُ ذَا اِثْنَانِ

'' یعنی ہمہ اوستی صوفیوں کے عقیدے میں) تمام چیزیں اصلاً ایک ہی چیز ہیں۔ ان میں تعداد اور کثرت نہیں ہے۔ چنانچہ مہمان اور کھایا جانے والا کھانا دراصل ایک ہی چیز ہیں البتہ انسان کا وہم اسے دو شمار کرتا ہے۔ اس طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجامعت کرنے والا ہی دراصل مجامعت کرانے والا ہے۔ بس تخیل اور وہم انھیں دو خیال کرتا ہے۔''

(ایسے گندے عقیدے والے صوفی کے منہ پر کسی صحیح العقیدہ مسلمان نے ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ جب وہ حاکم کے پاس شکایت کے لیے پیش ہوا تو تھپڑ رسید کرنے والے نے جواباً کہا دراصل اس کو وہم ہو گیا جو اس نے اپنے آپ کو اور میرے تھپڑ کو دو سمجھ لیا یعنی مارنے والا بھی وہی ہے اور مار کھانے والا بھی وہی ہے۔ اس نے خواہ مخواہ مجھے اپنے سے الگ سمجھ لیا)

امام ابن القیمؒ آگے فرماتے ہیں:

يَا أُمَّةً مَعْبُودُهَا مَوْطُوْنُهَا
أَيْنَ الْإِلٰهُ وَ ثُغْرَةُ الطَّعَانِ
يَا أُمَّةً قَدْ صَارَ مِنْ كُفْرَانِهَا
جُزْءٌ يَسِيْرٌ جُمْلَةُ الْكُفْرَانِ

'' وائے خرابی اس قوم کی جس کا معبود بھی وہی ہے جس سے وہ وطی کرتی ہے (اس گندے عقیدے کے نتیجے میں) معبود اور نیزہ پھینکنے والے میں کیا فرق رہ گیا یعنی نیزہ مارنے والا بھی خدا ہے اور جس کے سینے پر لگ رہا ہے وہ بھی خدا ہے (چھری چلانے والا بھی خدا ٹھہرا اور ذبح ہونے والا بھی خدا)

نعوذ باللہ تعالیٰ عما یقولون علوا کبیراً۔''

وائے بربادی اس قوم کی جس کے کفر کا ایک جز یا حصہ دنیائے کفر کے تمام قسم کے کفر پر بھاری ہے۔

میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اگر امام ابو العباس ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیم الجوزیہؒ جیسے دیگر وارثان رسول ﷺ ان کے سامنے سینہ سپر نہ ہوتے تو ہمہ اوستی مشائخ امت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمہ کو دام مارگی ہندوؤں کے رنگ میں رنگ چکے ہوتے اور مسلمانوں سے غیرت اور حیا کی چادر اتار چکے ہوتے چنانچہ ایک وقائع نگار ان ہمہ اوستیوں کی حیا سوز حرکتوں سے یوں نقاب کشائی کرتے ہیں۔

دام مارگی (یعنی ہمہ اوست کے معتقد ہندوؤں) میں کرشن کی خشنودی کے لیے یہ عبادت (مباشرت) اس طرح شروع کی جاتی ہے کہ اس مقصد کے لیے گرو یا پیر پالے جاتے ہیں اور مقدس سمجھے جانے ہیں۔ جو چاہیں کھائیں مہیا کیا جاتا ہے۔ خوب سانڈ تیار ہوتے ہیں۔ جس گھر میں چاہیں داخل ہوں، جوتی جو خاص قسم کی ہوتی ہے دروازہ پہ چھوڑ دیتے ہیں۔ گھر کے مرد جب گھر میں آتے ہیں تو اس جوتی کو دیکھ کر پھر اندر داخل نہیں ہوتے۔ گھر میں ہوں تو وہ سلام کر کے فوراً چلے آتے ہیں اب گھر کی مائیں، بہنیں، کنواری بیٹیاں سب اس کو حلال۔ جتنے دن چاہے، ان میں رہے، عیش فرواں حاصل کرے اور من پسند کھائے، ہندوؤں کے بشنوئی فرقہ میں اس کو چم چیر کہتے ہیں (یعنی کنواری کھولنے والا) بدقسمتی سے خوش عقیدہ اور سادہ لوح مسلمانوں کے پیر بھی یوں ہی ان کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور عورتوں میں رہتے ہیں، بیٹھتے ہیں اور جب کسی مریدنی کو اغوا کر کے ساتھ لے جاتے ہیں تو اخبارات میں یوں سرخیاں جمتی ہیں کہ جعلی پیر، مریدنی کو لے کر غائب ہوگیا۔ وہی پیر پہلے اصلی ہوتا تھا۔

اب اسی وقائع نگار کی زبانی ان کی اجتماعی عبادت کا حال سنیے، لکھتے ہیں:

مجموعی عبادت اس ہمہ اوست فرقے کی یوں ہے کہ دام مارگیوں (وحدت الوجود کے معتقد ہندوؤں) میں خاص خاص دن مقرر کیے جاتے ہیں جس کو بھیرویں چکر کہتے ہیں۔ اس عبادت کو یوں منایا جاتا ہے کہ سب مرد اپنی گھر کی سب بالغ عورتوں (ماں بہن، بیٹیوں کو لے کر شام کو مقررہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ مرد سانڈ (مقدس پیر پروہت) بھی جمع ہوتے ہیں۔ شراب کا دور چلتا ہے۔ بھجن (قوالی) گائے جاتے ہیں۔ جب سرور و مستی کا نشہ جم جاتا ہے تو ایک خوبصورت ترین مرد اور عورت کو کھڑا کر دیا جاتا ہے (ان کے اس وقت کے عقیدے میں مرد بمنزلہ کاہن (خدا) اور عورت بمنزلہ گوپ (یعنی اس کی بیوی) اس وقت دونوں انتہائی مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ پھر عورت اور مرد کے آلات تناسل و تولید کی پوجا کی جاتی ہے۔ پھر وہ کرشن کنہیا اور گوپ باہم جنسی چھیڑ چھاڑ سب کے سامنے کرتے ہیں۔ سب کی طبیعتیں مشتعل ہو جاتی ہیں۔ بار بار شراب کا دور چلتا ہے۔ پھر ہنگامہ عیش و نشاط شروع ہو جاتا ہے۔ ہر مرد کرشن کنہیا ہے اس نے سب کے سامنے اس کو بغل میں لیا اور اس نے اس کو۔ اس وقت کسی کو ماں بہن، اپنی پرائی کی تمیز نہیں رہتی۔ یہ لیلا رات بھر جاری رہتا ہے۔ اس کو بھیرویں چکر کہتے ہیں۔ صبح یہ کھیل، یہ عبادت ختم ہو جاتی ہے اور اگلی تاریخ کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ سب کچھ دین دھرم کے نام پر ہوتا ہے اور اس مذہبی تقریب کو بھیرویں چکر بھی کہتے ہیں۔

اگر آپ بغور جائزہ لیں گے تو آپ کو روز روشن کی طرح نظر آئے گا کہ مسلم ہمہ اوستی پیر پروہتوں کے سالانہ عرسوں میں خواتین بڑے بناؤ سنگھار سے شریک ہوتی ہیں۔ نظر باز مرید بھی سال بھر کے کٹھن انتظار کے بعد وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ محافل سماع (قوالی یا بھجن) برپا ہوتی ہے۔ نذر و نیاز کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ ڈھولکی کی تھاپ پر ملنگ اور ملنگنیاں تھرکتی ہیں اور بھڑ کیلے انداز سیعرس بینوں کو غارت کرتی ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی عورتوں کے ماں باپ بھائی بیٹے آنکھوں دیکھے ایسے بے غیرتی کیوں ہونے دیتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ واقعتا کوئی غیرت مند اپنی آنکھوں کے سامنے ایسا برداشت نہیں کرتا، روزانہ کے واقعات اس پر گواہ ہیں لیکن جب یہی چیزیں مذہب، طریقت، حقیقت، معرفت کے نام پر لوگوں کو مسلسل پڑھائی جائیں اور انھیں بتایا جائے کہ عبادت اور خوشنودی خدا کا ایک طریقہ حسن نسوانی کی خیرات بھی ہے تو خوش عقیدہ اور سادہ لوح انسان بڑی آسانی سے شادی کی پہلی رات اپنی بیوی کو پیر پروہت کے گھر چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلام کے لبادے میں چھپے ہوئے ایسے ملحدانہ نظریات اور ان کے پیروکار پیروں فقیروں سے ہوشیار رہیں۔ خود بھی ان کی حقیقت سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ تصوف اور وحدۃ الوجود کا یہ راستہ انسانوں کو شریعت سے بے نیاز اور الحاد و فحاشی کا خوگر بنا دیتا ہے اور ملت مجموعی طور پر غیرت وحمیت سے بے نیاز ہو کر اپنی تباہی کے راستے پر چل کھڑی ہوتی ہے۔ صاف، سیدھی اور امن ونجات کی راہ صرف کتاب وسنت کی راہ ہے۔ اس راہ سے ہٹ کر جو اپنے گھڑے ہوئے فلسفوں پر چلے گا، وہ ہمیشہ شیطانی بھول بھلیوں میں گرفتار رہے گا۔ اسی لیے آخر الزماں ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے صاف صاف فرما دیا تھا۔

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھام رکھو گے، گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالیٰ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

(القرآن)

# آئینہ صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو محمد شفیق احمد کمبوہ

محمدی کیسٹ ہاؤس

18-اردو بازار لاہور۔فون: 7223046

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم)

# اِصلاح البُیُوت

تالیف


فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عباس صدیق کھوکھر

تہذیب: عبدالجبار السلفی ایم اے



محمدی پبلشنگ اینڈ کیسٹ ہاؤس

18-اردو بازار لاہور۔ فون: 7223046


محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ہماری مطبوعات




اسلامی کتب و اسلامی کیسٹس اینڈ سی ڈیز

محمدی پبلشنگ اینڈ کیسٹ ہاؤس

18-اردو بازار لاہور فون: 042-7223046 - 0300-4358548


محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ